یسین والقرآن الکریم انک لمن المرسلین

تطہیر و تقدیس

فضائل علی امیر المومنین

از

الحاقات و الصاقات باطنیه و بناته

انتساب

وہ مومنین ومومنات جواللہ کی حجت صرف

قرآن کریم اور سیرت عملی حضرت محمد ﷺ کو گردانتے ہیں

بسم اللہ

واللہ فضل بعضکم علی بعض

موطا فضائل امیر المومنین جواب الجواب غشوانہ الف ب دین مبین پڑھے بغیر علوم ضد اسلام، علم کلام چاہے قدیم القدم ہو یا جدید الجدید ہو یا فلسفہ کی الحادگری سے نفرت کے بعد عرفان کا اختراع ہوا ضلل و گمراہی از صراط مستقیم اسلام عزیز سے انحراف کیلئے وجود میں لائے۔ حوزات علمیہ کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ یہاں اسلام اصیل نہ پڑھایا جائے بلکہ کوئی گمراہ کن علم دین کے نام سے پڑھائیں۔ ہمارے پاس اس کے شواہد کثیرہ ہیں جیسا کہ علم عرفان کے استاد آغائے حسن عاملی نے حضرت زہراء کو حجۃ الاسلام کہا تھا جو کہ نص قرآن ''**الرجال قوامون علی النساء**'' کے خلاف تھے، عورتیں کسی صورت میں حجت نہیں بن سکتی ہیں۔

جواب اثبات فضائل امیر المومنین از نگاہ علم کلام و تہدید مطنون، اضغاث

احلام از حوزہ اثمار گری مظلوم مسکین از علماء باطنیہ و بنا تہا کا انجام کیا ہوگا کیا نتیجہ نکلے گا معلوم نہیں۔ نجف سے آنے کے بعد چھ سات سال تک شگر خاص میں کسی بھی دن اپنے خطاب میں خمس کا ذکر نہیں کیا، کراچی میں قیام کے بعد دار الثقافۃ اسلامیہ سے سو سے زائد کتب مجلّات میں نہ خمس کے بارے میں کوئی کتاب چھاپی نہ کسی کتاب میں خمس کے بارے میں چند صفحات لکھے، نہ کسی تاجر باطنیہ کے گھر میں تعاون کی درخواست لے گیا نہ کسی کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

مدارس و حوزات علمیہ کی یہ سنت جاریہ ساریہ رہی ہے یہاں ذہین فطین کاوش گر طالب علم اعلیٰ اسناد کے حامل بننے کے بعد دین اسلام کے علوم اساسی سے جاہل و نادان رہتے ہیں، انہوں نے ہماری کتاب غشوانہ سے ''انا مدینۃ العلم'' اور علی کے کعبہ میں پیدا ہونے کی فضیلت پر تحقیقات شروع کئے ہیں اب پہلے یہ ثابت کریں کہ کعبہ میں پیدا ہونا کوئی شرافت و فضلت رکھتا ہے؟ قرآن کریم کی کس آیت میں آیا ہے؟ نبی کریم کے کس فرمان میں آیا ہے۔

فضائل امیر المومنین کے بارے میں مدونات کتب قارئین کرام کی قرآت میں تعاون کی خاطر ذہنی آمادگی میں بہتری آسانی کی خاطر حقیر و کلان کے نظریات سمجھنے میں حصہ دار بنانے کی خاطر ذیل میں کچھ نکات پیش کرتا ہوں۔ شاید بعض قارئین کرام نکات ذیل میں کچھ حقائق غیر اعلان شدہ نکات پہلی دفعہ دیکھیں گے۔

۱۔ مولفین و مصنفین فضائل امیر المومنین بالواسطہ یا بغیر واسطہ کی تالیفات کی غرض وغایت اخلاص حصول اجر وثواب خوشنودی رب العالمین وخاتم النبیین نہیں بلکہ خوشنودی عصر معاصرین منافقین ومفسدین وزراء دولت باطنیہ غاشیہ رہا ہے ،حسن نیت کی بنیاد پر بھی نہیں بلکہ بدنیتی پر مبنی ہے اور رہیگی۔

۲۔ علی سے ان کی مراد ومقصود علی ابن ابی طالب، ابی طالب ایمان بہ محمدؐ لائے بغیر دنیا سے ہو کے گئے تھے۔ حضرت محمدؐ کے پرورده تھے، والد حضرات حسنین، شوہر فاطمہ زہراء، امیر المومنین چہارم مسلمین از سرتا پا خادم اسلام، شید امحمدؐ تھے، محمدؐ کے دلدادہ وگرویدہ، اپنے سے پہلے امیر المومنین کیلئے مخلصانہ مشفقانہ خدمات ونصائح مشورے، تعظیم وتکریم محمدؐ کا پیکر تھے۔

۳۔ مصنفین ومولفین شعر سرورندگان از ظاہر مسلمان نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ داعیان وحامیان احیاء جاہلیت والے کے خاص الخاص ہیں ان ترجیحات اپنے مذاہب فاسدہ کیلئے خالص خلص ہیں، غرض تالیف تعریف علی نہیں رکھتے ہیں ، یہ کیسے ممکن ہوگا کہ حضرت محمدؐ کیلئے ان کے دلوں میں بغض، حقد وکینہ رکھیں اور پرودہ وشید امحمدؐ سے عشق شغف طرب لسان کھولے۔ مسخ شخصیت علی کرنے والے پیچھے سے گرویدہ حب اقتدار والے تھے بلکہ فتنہ پرور مفرق مسلمین والے تھے ۔غرض باطنیہ کی طرف سے اعزاز یافتہ تھے یا ان کے اشارہ یا ہدایت پر لکھا ہے۔ یہ اظہارات سرسری سطحی کسی کے کہنے پر نہیں بلکہ شخصیت امیر المومنین کی حیات طیبہ

سے متعلق کتب پڑھے باطنیہ کے اغراض و منویات علیہ اسلام سے کشف نقاب کے بعد یہ سطور ادعات نہیں بلکہ ہر سطر کیلئے دلائل و براہین کثیرہ رکھتا ہوں۔ان تمام موسوعات کے مصادر حملہ حیدری بمان علی مجوسی، بلاذری، دربندی، ابن الحدید ہے۔علی کیلئے فضائل کے نام سے موسوعات لعن نامہ عاشورا کے مبدعات سب باطنیہ آل بویہ کی اسلام کے خلاف مشقیں ہیں۔ مذاہب مسلمین از عوام تا مجتہدین و مفسرین، خطباء مخاطبین متکلمین مذاہب کلی طور پر وابستہ باطنیہ ہیں۔علی کے فضائل کے نام سے اسلام کے خلاف مشقیں کرنے والے دشمن اسلام و قرآن و محمدؐ ان تینوں کیلئے اپنی جانیں نچھاور کرنے والے تمام کے تمام ان کی آنکھوں کے خار ہیں۔

فضائل مرکزی ومحوری علی امیر المومنین

فضائل علم امیر المومنین ''انا مدینة العلم و علی بابها ''اور علی کے کعبہ میں پیدا ہونے از دیدگاہ علم کلام مطعون وملعون مسلمین جب غشوان نامہ میں حضرت علی کے فضائل میں کعبۃ اللہ الحرام میں پیدا ہونے یا حدیث موضوع ''انا مدینة العلم '' کی سبد و متن کو مخدوش پایا تو خرافات میں شمار کیا یا پانامہ لکھنے والے حجۃ الاسلام کے لکھے پایان نامہ لکھنے کیلئے مرکز سے اجازت نامہ حاصل کرنے کیلئے گئے تھے تو آپ نے رد کے ساتھ یہ خبر دی تھی کہ جامعۃ المصطفیٰ میں علی شرف الدین مظلوم مسکین کی سرگرمیوں کے بارے میں تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے، نتائج تحقیقات آنے کے بعد اقدامات کریں گے۔کیا اقدامات کریں گے؟ ان کے

اقدامات پہلے سے معلوم ہیں، محاصرہ اقتصادی ان کو خمس و واجبات شرعی نہ دیئے جائیں، ان کی بجائے انگلش میڈیم سکول ٹی وی چینل کھولیں، یعنی جب مجھے معلوم ہوا خمس ترویج دین کیلئے نہیں بلکہ دین کو دبانے روکنے کیلئے ہوتا ہے کیونکہ دین دینے والوں کا ہے آپ نے دین کو روکنے کیلئے دیا ہے۔

٢۔ خلع لباس عمامہ یعنی نشان حجۃ الاسلام عالم دین نہیں۔ نجف سے آنے کے بعد چھ سات سال میں شگر خاص تا یونو تگ خطابات میں کسی بھی دن خمس کا ذکر نہیں کیا کراچی میں قیام کرنے کے بعد تاسیس دار الثقافۃ اسلامیہ سے سو سے زائد کتب مجلّات ائمہ جمعہ و جماعت کی کانفرنسوں کے انعقاد کا اہتمام کیا لیکن خمس کے بارے میں مستقل کتاب چھپائی نہ کسی کتاب میں خمس کے بارے میں چند صفحات لکھے، نہ ہی کسی تاجر دینی باطنیہ کے گھر میں تعاون کے درخواست لے کر گئے، نہ کسی کے تعاون کا شکریہ ادا کیا جبکہ اجازہ از آغائے محسن حکیم تا آغائے خامنہ ای تک ہوتے اظہار تک نہیں کیا استعمال نہیں کیا۔ بلکہ اس سے بدظن ہوں کہ درد کی جگہ پلستر لگایا جائے، سفر حج بیت اللہ الحرام میں کسی کی نیابت یا عطیہ قبول نہیں کیا۔ آغائے جواد شہرستانی کے مرکز سے دو لاکھ تومان کا ایک چیک آیا تھا واپس کیا۔ سچ کہتا ہوں جھوٹ بولنا نہیں سیکھا، کسی نے از خود کچھ دیا لیا جب کراچی علی مدبری شیخ یوسف نفسی خوجہ نے انقلاب اسلامی کی خاطر، امام خمینی کی حمایت کرنے پر یوسف نفسی مدبر نے مجھے آغائے خوئی کا مخالف متعارف کرایا، میرے حق میں برے کلمات استعمال

کیئے۔ دس پندرہ سال پہلے عباء قباء عمامہ اتارا ہے ادارہ کو علماء عمائدین بلتستان قائد بلتستان آغائے جعفری، شیخ صلاح الدین، آغائے محسن نجفی کے فتاویٰ تحریم سے ادارہ بند کرنے کے بعد کتابیں دیمک کھا رہا ہے کسی سے اظہار نہیں کیا۔ اپنے نام سے کلمہ سید کو بھی ہٹا کر دس پندرہ سال ہو گئے ہیں۔ کتب خانوں نے واجب الاداد رقم روک دی حتیٰ جامعہ تعلیمات کے مبلغ نے لی گئی کتابوں کی رقم روک دی۔ نہ میں نے کسی سے درخواست کی نہ خود کو کوئی عالم دین حجۃ الاسلام معرف کیا نہ خلع لباس کا خطرہ کیونکہ از خود خلع کر چکے ہیں۔

فضائل علی امیر المومنین کے بارے میں تصنیفات تالیفات کے تعداد

متفردات کے علاوہ موسوعات کی تعداد بھی اعداد و شمار سے خارج ہے برای مثال جتنا بھی ہم نے دیکھا ہے عبقات الانوار تالیف میر حامد حسین ناصر ملت، الغدیر عبد الحسین امینی، فصول ماۃ، موسوعہ کاظم زادہ، موسوعہ امام علی ری شہری، کتاب سلونی حکیمان منفردات کے کوئی اعداد و شمار نہیں لیکن مندرجات پر نظر دوڑانے سے محسوس ہوتا ہے فضائل امیر المومنین بھی تشویق ورغبت اجتہاد، غلط گویوں سے مت ڈریں جو منہ میں آئے بولیں حق زحمت دیں گے، جمع حدیث کیلئے اعلان نیلامی جیسا ہے، اجر و ثواب جیسے ہی جمع کیئے ہیں، جن سے قرآن و محمدؐ کو نشانہ بنایا ہے۔ مجھے بقول آغائے صلاح الدین عمری کہنے والے علماء بتائیں علی امیر المومنین پر لکھی گئی کتابیں پڑھی ہیں۔ علم علی دیگر علماء سے چند لحاظ سے منفرد ہے کیونکہ تاریخ علم و علماء قدیم

زمانے سے عصر معاصر تک جتنے علوم میں عباقر کا ذکر آیا ہے وہ ایک علم کے نام سے معروف تھے وہ ایک کے ماہر تھے، جسے انہوں نے نشر کیا اور وہ اس میں مشہور و معروف ہو گئے جیسے دیمقرطیس ماہر علم ذرہ تھے، فلسفہ میں سقراط افلاطون، منطق میں ارسطو، تاریخ میں ابن خلدون تھے سائنس انیستن اس کے بعد فلسفہ جدید میں کانت امانوئل وغیرہ زیادہ سے زیادہ ایک دو اضافی علم رکھتے تھے۔ لیکن علی امیر المومنین کیلئے کاظم زادہ، ری شہری۔ حکمان صاحب کتاب سلونی علوم کا ذکر کرنے کے بعد کہا ان کے پاس علوم اولین و آخرین تھے یا فیہ علم کل شئی تھے یہاں تک کہ حشرات مور چہ میں مذکر مونث کو بھی جانتے تھے **لایخفیٰ علیه الشئی** علوم حرام جائز نا جائز جیسے علم کہانت، قیافہ، علم شطرنج، علم سیاست، علم دھوکہ دہی، علم آف شور، علم استخارہ علم ذراعت، علم شجر کاری، علم شفاء حتیٰ علم دقیانوسی سب جانتے تھے۔ یہاں ایک مثال یاد آتی ہے ایک جگہ تین بھوکے آدمی بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے پکی ہوئی مرغی بمعہ چند روٹی لایا، کھانا شروع کرنے سے پہلے ایک نے اجازہ لے کر اس بارے میں ایک تجویز دی کہا میں ایک عرض کرتا ہوں یہ مرغی ہم تینوں مل کر کھائیں گے تو صرف ذائقہ خراب کرنا ہوگا ہم تینوں میں سے جس کا نام اچھا ہو وہ کھائیں گے تینوں نے اتفاق کیا کہ اچھی تجویز ہے ان سے پوچھا بھائی آپ کا نام کیا ہے اس نے کہا علی مرتضیٰ دوسرے سے پوچھا آپ کا نام تو اس نے کہا احمد مختار تیسرے سے پوچھا آپ خود اپنا نام تو بتائیں اس نے کہا پاک پروردگار۔ حضرت علی

کے فضائل منصبی بھی ایسا ہی ہے۔

۱۔ نبی کریم کے بعد آپ جانشین ہیں

۲۔ آپ نبیؐ کے وزیر ہیں

۳۔ آپ نبی کے وصی ہیں ۴۔ آپؐ کے بعد امام منصوب من اللہ ہے۔ امام افضل از نبی ہے

۵۔ آپ علوم اولین و آخرین جانتے ہیں، موت کب آتی ہے لوگوں کے مقدرات جانتے ہیں آپ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے، آپ کا نام لینا عبادت ہے یعنی آپ اللہ ہیں۔ (نعوذ باللہ)

حضرت علی کے علوم کے بارے میں تین چار سوال ہیں،

۱۔ آپ ان تمام علوم ممکنہ و غیر ممکن کے مصادر کیا تھے؟ کن سے کتنے سال پڑھے ہیں؟

۲۔ ان تمام علوم سے ایک جامع کامل تاریخ علم و علماء رہتی دنیا تک باقی رہے، ہم ان سب علوم کو جمع کرنے پر کونسا نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں؟

۳۔ اپنی جگہ سب علوم ایک درجہ نہیں رکھتے، ان تمام مذکورہ علوم سے امیر المومنین کی شان میں کیا تصور قائم کر سکتے ہیں؟

۴۔ نیز جنہوں نے ان تمام علوم کو یکجا جمع کر کے امیر المومنین کی خاطرہ شریف میں کس نوعیت مقام مرتبہ حاصل کیا؟ کیا وصول کریں گے؟ آپ کو کیا ملا

دنیا میں چیز حاصل کرنے کا غرض و غایت ہوتا ہے، شرف العلوم بشرف علوم غایات ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے ہم یہاں ہر علم کیلئے نمبر لگا ئیں۔ ہماری ناقص علم کہتا ہے یہ علوم جو امیر المومنین سے منسوب کئے ہیں اکثر و بیشتر نا قابل تحلیل و تجزیہ ہیں، اجزاء کھل نہیں سکتے ہیں لہٰذا یہ نتیجہ اخذ کرنا غلط نہیں ہوگا کہ یہ علوم فضائل امیر المومنین کیلئے نہیں بلکہ نقائص و معائب کا مجموعہ دیگر علوم حاصل کو بھی مشکوک کرنے کی خاطر ہے علی کی دشمنی و انتقام میں ساخت کئے ہیں۔ اللہ کی طرف سے تو نہیں تھے کیونکہ آپ پر وحی نہیں ہوتی تھی نیز جن کو وحی ہوا ہے ان کو بھی اتنی علم نہیں دیا ہے۔ داوٗد وسلیمان محمد مصطفیٰ کو بھی نہیں دیا ہے اللہ نے سورہ اسراء: ۸۵ میں فرمایا ہے ﴿ وَ ما أُوتيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَليلاً ﴾ اما علم کی جو فضیلت علمائے حدیث نے بلا اسناد بیان کی ہے وہ کمائی مال و دولت کے بارے میں ہے جن کے پاس حصول مال کا علم ہوگا وہ اچھی زندگی گزاریں گے جن کی کمائی نہیں وہ فقیر زندگی گزاریں گے، علم والے عیش و نوش کی زندگی گزاریں گے جتنی دنیا کی فضیلت ہے اتنی فضیلت علم کی ہوگی۔

آغائے فرمان شگری و دیگر افاضل فطاحل اور یہاں کراچی میں ان کے کرم فرماؤں کے دلوں کے اندر میرے بارے میں غلاضت مادی اور کلمات غلیظ سے بھرے ہوئے ہیں شکر ہے ان سب سے دور ہونے کی وجہ سے ابھی تک زندہ ہوں اگر میں قم ہوتا تو میری قیام گاہ کے باہر آپ اور جتنے شاگرد ہیں ان سب کو جمع کر

کے دروازے پر یہ کلمات زور سے بلند آواز میں کہتے ''علی شرف الدین اعدام باید گردو'' دین کے نام سے لادینی نصاب پڑھنے والوں کو حجتہ الاسلام چھوٹا لگ رہا ہے لیکن ان کو پتہ نہیں کہ حجتہ الاسلام آپ کے اساتید و مراجع بھی نہیں ہیں، حجتہ اسلام رسول اللہ کے علاوہ کوئی اور ہو نہیں ہوسکتا ہے (نساء ١٦٥) ۔الحادیوں کی مدد کرنے والے کتنوں کو ہوس اقتدار لگی ہے شگر چھورکاہ کے امام جمعہ و جماعت مساجد ضرار کے نزدیک نام محرم عورتیں نامحرم مردوں سے درس و تعلیم لیں یا لڑکوں کا کھیلنا عزاداری میں جھوٹ بولنا سب جائز ہے، جو ایران میں چلتا ہے سب جائز ہے؟ آپ لوگوں کو صرف غرور تکبر اور علوم دشمنان اسلام شعوبین و صلیبین فلسفہ، کلام، عرفان کا ارشد نامہ حاصل کرنے پر فخر ہے۔ میں نے عشوانہ میں مولائے امیر المومنین کے فضائل خصائص اخلاقی کیلئے علی سے انتساب علی سے عداوت کدورت جائزانہ قرار دیا ہے آپ صرف حضرت علی کے کعبہ میں اور بے معنی حدیث مرتبت کو ثابت کردیں۔

چوتھا تشدد فضائل سازان پر اشکال گران گزرتا ہے جس طرح مجرمین کے حلقہ میں کلمہ تحقیق گراں گزرتی ہے یا تحقیق بطلان بعض فضائل پر اظہار کرنے والوں پر کیا کیا تشدد کیا چنانچہ اسی مرکز تشیع مرکز فقہ واجتہاد میں مظلوم برقعی پر کیا نہیں گذرا ان کے سوانح حیات پڑھیں ان کو قیامت میں عدالت ملے گی۔ دوسرا خود یہ مظلوم ان کے جنایتوں کا نشانہ بنا ہے، میں نے امام حسین کی قیام کی تفسیر مثل

صاک عفران صلیبین اورعزاداری علیہ اسلام مشقوں کی اصلاح چاہا تھا، میں خود اپنے گھر میں مجالس امام رکھتا تھا لیکن عزاداروں نے نہیں علماء وابستہ اصول فقہ خوان اسلام جاہلوں کے چند عمائدین جعفری شیخ محسن صلاح الدین نے پہلے ہمارے خلاف پروپیگنڈا کیا کہ یہ شیعوں کا غامدی سلمان رشدی یہاں تک باطنیہ نے میرے گھر مولای عالم لاکر معلومات حاصل کیا۔ میرے داماد محمد سعید بیٹے محمد باقر کو اغوا کر کے قم میں میرے خلاف مہم جوئیاں کرنے کا حق زحمت دینے کی یقین دہانی کی تھی، پیسہ بٹورا ایک دوسرے کو نہیں دیکھا، میرے خون کا پیسا بنایا، میرے گھر کو میرے لئے جیل خانہ بنایا اولادوں کو ہم سے چھینا، ان سے میری بغاوت کروائی۔ آخر میں شیخ جعفری سے مشورہ کر کے مظلوم شرف الدین کی کتابیں دکانوں پر رکھنا پڑھنا حرام کا فتویٰ دیا۔

علی کی فضیلت میں غث وسمین جمع کرنے والے علی کی محبت میں یا اسلام کی خاطر نہیں تھے انسان مجنون مجبور ہے اپنے مخالف کو تنگ کرنے کیلئے اسلام قرآن حضرت محمدؐ امت اسلام کو مطعون کرنے کیلئے ایسے خس وخاشاک علی کی شان میں جمع کریں۔

مصادر فضائل امیر المومنین کسی بھی شخص حتیٰ نبیؐ مرسل ملک مقرب کیوں نہ ہو ان کو حاصل جس قسم ونوع کی ہو اس کے مصادر و مدارک کا دیکھنا ضروری اور ناگزیر ہے ورنہ ان پر حکم سرقت نافذ ہوگا حد جاری ہوگا دنیا میں مطعون قرار پائینگے۔ علی

امیر المومنین کیلئے منقول فضائل کسی اعداد و شمار میں نہیں آتے ہیں یہاں سے ان کے فضائل مشکوک قرار پاتے ہیں۔علی پرستوں کے اس سوال کے بارے میں غیر عاقلانہ غیر علمی رویہ اپنائے ہوئے ہیں ان فضائل کو مزید مشکوک بناتے جارہے ہیں ۔غرض فضائل کا مرکزی محور علم ہے لہذا ہمیں مصادر و مدارک علم علید یکھنا اور ثابت کرنا ہوگا جتنے بھی دعوے علی پرستوں نے کئے ہیں اس سے کشف نقاب کرنا ضروری اور ناگزیر ہے۔پہلے یہ بتاتا ہوں کہ اس وقت مصادر و مآخذ علوم نہ ہونے کے برابر تھے، مآخذ و مدارک علوم اشخاص دین ہوتے ہیں تلمذ کر کے حاصل کرتے ہیں۔کسی سے بھی پوچھا جاتا ہے آپ نے یہ کس سے حاصل کیا ہے جواب چند ہوتے ہیں۔

۱۔فلاں عالم دانشمند سے حاصل کیا ہے۔

۲۔کثرت مطالعہ کتب سے حاصل کیا ہے۔جیسے خالد بن یزید،عمرو بن جاحظ،واصل بن عطاء اراکین معتزلہ فلاسفہ معتزلہ مطالعہ کتب سے اپنے دور کے بڑے عالم بنے۔

۳۔وحی من اللہ سے حاصل کیا ہے،جیسے نبی کریمؐ۔

اب آتے ہیں علی امیر المومنین نے اتنے علوم کہاں سے حاصل کئے ہیں؟ کسی قسم کا جواب مدلل کسی نے نہیں دیا ہے کیونکہ علی خانہ رسول یا خود رسول اللہ کے پاس رہتے تھے اس کے علاوہ نہیں گئے کسی سے کچھ سیکھا نہیں جہاں تک نبی کریم سے سنایا

سیکھا وہ سب دین سے مربوط ہے غیر دینی علم رسول اللہ نہیں رکھتے تھے، جواب کسی کے پاس نہیں۔ نہ کوئی کتاب پڑھی ہے نہ اس وقت کوئی کتاب ہوتی تھی۔

۴۔ دوسرا وحی ہے تو امیر المومنین نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ مجھ پر وحی ہوتی ہے۔

۵۔ رہ گئے نبی کریم سے حاصل کردہ علوم، تو رسول اللہ کے پاس بھی اتنا علم نہیں تھا، جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ جو کچھ علوم علی پرستوں نے علی کیلئے ذکر کئے ہیں یہ ان کے کلمات تقیہ توریہ ہیں یا عمداً علی کو جھوٹا بنا کر دین کو بدنام کرنا ہے الغرض مدعی دلیل و براہین سے ثابت ہوتے ہیں تشدد تہمت افتراء سے ثابت نہیں ہوتے ہیں۔

نبی کریمؐ نے اپنے کلمات کی تدوین خلط بقرآن کے خوف سے منع کی تھی۔ لیکن پھر بھی شیعہ سنی دونوں نے ضخیم کتابیں لکھی ہیں صحاح ستہ تیسری صدی میں، کتب اربعہ چوتھی صدی میں آل بویہ کی سرپرستی میں تدوین ہوئی ہیں۔ تیسری اور چوتھی صدی سے پہلے تک کثیر روات دنیا سے رخصت ہو گئے تھے جس کی وجہ سے بہت سے روایات مقطوع الاسناد ہیں۔

فضائل امیر المومنین:

فضائل جمع فضل ہے مقائیس اللغۃ ابن فارس ۳۹۵ھ ج ۲ ص ۳۵۷۔ ف، ض، ل، اصل صحیح یدل علی زیادہ فی شئی من ذلک الفضل

الزیادۃ و الخیر المومنون:۲۴ ﴿فَقالَ الْمَلَأُ الَّذینَ کَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ ما هذا إِلاَّ بَشَرٌ مِثْلُکُمْ یُریدُ أَنْ یَتَفَضَّلَ عَلَیْکُمْ وَ لَوْ شاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلائِکَةً ما سَمِعْنا بِهذا فی آبائِنَا الْأَوَّلینَ ﴾

لسان العرب محمد بن مکرم ابن منظور متوفی ۷۱۱ھ میں فضل فضیلت معروف ضد نقص والنقیصہ والجمع فضول ورجل فاضل ومفضل کثیر الفضل الدرجہ درجۃ فی الفضل والفاضلہ اسم ذلک، کتاب عمدۃ الحفاظ فی تفسیر اشرف الفاظ تالیف شیخ احمد بن یوسف المعروف السمین حلبی توفی ۷۵۶ھ کل ذی فضل فضلہ اصل الفضل زیادہ علی الاقتصادیہ دو قسم کے ہیں فضل محمود کفضل علم و حلم و مذموم کفضل من حیث الجنس کفضل جنس الحیوان علی النبات والنبات علی الجماد اومن حیث ذات کاالرجل علی المراۃ واللہ فضل بعضھم علی بعض ، فضل الرجال علی نساء اللہ افضل الانبیاء ﴿آمَنُوا بِاللَّهِ وَ رُسُلِهِ ذلِکَ فَضْلُ اللَّهِ یُؤْتیهِ مَنْ یَشاءُ وَ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظیمِ. حدید:۲۱﴾ ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَ بِرَحْمَتِهِ فَبِذلِکَ فَلْیَفْرَحُوا هُوَ خَیْرٌ مِمَّا یَجْمَعُونَ. یونس:۱۰﴾ ﴿فَقالَ الْمَلَأُ الَّذینَ کَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ ما هذا إِلاَّ بَشَرٌ مِثْلُکُمْ یُریدُ أَنْ یَتَفَضَّلَ عَلَیْکُمْ وَ لَوْ شاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلائِکَةً ما سَمِعْنا بِهذا فی آبائِنَا الْأَوَّلینَ .

مومنون:۲۴﴾

کتاب وجوہ والنظائر اسماعیل بن احمد الخیری نیشاپوری متوفی ۴۳۰ھ قرآن میں ۳۳۰ بار آیا فضل ۱۳ معنوں میں آیا ہے۔

۱۔ فضل بمعنی تمنی ﴿وَ لا تَتَمَنَّوْا ما فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلى بَعْضٍ لِلرِّجالِ نَصيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَ لِلنِّساءِ نَصيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَ سْئَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَليماً﴾ نساء:۳۲۔ عام طور پر جاہل و عالم سب یہ کہتے ہیں مردان زنان پر فضیلت رکھتے ہیں، یہ کلیہ آیت کے کس جملے سے نکالا ہے؟ مردوں میں طاقت وقدرت، مقابلہ مزاحمت ہے اس حوالے سے مرد برتری رکھتا ہے جبکہ خواتین عطوف نرم دل، شفقت میں مردوں پر برتری رکھتی ہیں۔

۲۔ المتجارہ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُناحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلاً مِنْ رَبِّكُمْ فَإِذا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرامِ وَ اذْكُرُوهُ كَما هَداكُمْ وَ إِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ﴾ بقرہ:۱۹۸

۳۔ خلف ﴿وَ اللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَ فَضْلاً وَ اللَّهُ واسِعٌ عَليمٌ﴾ بقرہ:۲۶۸

۴۔ اسلام ﴿قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتيهِ مَنْ يَشاءُ وَ اللَّهُ واسِعٌ عَليمٌ﴾ عمران:۷۳، ﴿ما يَوَدُّ الَّذينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتابِ وَ لاَ الْمُشْرِكينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَ اللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ

مَنْ یَشاءُ وَ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظیمِ ﴾بقرہ:۱۰۵، ﴿وَ لا یَخافُونَ لَوْمَةَ لائِمٍ ذلِکَ فَضْلُ اللَّهِ یُؤْتیهِ مَنْ یَشاءُ﴾ مائدہ:۵۴،

۵۔فضل رزق فی الجنۃ ﴿فَرِحینَ بِما آتاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ یَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذینَ لَمْ یَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لا هُمْ یَحْزَنُونَ ﴾عمران:۱۷۰

۶۔غنیٰ ﴿وَ لَئِنْ أَصابَکُمْ فَضْلٌ مِنَ اللَّهِ لَیَقُولَنَّ کَأَنْ لَمْ تَکُنْ بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَهُ مَوَدَّةٌ یا لَیْتَنی کُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزاً عَظیماً﴾نساء:۷۳

۷۔بمعنی کرامت ﴿یَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَ فَضْلٍ وَ أَنَّ اللَّهَ لا یُضیعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنینَ﴾عمران:۱۷۱

۸۔نبوت ﴿إِلاَّ رَحْمَةً مِنْ رَبِّکَ إِنَّ فَضْلَهُ کانَ عَلَیْکَ کَبیراً﴾اسراء:۸۷

۹۔قرآن ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَ بِرَحْمَتِهِ فَبِذلِکَ فَلْیَفْرَحُوا هُوَ خَیْرٌ مِمَّا یَجْمَعُونَ ﴾یونس:۵۸

۱۰۔فتح وغنیمت ﴿وَ جَعَلْنَا اللَّیْلَ وَ النَّهارَ آیَتَیْنِ فَمَحَوْنا آیَةَ اللَّیْلِ وَ جَعَلْنا آیَةَ النَّهارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلاً مِنْ رَبِّکُمْ وَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنینَ وَ الْحِسابَ وَ کُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْناهُ تَفْصیلا﴾اسراء:۱۲

۱۱۔ ﴿ وَ یُؤْتِ کُلَّ ذی فَضْلٍ فَضْلَهُ وَ إِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّی أَخافُ

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ﴾ ھود:۳

۱۲۔﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَ ابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَ اذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيراً لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ جمعہ:۱۰

بعض نے نبوت انبیاء کوکلی طور پر دین ودیانت حذق ونسیان کرنے کی سعی لاحصل پر اصرار کرر ہے ہیں خود کو مدافع وحامی امیر المومنین ثابت کرنے کیلئے غث وسمین خس وخاشاک حشائش رزائل خزعبلات جمع کئے ہیں۔خرافات مزخرفات کے موسوعات پیش کرنے کیلئے علی کا نام استعمال کیا ہے جس طرح حضرت محمدؐ خاتم الانبیاء کیلئے حد واحصاء سے متجاوز معجزات نقل کئے ہیں ان کا ہدف بہت برے عزائم رکھتے تھے، باطنیہ وقرامطہ کے دلوں سے نقطہ سیاہ غلیظ نہیں دھلتا ہے۔بعض نے مجلسی سے بھی چند قدم آگے نکل کر لاتعداد بیان کئے ہیں۔ یہ دین اسلام، قرآن عظیم، نبی کریمؐ، خود امیر المومنین حتیٰ خود خالق کائنات سے جنگ مدوام بلا وقفہ کا اعلان کر چکے ہیں۔اصل علی ہے (نعوذ باللہ) محمدؐ کو مرید ومرشد علی قرار دیتے ہیں ،بعض عمایدکے سکوت ورکودیا احتمال گوئی حیرت انگیز ہے منکرین اللہ ناسخین شریعت اسلام والوں سے اتحاد کرتے ہیں۔مسلمانوں سے بغض وعداوت رکھنے والوں کو علی کے دوست قرار دیتے ہیں۔فضائل امیر المومنین پر لکھے گئے تمام موضوعات میں مرکزی محوری فضائل ''کو علوم غریزہ گردانتے ہیں آپ سے کوئی چیز مخفی پوشیدہ نہیں تھے'' ہیں۔

مذاہب خودساختہ شیعہ نے بھی دنیا بھر کے تشدد سے اقتدار پر آنے والے فاطمین آل بویہ، آل صفویہ کے نقش قدم اور حکمت عملی کو اپنایا ہوا ہے، پیسے دے کے غلاظت خوری کا عادی بنائیں خاموش کریں کوئی ان کے خلاف نہ بولے اگر اس طرح قابو نہ ہوسکے تو اس کو وہابی کہیں یا آنکھ مچولی کریں تشدد کا راستہ تہمت افتراء کا طریقہ اختیار کر کے دنیا کو اس کے لئے جھنم بنائیں۔ایران میں انقلاب اسلامی آنے کے بعد لوگ سوچ رہے تھے ظلم وتشدد پہلوی ختم ہوئے ہیں اب عدالت آزادی قلم وبیان ہوں گے لیکن ابوالفضل برقعی نے پہلویوں سے زیادہ تشدد انقلاب اسلامی والوں سے اٹھایا۔صرف اصول باب حجۃ کی روایات میں راویان ضعیف جسے علامہ مجلسی نے کشف کیا تھا اس کو انہوں نے نشر کئے تھے۔معز الدولہ کا نسخہ ان کے لئے رہنما اصول ہے۔

دنیا جانتی ہے عزاداری کے نام سے اسلام کے خلاف مشقیں چلائی ہیں،عزاداری الف سے ے تک خرافات خزعبلات سے پر ہے۔حج بیت اللہ کے نام سے کاروان توہین کعبہ مشاعرہ حج توڑنے کے علاوہ حجاج کو لوٹتے ہیں۔ان کے منویات کے فاش کرنے پر میرے اوپر ہمالیہ مانند معائب گرائے۔

انہوں نے بھی نا قابل جمع مناصب کا دعویٰ کیا۔ ۱۔امامت اللہ کی طرف سے منصوب ہوتی ہے۔

۲۔یہ میرا وصی ہے ۳۔یہ میرا جانشین ہے۔

۴۔ یہ میرا وزیر ہے پہلا نہیں ہوا تو دوسرا، دوسرا نہیں ہوا تو تیسرا، تیسرا نہیں ہوا تو چوتھا۔

اس طرح علی کو اسلام کے خلاف قرآن و حضرت محمدؐ کے خلاف اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے خلاف استعمال کیا، اپنا کوئی عزیز استعمال نہیں کیا ہے۔ دنیا میں علوم عربی کے مبتکرین نے کہا ہے ہر خبر ثابت کرنے کے لئے تین اہم شرائط ہیں پہلے مرحلے میں خبر دینے والا راست گو ثابت ہو۔ اس کا مطلب جو خبر اس نے دی تھی بہر حال وہ حقیقت کے مطابق تھی۔ اگر خبر باہر مطابقت نہیں رکھتی ہے تو یہ جھوٹ ہوگی۔ تیسری بات جس کسی نے یہ خبر بنائی ہے اس سے حضرت محمدؐ تک سلسلہ ثقات صادقین اہل اعتماد والے ہونے چاہئیں۔ چوتھی بات دنیا کے مسلمہ قانون سے متصادم نہ ہو جیسے انھوں نے کہا ہے حضرت علی کے لئے سورج دوبارہ عصر کے وقت واپس آیا ہے، تو سورج کے تابع گیارہ سیارے ہیں مریخ زحل اور یانوس زمین یہ سب اس کے تابع ہیں تو یہ تغیر دنیا کے نصف نے دیکھا ہے؟ مسلمان غیر مسلمان سب نے دیکھا ہے؟ لہٰذا ناقل تمام فرق و مذاہب دیکھا سنا ہونگے۔ کتب فلکیات میں اس کا ذکر ملنا چاہیے فلک شناس کے پاس معروف ہونا چاہیے۔

حضرت علی کے مرکزی محوری فضائل مثلاً علی بہت علوم جانتے تھے لغات، علم حساب، علم ذرات وغیرہ جانتے تھے۔ ان کی کوئی فضیلت نہیں علوم کے بارے میں لکھنے والوں نے لکھا ہے شرف العلوم بشرف الغایات لہٰذا علوم میں بھی درجات و

مراتب رکھتے ہیں۔ان سے وابستہ دنیا سازی اس کی قدر و قیمت اس سے حاصل فوائد مادی ہیں۔ایک جس کے پاس علم ہے اور ایک جس کے پاس علم نہیں تو وہ علم والے کا نیاز مند ہے اس پر اس کی کمائی فوقیت ہوگی تو اس پر اس کی فضیلت ہوگی باقیوں پر نہیں ہوگی۔ تو علم بذات خود فضیلت نہیں رکھتا ہے ایمان جیسا نہیں ایمان ولو سادہ ہی کیوں نہ ہو وہ فضیلت رکھتا ہے۔علی کی فضیلت تمام کے تمام اگر لکھنے والے کے لئے موقع ملے بولنے والے کے لئے موقع ملے تو ان فضائل نویسوں ،ان کے مدافعین کے منہ سے نقاب ہٹ جائے گا انکو چھپنے کی جگہ نہیں ملیں گے چونکہ علی کی فضیلت نے کبھی اللہ کی الوھیت ،کبھی حضرت محمدؐ کی ختم نبوت اور کبھی قرآن کریم کے مقام و منزلت کو اڑایا ہے جیسا کہ علی علوم اولین و آخرین جانتے تھے یا کعبہ کا مسخرہ کیا ہے یا رسالت کو ختم کیا ہے،امام حسین کے قیام کو ہوا میں اڑایا ہے، کہانیاں بنائی ہیں افسانے بنائے ہیں یا اسلام کو ختم کیا ہے یا فروع اسلام سے متصادم ہے۔یہاں یہ سارے کسی سادہ مسلمان کیلئے لکھنا بھی ممکن نہیں ذرہ بھر عقل و ایمان رکھتا ہو۔یہ سب مرتزقہ باطنیہ کے دین و ایمان کش جراثیم ہیں لہٰذا ان کے دلائل پر کوئی اشکال کرے تو ان کی زبان پر لکنت آتی ہے علم غیب ہر صورت میں ہمارے گھر میں ہی ہوں گے۔ایک سو سال گزر رہا ہے شیعہ علماء و مجتہدین حضرت علی منصوص من اللہ ہونے سے دست بردار ہو گئے انھوں نے یہ طریقہ بھی اپنایا ہے آغائے حسین بروجردی متوفی ۱۳۴۰ھ ان کی سوانح حیات میں لکھا ہے،انھوں نے

اپنے درس خارج میں کہا تھا ہمارے پاس علی کی امامت پر کوئی نص قرآنی یا نص محمدؐ بھی نہیں ہے ہم کہتے ہیں علی اعلم از دیگران ہے تو ہم علی کے علم کا تعارف کریں علی کتنے علوم رکھتے تھے تب لوگ مان لیں گے اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ مرجع اعلیٰ زمانہ ہو، فیلسوف دھر ہو جیسے ملا صدرا باطنیہ پر رہ کر ہدایت نہیں ہوگی، جس دن مذہب اختیار کیا تھا نکل گیا ہوگا یہ تحقیق یہ تجویز فر من المطر الی المیز اب ہوگی۔ اگر ان علماء بزرگ سے سوال کریں ریاست، زعامت، مملکت کیلئے کیا اعلمیت یا اعلم ہونا چاہیئے؟ اس کی کیا منطق ہے؟ آغای بروجردی امام خمینی فضل اللہ حسین سفار برجستہ شخصیات علمیت حضرت علی پر کہاں سے، کس دلیل و منطق سے کہتے ہیں؟ تاریخ بشریت میں بہت سی شخصیات جاہل از علم نے طویل عرصے تک حکومت کی ہے۔ معتصم عباسی فرزند ہارون الرشید جاہل تھے، مروان بن حمار آخری سلطان بنی امیہ جاہل تھے، برصغیر میں سلطان ٹیپو، اکبر بادشاہ جاہل تھے، شاہ عباس صفوی جاہل تھے۔ برجستہ علماء نے کتابیں لکھی ہیں کہا ہمارے پاس نص نہیں ہے لیکن حوزہ کے فضلاء ابھی تک نص کا رٹہ لگاتے ہیں، طلاب راشد سے نص پر پایان نامہ لکھواتے ہیں تو یہ لوگ کہیں گے افضل علی ہے لیکن ضد حق بدنیتی کے حامل تھے الغرض ان کو شرمندہ ہونا نہیں ہے بے شرم کو چھپنے کی جگہ نہیں ملے گی۔ ان آیات سے نصب علی کیلئے استدلال کرتے ہیں۔ ﴿الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ

رَضیتُ لَکُمُ الْإِسْلامَ دیناً .۳﴾ ﴿إِنَّما وَلِیُّکُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذینَ آمَنُوا الَّذینَ یُقیمُونَ الصَّلاةَ وَ یُؤْتُونَ الزَّکاةَ وَ هُمْ راکِعُون. ۵۵﴾ ﴿یا أَیُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَ اللَّهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکافِرینَ.۶۷﴾ احزاب ﴿إِنَّما یُریدُ اللَّهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهیراً .۳۳﴾

عبدالحسین شرف الدین، مرتضیٰ عسکری، محمد باقر الصدر، جناتی، پاکستان کے علماء لکھنو کے علماء کا کہنا ہے ہمارے ہاں نص چلتی ہے اجتہاد نہیں۔اب کس منہ سے مجتہدین عظام کہتے ہیں؟اس شکست کو ثابت ہونے کے بعد ان کے فضائل ختم ہو نگے لہٰذا سید علی میلانی جعفر عاملی عبدالحسین شرف الدین جعفر سبحانی محسن آراکی، عزت دین غالی ابھی تک اصرار کر رہے ہیں۔ان آیات میں نہ امامت کا ذکر ہے نہ علی کا ذکر کسی بھی آیت میں کسی سے بھی ربط نہیں ہے ان کے فضائل متصادم اسلام ہونے کے بارے میں تحقیقات در اسناد و متون پر بحث کرنا ہوگا۔

پہلے خود فضیلت کی وضاحت کریں گے فضیلت کسے کہتے ہیں یہاں ہم خود فضائل کی وضاحت کریں گے۔

یہ دعویٰ تاریخ بشریت میں من لدن ادم صفی اللہ الی یومنا ھذا فلسفی، سائنسدان حتیٰ انبیاء اولی العزم حضرت موسیٰ داؤد سلیمان تک نے فی زمانہ خود کو اعلم ہونے کا کہا تھا

اللہ ان کو بتانے کیلئے انبیاء نہیں بلکہ ایک بندہ اللہ کچھ سیکھنے کیلئے بھیجا تھا۔ایک ایسے بندے کا حلیہ بتایا نام لینے سے گریز کر کے عبدالصالح بتایا فلاں جگہ جا کر کچھ سیکھ کر آجاؤ۔حضرت محمدؐ نے کبھی نہیں کہا میں جانتا ہوں، نہیں فرمایا اس کے باوجود قرآن کریم میں تکرار سے فرمایا ''ما کنت تدری'' ماالکتاب ولل ایمان۔

مصادر و مآخذ علوم تین ہے

۱۔کسی استاد سے حاصل کریں

۲۔کتب مخصوص کا مطالعہ کریں۔

۳۔تیسرا فارمولا وحی سے استناد کریں۔

دنیا کے علماء و دانشوران کو چھوڑیں عوام انپڑھ سے کہیں کہ فلاں بڑا عالم ہے تو ضرور پوچھے گا، کہاں سے پڑھا ہے، کس سے پڑھا ہے، کتنے سال پڑھا ہے۔تینوں کے بارے میں پوچھیں اتنے علوم جو نبی کریم نہیں جانتے تھے وہ آپ نے کہاں سے حاصل کئے تھے؟ آپ مکہ و مدینہ سے باہر نہیں گئے تھے۔استناد دلائل قانع کنندہ نا قابل تردید ہو جب قطع و جزم میں ہونا چاہیئے ،اس کے ثبوت کیلئے شاھد پیش کریں زیادہ نہیں ہوتے ہیں۔احادیث جعل کرنے والوں نے دو اور مصادر کا اضافہ کیا ہے کہ نبی کریم نے ان کیلئے دعا کی تھی جیسے عبداللہ بن عمرو عاص اور ابن عباس ابوھریرہ کیلئے تمام احادیث جعلیات کی برگشت انہی چند افراد کی طرف ہوتی ہے حضرت علی کے لئے علوم غیر محدود تھے لیکن کوئی مصدر کا ذکر نہیں کیا ہے۔کاظم

زادہ مرد شجاع و دلیر کون میرا مقابلہ کرے گا مجھے کسی سے نقل کرنے کی ضرورت نہیں میں خود جعل کرتا ہوں، قبول نہ کرنے والوں کیلئے صرف ایک تیر سہ شعبہ وہابی دشمن علی کہنا کافی ہے۔لہٰذا علی نے بھی دعویٰ نہیں کیا ہے جن علوم کا اقطاب باطنیہ نے دعویٰ کیا وہ محبت علی کی خاطر نہیں تھے بلکہ وہ بدنیتی حضرت محمدؐ کا انتقام علی سے لیا ہے۔باطنیہ نے دعویٰ کیا نہ ماننے والوں کو وہابی کا میزائل ماریں گے گھر کو ہی جہنم بنائیں گے۔

پہلے یہاں واضح کرنے کی ضرورت ہے کاظم زادہ اور محمد رے شہری دونوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے علی علم منایا علم بلایا ''متی و این یموت'' اور اپنی مرضی سے قابض ارواح کو اجازت دیتے تھے روح قبض کرنے کی۔کاظم زادہ نے لکھا ہے ائمہ اپنی مرضی سے وفات پاتی ہیں۔علی متی یموت جانتے تھے،۲۰ اور ۲۱ رمضان کی صبح کو ابن ملجم تلوار کو زہر سے آلودہ کر کے صف اول میں آپ کے پیچھے کھڑے تھے لیکن علی جانتے نہیں تھے۔حالت رکوع سے اٹھتے ہوئے پیچھے سے سر اقدس کو تلوار ماری،آپ جانتے ہوئے گئے تھے تو یہ خودکشی ہوگی اگر نہیں جانتے تھے تو یہ دعویٰ علم منایا بلایا جھوٹ تہمت وافتراء باندھا ہے،مسلمانوں کے علی کو اپنے پیچھے قاتل کا پتہ نہیں تھا،اس بحث کو فی الحال یہیں ختم کرتے ہیں بہتر ہوگا خود علم کی فضیلت دیکھیں۔خود علم کی فضیلت کیا ہے دیکھنا ہوگا اس بارے میں اقوال علماء فلاسفہ قدیم کے عباقر ونوابغ عصر معاصر کے علماء ودانشوران کا حوالہ نہیں دیں گے

کیونکہ عصر معاصر کے علماء علم پرست ہیں۔ہم صرف قرآن کریم اور سنت وسیرت عملی رسول کریم عظیم کو مانتے ہیں ہم احادیث مقطوعات صدر وذیل ووسط یا مرسلات یا ایجادات اٹھارویں صدی کے منتوجات ہیں ''سنیوں کی اتنی کتابوں شیعوں کی اتنی کتابوں میں پائی جاتی ہیں'' حدیث غدیر جس حاجی سے نقل ہے کو تو چھوڑو آپ کے اختلاق کردہ تواتر کو بھی نہیں مانتا ہوں کیونکہ ایک عرصہ علم کو اٹھانے والے باطنیہ عدوادیان دختر یہود نصاریٰ مجوس نے اٹھایا ہے وہ فدایان دوسرا عدو وظالم جابر جائر غارت گر عرف مسلمانوں میں مغرب نے اٹھایا ہے جنہوں نے امت مسلمہ کے رشوت خور علماء نبی کریم سے منسوب کر کے فضیلت علم میں کثیر احادیث جعل کیں ہیں کہہ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے تاکہ مسلمان بچوں کو مسیحی بنائیں چنانچہ بعض علماء احادیث موضوعات جعلیات خودساختہ پر چندین کتابیں لکھی ہے ابن جوزی نے دوجلد الموضوعات کے نام سے لکھی ہیں فضیلت علم کے بارے میں وارد روایات خودساختہ ہیں علم چاہے ترقی تمدن عیش نوش سے متعلق ہو یا حوزات میں پڑھنے والے عمر تلف ما یسمیٰ کو علم نہیں مانتے، اس علم کو دینی کہنا جھوٹ ، کاذب کو صادق، شر کو خیر یا علم تفسیر علم کلام کو بھی نہیں مانتے، ہم مذاہب کو کلی طور پر بغیر کسی استثنا کے نہیں مانتا ہوں لیکن ہم ان علماء وفضلاء کو بھی نہیں مانتا ہوں جو یہاں سے یہ کہہ کر حوزہ گئے تھے کہ شرف الدین کے ساتھ یا انتساب سے ہماری دنیا برباد ہو جائے گی، آپ کے دنیا آباد اور آخرت برباد علم جو بھی ہو، آپ ائمہ طاہرین کے

گرویدہ ہی کیوں نہ ہوں آپ کی تاریخ جس دن تاسیس ہوئی، آپ حوزات میں معروف یا امام جمعہ و جماعت یا قیادت عوام ہمیشہ ضد اسلام ہی رہے ہیں، جیسے آغائے جعفری نے اپنے پچاس سالوں میں کبھی اسلام کے بارے میں کوئی خطاب یا اقدام کیا ہو نہیں سنا ہمیشہ باطنیہ کی پشت پر رہے۔ آپ ہمیشہ اسلام قرآن حضرت محمد سے دل میں بغض لے کر علی نفس رسول کہہ کر رسول اللہ کی جگہ حضرت علی کو صدوق کے اختلاق کردہ کلمات سے نفس غلط ہے دونوں کیلئے غیر مفید ہو یا ضد دین۔ اصول فقہ نحو معانی بیان باعث نجات نہیں۔ دین الٰہی، دین قرآن، دین محمد میں دنیا سے متعلق علوم کی کوئی فضیلت نہیں زراعت کاری شجر کاری وغیرہ لہٰذا ری شہری کا امیر المومنین کے بارے میں کہ وہ علم حساب ذرہ جانتے تھے اس میں کوئی فضیلت نہیں کیونکہ امیر المومنین نہ ان علوم کا مبتکر تھے نہ توسیع دینے والا تھے نہ اس پر کوئی کتاب لکھی ہے نہ کوئی حلقہ تدریس بنایا۔ علم نحو جانتے تھے نحوین کے تمام کے تمام شعوبین سے تعلق تھے اصل ان علوم کا آپ سے نسبت دینے کا مقصد دین میں حشویات بھرنے کے مترادف ہے امیر المومنین نص من اللہ سے ثابت نہ کر کے آغائے بروجردی فضل اللہ ابراہیم حسن صفار نے اقرار و اعتراف کیا ہے ہمارے پاس نص نہیں ہے یہاں تک امامت کے مدعیان اپنی مدعی کو ثابت کرنے سے قاصر و عاجز ہونے کے بعد وہی جمہوریت جس کی مذمت کرنے والے خود اپنے ملک میں ان کے نمائندے جمہوریت ہونے کا صراحت سے افتخار و ترانے پڑھتے ہیں ”ہم

اسلام نہیں ہم جمہوریت چاہتے ہیں''۔آپ کی جمہوریت کیا ہے،آپ کی تقیہ جمہوریت سے مرادالحاد،سیکولرزم ضد دین مراد ہے۔آپ اس حیلہ بہانے تقیہ پر خوش ہوں گے ہم علی والے فرض کریں ابلیس سے عداوت رکھتے ہیں یہ بھی تقیہ ہے آپ ابلیس سے عملی عداوت رکھتے ہیں۔اھل دنیا نے ایک لمحہ بھر کے لیے نظام امامت نہیں دیکھی جس علی کی امامت کے نام سے فتنہ فساد خون ریزاں کیا ہے امیر المومنین کیلئے کتنا جھوٹ بولتے ہیں جعلی روایات سے آیات قرآن میں تحریف کی ہے دنیا میں کوئی سنی شیعہ نہیں سب باطنیہ کے لشکر ابرہہ ہیں اپنے عزائم منویات کو فروغ دینے کے لئے اسلام کا الف بے نہ پڑھنے والوں حجۃ الاسلام آیت اللہ عظمیٰ مرجع اعلیٰ یا خود صفات پر قبضہ کئے راز فاش ہونے سے ڈر کے مارے میں قرآن سے خوف کھا کر اپنے مدارس میں قرآن کے داخلہ پر پابندی لگائی۔امامت اقنوم شیعہ بمعنی منتشت متفرق پراگندہ طرائق قددا انھم اشد علی الرحمن عتیا۔کلمہ امام کلمات طرفیہ آگے کو کہتے ہیں قرآن میں امام مقتدی تو ارۃ۔

معنی حدیث،خبر۔اثر۔علم روایۃ،علم درایۃ

۲۔تحقیق در متن روایت اصول مسلمات فلسفی عقلی شرعی آیات قرآن اور مسلمہ ثبوت سنت وسیرت رسول اللہ کے خلاف نہ ہو۔

۳۔راوی اول سے آگے الی رسول اللہ تک تسلسل راویان صادق وحافظ ہو۔مخالفین کی کثیر کتابوں میں ہونا روایت کو سند حجت نہیں دیتا ہے تو اتر فرقہ حجت قرار نہیں

دے سکتے ہیں۔

علماء حدیث نے حدیث کی قسمیں تین سے بیس تک پہنچائی ہیں۔حدیث صحیح، حدیث حسن، حدیث ضعیف، حدیث متواتر، حدیث مشہور، حدیث احاد، حدیث مقطوع، حدیث مرسل، اسماء حدیث۔

حدیث ردشمس: کسی چھوٹے محلے میں بارش یا زلزلہ آیا یا توڑ پھوڑ ہو گیا محل کے محدود افراد نے دیکھا، چاند یا سورج گرہن ہوا ہو تو تمام شہروں میں ساکن ہندو سکھ یہود و مسیحی سب دیکھیں گے۔ چاند شق ہو گیا مسلمان مشرک سب دیکھیں گے اس کو کہتے ہیں تواتر۔ اگر ایک فرقے کے سب کہیں وہ تواتر نہیں ہوتا کیونکہ وہ کسی فرقہ ہی پر ہے۔تو ردشمس صرف علی پرستانوں کا دعویٰ ہے۔ یہاں پیرومرشد بھی دعویٰ کرتے ہیں۔ ہمارے جناب عمار سندھ میں کسی پیر کے پاس گئے تھے اس کے نوکر نے کہا پیر صاحب نے تین بار سورج کو یہاں اتارا۔ بنی عباس کے دور میں کسی نے دعویٰ نبوت کیا تو اس کو پکڑ کر لائے پوچھا تم نے دعویٰ نبوت کیا ہے کہاں دلیل کیا ہے اس نے کہا کل لائیں گے دوسرے دن وہ اپنی ایک جماعت کو ساتھ لایا کہ ان افراد کو اعتراف کرنے کا کہو وہ منبر پر چڑھ گیا دائیں طرف رُخ کر کے گائے کی آواز نکالی تو ان سب نے گائے کی آواز نکالی پھر بائیں طرف مڑ کر بکری کی آواز نکالی سب نے بکری کی آواز نکالی، اس نے کہا میں ان کا نبی ہوں۔

جواد مغنیہ۔ قطب رحی نے اپنی کتاب فضائل امام علیؑ ص ۱۵ قال النبی یا

علی لك اشياء ليس لی منها لك زوجة مثل فاطمه وليس مثلها ولك ولدان من صلبی وليس لی مثلهما من صلبی ولك مثل خديجه حماة وليس لی مثلها حماة ولك مهر مثل وليس لی مثل مهری ولك ام مثل فاطمه بنت اسد الهاشميه المهاجر وليس مثلها۔

جواد مغنیہ اپنی کتاب فضائل علی میں نبی سے نقل کرتے ہیں کسی مشرک کو قتل کرنا چاہا تو وحی آیا اس کو مت مارو کیونکہ یہ سخی آدمی ہے پھر تو معیار ایمان کفر والحاد مشرک نہیں ہوئے سخاوت بھی ایک معیار ہے۔ یہ صادق وامین پر تہمت وافتراء باندھا ہے، مغنیہ تنہا نہیں وزارت اطلاعات باطنیہ کی ہدایات جو منہ میں آئے بولیں ،خاص کر محمدؐ رسول اللہ کو زیادہ مطعون کریں۔(نعوذ باللہ)

حضرت علی کے مغیبات کے بارے میں اپنی کتاب فضائل امام علیؑ ص ۵۱ پر امام صادقؑ سے لکھتے ہیں ياتی علی الناس زمان يسمع ويری من فی المشرق من فی المغرب اشارة الی راديو وتلويرن۔

وقال اشارة الی تقدم العلم فی الزراعة ياكل الانسان ثمرة الصيف فی الشتاء وتحمل الشجرة مرتلين فی سنة واحده وتنتج الصاع مئة صاع

۲۔ مواصلات کے بارے میں لکھتے ہیں سنۃ مہینہ جیسا گزرتے مہینہ ہفتہ۔

واضح ہے جن آیات کو امامت کے نص کے طور پر پیش کئے تھے ان میں دور دور تک امامت کی طرف اشارہ ملتا ہے نہ علی کی طرف !اور خود علی بھی ایک دن کے

لئے بھی امام نہیں بنے امامت کا کوئی اصول بھی نہیں بنا سکے۔آپ تو دنیا والوں کو یقین جازم وقاطع ہو گیا آپ کا مجتہد امام زمان ہونا چاہیئے ،انقلاب اسلامی آنے کے بعد امام جماعت جس کا کوئی اجتہاد سے دور سے خواب وخیال میں بھی نہیں مدرس لمعہ رسائل مکاسب والے بھی دعویٰ امام معدوم الوجود کے ظہور کی بشارت دینے والے دیگر ملکوں میں امام جماعت اپنے امام سفر سب سے نالائق کو نیابت پر چھوڑتے نامزد کرتے ہیں۔پہلے کہا اللہ کی طرف سے منسوب ہوتا ہے پھر کہا پیغمبر کی طرف سے منسوب ہے پھر کہا امام سابق کی طرف سے منسوب ہوتا ہے کسی کو ثابت نہیں کر سکے۔تو کلمہ امیر المومنین پر ڈاکہ ڈالا۔ڈاکہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ علی کو امیر المومنین کہنے کی ضرورت بہت دیر کے بعد ہوئی ہے اس کی تاریخ دقیقاً ابھی نہیں بتا سکتے ہیں انہوں نے کہا امیر المومنین علی کے لئے عالم ذر میں کہا تھا اگر عالم ذر میں تھا تو عربوں میں نہیں ہوئے تھے یہ کلمہ مستعمل نہیں تھا کتاب [موسوعہ امام علی ابن ابی طالب تالیف ری شہری ج ۲ ص ۱۷۷] پر لکھتے ہیں اگر لوگ یہ جانتے علی کو امیر المومنین کا لقب کب ملا ہے تو علی کے فضائل کا انکار نہیں کرتے علی کو امیر المومنین اس وقت کہا جب آدم روح وجسد میں تھے ﴿وَ إِذْ أَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنی آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلى أَنْفُسِهِمْ أَ لَسْتُ بِرَبِّكُمْ قالُوا بَلى شَهِدْنا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هذا غافِلينَ﴾[سورہ اعراف آیت ۱۷۲]۔عالم زر کی آیت میں علی کا نام

امیرالمومنین ہوا تھا۔

فضائل ومناقب غیرمحدود امیرالمؤمنین جو کہ اسفار ھای متعدد پر مشتمل ہیں یہ فضائل اپنی جگہ چندین زاویوں سے بحث و تنقیح کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔فضائل امیرالمومنین جن کتابوں سے نقل کیا ہے ان کتب اور مؤلفین کو دیکھنا ہوگا وہ کس مذہب سے وابستہ تھے ان کے دین وایمان کس سطح کے تھے کتب شناسی پر لکھی گئی کتابیں امثال ریاض علماء حیاض الفضلاء تالیف علامہ میرزا عبداللہ افندی الاصفہانی من اعلام القرن ثانی عشر۔

۲۔کتاب روضات الجنات تالیف محمد باقر خونساری

۳۔کتب خیاط

۴۔دائرہ المعارف الشیعہ اعلمی، مجلّہ پروہش

۵۔کتاب دائرۃ المعارف حسن امینی

۶۔ان کتابوں میں فضائل کی اسناد کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

۷۔کتاب الرجال الحدیث آغائے خوئی نے کیا لکھا ہے؟

۳۔متون فضائل از لحاظ مطابقت ومخالفت با حقائق خارج مسلمات عقلیات ایمانیات کونیات سے موافق یا متصادم تھے۔

۴۔ان فضائل کے حصول میں ان کے مصادر مآخذ کیا تھے؟

۵۔ان فضائل کے قائل اور ناقدین کے کیا اظہارات کیا منطق ودلائل رکھتے تھے؟

۲۔ان فضائل کے حصول میں خود امیر المومنین کیا مصادر رکھتے تھے، کس سے کتنے حاصل کئے تھے یا کون سی کتب پڑھے تھے اور ان کتابوں کو کہاں سے حاصل کئے تھے۔

۳۔یا نبی کریم سے تلمذ کئے تھے۔کیا نبی کریم خود ان علوم کو جانتے تھے تو ان کے مصادر کیا تھے کیونکہ علم دنیوی نیازات بشری ہے وہ وحی نہیں ہوتے ہیں

۴۔ان سے علی کو کیا ملا جو دیگر اں کو نہیں ملا

یہ تین چیزوں کی طرف برگشت کرتی ہیں

۱۔اللہ سبحانہ فعل عبث سے پاک منزہ ہے ﴿وَ ما خَلَقْنَا السَّماءَ وَ الْأَرْضَ وَ ما بَيْنَهُما لاعِبين﴾ تاریخ انبیاء ومرسلین میں اتنے فضائل وعلوم کسی کو نہیں دیئے ہیں اگر دیئے ہیں تو ان کے بارے میں بھی سوال ہوگا یہ جو علوم وفضائل حضرت سے منسوب کیا ہے اگر یہ علی ابن ابی طالب ہے بقول ری شہری علوم اولین وآخرین جانتے تھے تو علوم محرمات جیسے کہانت وقیافہ علوم نجوم آف شورو کی لیکس بھی جانتے ہوں گے۔تو سوال ہوگا اتنے علوم حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی گویا علی سر پرست فرقہ باطنیہ یا مغرب سے وابستہ تھے۔دینے کی کیا ضرورت تھی وہ بیان کریں خود ان سے اس سے کیا استفادہ کیا اگر علی سے مراد اللہ ہے اللہ مغلوب نہیں ہوتا ہے، علی کو جنگ میں اٹھانا پڑا۔

حضرت علی ان فضائل ومناقب کے حامل ہونے کی وجہ سے جو کسی اور میں نہیں

پائے جاتے ہیں لہذا آپ ہی جانشین رسول اللہ کے حقدار تھے جانشین رسول اللہ میں علوم کثیر ہونا چاہیے اس کی ضرورت اور منطق کا استناد بتائیں عقل ہے قرآن ہے فرمان رسول اللہ ہے یا افتراء تہمت ہے۔

۲۔دوسری فضیلت عصمت امام ہے یعنی خطا لغزشوں سے محفوظ ہے

۳۔تیسری فضیلت علوم غیر محدود کے حامل تھے جو کہ کسی اور میں ناپید تھے یہ تینوں بنیاد اپنی جگہ بے اساس و بے بنیاد ہے عصمت:۔شرط عصمت بدنیتی پر مبنی ہے، یہ فخرالدین الرازی، اشعری سے لیا ہے۔آدم صفی اللہ سے لیکر تا خاتم النبیین تک کوئی بھی ہستی عصمت کے حامل نہیں تھا امامت یعنی پیشوا نبوت بھی امامت ہے رسالت بھی امامت ہے پیش امام بھی امامت ہے سرا پائے جنگی بھی امامت ہے امامت کوئی بڑا اعلی ارفع منصب دنیا میں متعارف نہیں ہوئے ہیں حتی خود امیرالمؤمنین کو کسی جگہ امام کہہ کے خطاب نہیں آیا یہ بعض آیات قرآن پر ڈاکہ مار کر بنایا گیا منصب ہے

۲۔امامت پر فائز شخص غلطیوں سے خطاؤں سے پاک ومنزہ ہونا چاہئے امامت کے لئے شرط عصمت ایک سادہ جاھل نے نہیں رکھا ہے بلکہ ایک جاھل متعنت عدو لدود کی رکھی ہوئی شرط ہے انسان جب تک وہ انسان ہے خطا نسیان اس کی خمیرہ میں ہوتا ہے وہ خطاء ولغزش سے محفوظ نہیں ہے آدم صفی اللہ نوح نجی اللہ ابراہیم خلیل اللہ موسی کلیم عیسی روح اللہ حضرت محمد رحمت اللعالمین تک حتی خود حضرت علی اس صفت سے نہیں پہچانے جاتے تھے۔آپ تمام معصوم نہیں بن سکتے کیونکہ انہوں نے

اپنی ذمہ داری پر عمل نہیں کیا یہ ایک دشمنی عناد امیر المؤمنین کے لئے یا اپنے مذھب فاسد کو گفتگو لجاجت میں چکر میں رکھنے کے لئے یہ شرط عائد کی ہے اما علم قومی اجتماعی قیادت کے پاس ہونا چاہئے یہ دنیا میں کسی نے نہیں کہا ہے نہ قرآن کریم میں آیا ہے علوم لامحدود ہیں قیادت ورہبری انسان عقل وتجربہ فراست سے ہوتی ہے اس کے لئے کوئی علم کا ہونا شرط نہیں ہوتی ہے اللہ نے بھی قرآن میں علم کثیر کی صفت بیان نہیں کی ہے بلکہ فرمایا ہے تمھیں علم کثیر نہیں دیا ہے [سورہ اسراء] جو کچھ دیا ہے وہ انتہائی قلیل ہے یہ مبالغہ آمیز علم یا منطق اخوان الصفاء یا مغرب کے علم پرست لوگوں کی ہے۔علم وسیلہ ہے معبود نہیں بن سکتے۔مغرب والے علم کو اٹھانے والے دشمنان اسلام ہیں ایک اخوان صفاء ملحد بے دین جس نے اسلام سے مزاحمت کے لئے علم کو اٹھایا ہے

۲۔دوسرا مغرب ہے مغرب نے اٹھایا ہے اجتماعی قیادت کیلئے علم کی ضرورت نہیں ہے چنانچہ تاریخ میں آیا ہے خلفاء بنی امیہ بنی عباس میں کوئی شخص علوم میں متبحر تھا ذکر تک نہیں آیا ہے جیسے مروان حمار بالخصوص معتصم عباسی جو کہ انتہائی جاھل تھا وہ لوگوں کا امیر المؤمنین بنا تھا اسی برصغیر میں سلطان ٹیپو اکبر بادشاہ جاھل تھے اسی ایران میں شاہ عباس صفوی نے بھی لمبی حکومت کی وہ بھی جاھل تھے لھذا شرط علمیت جو ہے صرف فساد پھلانے متنازعات قائم کرنے بحث ومناظرات کا میدان کھولنے کے لئے یہ شرائط لگائی ہے۔

کافی میں علی ابن ابی حمزہ

بنی آدم سے عہد و میثاق لیتے وقت یہ نام علی کے لئے ہوا تھا۔علی ابن ابی حمزہ نے ابوبصیر سے پوچھا۔انہوں نے امام جعفر صادق سے پوچھا مولا نبی کریم کتنی دفعہ معراج پر گئے ہیں تو فرمایا دو دفعہ گئے ہیں۔ایک جگہ جبرائیل نے نبی کریم سے کہا رُک جاؤ وہ رُکے ندا آئی یا محمد! آپ ایک ایسے مقام پر کھڑے ہیں یہاں کوئی ملک بھی نہیں پہنچے ہیں اور نبی مرسل بھی یہاں نہیں پہنچے ہیں پھر کہا رُک جاؤ یا محمدؐ! پھر اللہ نے محمدؐ سے خطاب کیا یا محمدؐ! فرمایا لبیک ربی۔اللہ نے محمد سے پوچھا آپ کے بعد امت میں کس کو چھوڑ دیں گے پیغمبرؐ نے فرمایا اللہ جانیں مجھے کیا پتہ تو اللہ نے فرمایا علی ابن ابی طالب امیر المومنین ہوں گے۔سید المسلمین ہوں گے۔پیغمبر نے فرمایا کہ مجھے وحی ہوئی علی کے بارے میں،علی امیر المومنین کے بارے میں،سید المسلمین کے بارے میں۔

علی ای الحال اللہ کی طرف سے علی کو امیر المومنین کہا آپ کی کروٹیں اپنے مدعات سے پیچھے ہٹنے سے واضح ہوتا ہے اگر دنیا میں علی کو کوئی دشمن ہے تو شیعہ ہی ہونگے،آپ اسلام،قرآن،حضرت محمدؐ حتیٰ خود اللہ سے کھل کر دشمنی رکھتے ہیں تو علی سے دوستی ممکن نہیں کیونکہ آپ کے فضائل علی سے معلوم ہوتا ہے اللہ اور محمد دونوں علی سے محبت رکھتے ہیں اگر حضرت محمد کو دھوکا ہو گیا کہ فلاں آپ سے محبت کرتے ہیں اس لئے آپ نے ان سے محبت کیا لیکن اللہ کو تو دھوکہ نہیں ہوتے، یہ تو معلوم ہوا

ہے علی اللہ اور محمد اور اسلام سے محبت رکھتے تھے یہ دونوں آپ کے دشمن ہیں علی آپ کے دشمن سے محبت نہیں رکھتے۔ اگر اس وقت یہ کلمہ مستعمل ہوتا تو مسلمان استعمال کرتے جب خلافت عمر کو ملی تو عمر اس وقت اپنے آپ کو کس نام سے پکاریں۔ اگر خلیفہ رسول اللہ کہیں تو صحیح نہیں ہوں گے اگر خلیفہ ابو بکر کہیں تو لمبا ہو جائے گا۔

ایک اعرابی آ کر السلام علیکم یا امیر المومنین تو عمر حیران ہو گئے کہ تمہیں یہ کس نے کہا: تو اس نے جواب میں کہا: آپ ہمارے امیر ہیں یا نہیں؟ تو کہا: ہاں ہوں۔ تو اس نے پوچھا کیا ہم مومن ہے یا نہیں؟ تو عمر نے کہا: ہاں۔

تو اس نے کہا تو اشکال کس میں امیر المومنین لقب ہوا اس وقت سے تا آخر خلیفہ عباسی تک یہ کلمہ استعمال ہوتا رہا ہے آپ کے اسلاف نے کہیں احتجاج نہیں کیا کہ یہ لقب مخصوص علی ہے تم لوگ کیوں استعمال کرتے ہو۔ اب عرصے سے جو امام کہتے آئے ہو یہ وحی اس صدی میں خود کاظم زادہ یا رے شہری پر ہوئی ہوگی۔ تو امیر المومنین کا یہ لقب ہے تو اس میں کوئی اونچی بات نہیں ہے امیر رئیس کو کہتے ہیں مومنین کا رئیس۔

امیر ''میر'' سے بنا ہے اور میر کھانے دینے والے کو کہتے ہیں۔ تو اس وقت تک کہتے ہیں نہ ان سے پہلے کسی کو کہا ہے نہ ان کے بعد کسی کے لیے جائز ہیں۔ دونوں میں راشدین سے بغض و کینہ حسد انتقام از فتوحات مرتدین صلیبین و فارس لے رہے ہیں۔

الحب معجم فلسفی صلیبا ج ا ص ۴۳۹

الحب نقيض البغض وهو الماويه اوالروصه وهو مترنب الوداد والمحبة والميل الحا الى الشئى على تحليل كامل فى الشئى والفرض منه ارضاء الحافات او النافع بعض الى انجاب كمحبهه العاشق المعشوقه والوالده وصديق بصدق واظهر اشكاله الحب .درجات مختلفه المتنوعة الموافقه ۲ والمونسة ۳مودت هواى ثم شغف ثم وله ثم الشعق.

تاریخ ادیان میں امامت نامی کوئی منصب ادیان وضعی نہ بشری نہ سماوی میں ملتے ہیں۔

فضائل امیرالمومنین:

موسوعه امام على ج۱۰ ص ۱۰۱ علمنى رسول الله الف باب فتح لى من كل باب الف باب.

۲ .علمنى رسول الله الف حرف امام على علمى رسول الله الف حرف فتح من حرف الف حرف .

۵ .ان كل آية از الله تعالى املانى رسول الله فاتا اكنها.

۶ .باب علم النبى باب حكمه النبى خازن علم النسى عيبه علم النبى

فضائل امیر المومنین میں جو کچھ لکھا ہے ان میں تجزیہ تحلیل کرنے تقسیم بندی کرنے کی ضرورت ہے بعض فضائل نا قابل تحلیل ہیں، پھر بھی نہیں کھلتے۔ جیسے سابق حدیث ''علمنی رسول الله الف حرف یا الف کلمه فتح لی من کل کلمه الف حرف'' یا پہلے مرحلے میں حروف کا کوئی معنی ہی نہیں ہوتا ہے دوسرا ہر حرف یا کلمہ سے الف حرف یا کلمہ کھل گئے اس کا فارمولا کیا ہے؟

فضائل امیر المومنین جو کتب فضائل میں درج ہیں وہ چندین موضوعات پر مشتمل ہے ان موضوعات سے واضح وروشن ہوتا ہے مثل تشویق اجتہاد جس کے اغلاط فاحشہ کیلئے بھی اجر ہے، ایسا نظر آتا ہے فضائل علی کیلئے عوامی نیلامی اچھالی ہے گویا کتاب موسوعہ امام علی ری شہری ج ۸ ص ۵۷ عن رسول الله قال ذرية کل من فی صلبه فی صلبه و ذریتی فی صلبه علی ذریتی جعل ذرية کل نبی فی صلبی، ذریتی فی صلبک یاعلی .

۲۔انا وعلی من نور واحد یا علی خلقت انا وانت من نور واحد ، موسوعۃ ج ۸ ص ۶۴۔ اسی کو تناسخ کہتے ہیں کیونکہ نور افضل ہے افضل مفعول میں انتقال تناسخ ہے۔

۲۔انا وعلی من شجرة واحد۔

۳۔لحمه لحمی ودمه ودمی۔اس کی توضیح وتشریح کیا ہے؟

۴۔علی منی کمنزلتی راسی من بدنی۔اس میں علی کو رسول اللہ پر برتری

دی ہے۔

۵۔**ھو منی انا منه**۔اسی طرح ''**حسین منی و انا من الحسین** ''نا قابل تحلیل ہے۔

فضائل امیر المومنین:

فضائل امیر المومنین گو یان ونویستگان ونوشتگان تمام کے تمام یمین ویسارگان بالخصوص شعر سرودگان پہلے مرحلے میں ضد اسلام ضد قرآن ضد محمد ضد یاران وفدایان شیدایان وعزیزان خاص الخاص حضرت علی ہے گر چہ بظاہر دوست نمائی کیوں نہ کرتے ہوں جس کو قرائن شواھد حد واحصاء سے زیادہ یہ گروہ نام اسلام لینے سے گریز کرتے ہیں۔

۳ کہتے ہیں اسلام مشترک بین فرق و مذاہب ہے۔

۲۔دوسرا نشان خود حضرت محمد تھے لمحات وتمام وقائع حوداث میں جہاں جہاں موقع ملے موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے نبی کریم اقتدار کو خاندان بنی ہاشم میں گاڑنے کیلئے سر توڑ کوشش کرتے رہے تادم آخر حیات تک اقتدار خاندان سے باہر جانے سے روکنے کے راستے حیلہ تلاش کرنا نہیں چھوڑا۔پھر بھی ناکام ونامراد دنیا سے گئے۔

۳۔حضرت محمد ابتداء دعوت سے آخری لمحات تک چندافراد کے ہاتھوں بے بس یرغمال بنے ہوئے تھے۔

۴۔اصل نبوت اللہ نے علی کیلئے بھیجا تھا جبرائیل کواشتباہ ہوکےعلی کی بجائے محمدؐ کو دیئے تھےاس فرقے کوعلبائیہ کہتے ہیں،بغداد وکرخ میں یہی فرقہ مسلط تھے۔نبی کریم سے استناد کرکے حدیث گاڑا ہے یاعلی چند خصوصیات امتیازات جوآپ میں ہیں وہ مجھ میں نہیں ہیں۔

۶۔دین اسلام کے ایمانیات عملیات کا مصادر قرآن کریم اوراسوۃ طیبہ محمدان دونوں کو پیچھے چھوڑنے کیلئے اقول افعال اہلبیت اورصحابہ کو بنایا۔

۷۔نبی کریم کی دعوت کو پھیلانے میں ابوبکرعمر بن خطاب طلحہ زبیر بن عوام محذوف نہیں کرسکتے ہیں ان تینوں کیلئے لعن نامہ بنایا ہے اٹھا بیٹھتا لعن سب وشتم طاغوت کہتے ہیں۔

[موسوعۃ ج۸ ۱۱۲۳] **النظر الیٰ وجہ علی عبادۃ**۔کسی مخلوق کا ذکر یااس کو دیکھنا عبادت نہیں۔عبادت مخصوص ذات اللہ خالق ورازق ہے **لا یعبد الا اللہ**۔

[موسوعۃ ج۸ ص۸۷] **ھو منی انا منہ**

[موسوعۃ ج۱۱ص۱۹۰] محبت علی فریضۃ۔محبت متعلق اوامرونواہی قرارنہیں پاتے ہیں جن سے اللہ نے محبت کرنے سے منع کیا ہے محبت کرتے ہیں،جن سے کرنے کا کہا ہے نہیں کرتے۔اللہ نے مال واولاد وزوجات کے بارے میں کہا ہے کہ یہ تمھارے دشمن ہیں اس کے باوجود ان سے محبت کرتے ہیں قرآن کریم میں اللہ سے محبت کروکا حکم نہیں آیا ہے رسول اللہ سے محبت کرنے حتیٰ خود اللہ سے محبت

کرنے کا حکم نہیں۔

فضائل علوم علی

یہاں تین نکات پائے جاتے ہیں

۱۔فضائل ۲۔علوم ۳۔علی

پہلے مرحلے میں کلمۃ فضائل جمع فضل جس کے معنی زیادہ کے ہیں زیادہ کبھی حسن زینت کمال ہوتا ہے کبھی نقص وعیب برا گردانا جاتا ہے لہذا اس کا تعین ہر دور میں ایک نہیں ہوتا ہے۔

دوسرا کلمہ علم ہے علم با فضیلت علم مفضول علم مذموم علم ممنوع نقص گردانے جاتے ہیں جیسے علم سرقت، علم دھوکہ دہی، علم ڈاکہ زنی، علم استعمار گری، علم خورد برد، علم اغواء گری، علم دروغ سازی، علم کہانی سازی، علم قیافہ، علم بے سود و بے فائدہ، علم آف شور، علم وکی لیکس، علم رباخوری، علم شراب سازی، علم جوا، علوم دنیا کی کوئی فضیلت نہیں۔ کوئی انسان عاقل متاع دنیا سونا چاندی ہیرے جواہرات کی کوئی خاطر تواضع یا سلام نہیں کرتے ہیں۔

تیسرا علی ہے جو فضائل علم کا حامل ہے علی مسند الیہ ایک دفعہ خالق کائنات معبود حقیقی نے علی کو دیکھا، علی کا نام لینا عبادت، علی شریک نبوت محمدؐ، علی مخلوق، علی نور، مظلوم علی، مقتول علی، عنقاء علی، مجہول علی، موہوم علی، وہمی خیالی فسطائی ہوتا ہے اس کا وجود خارجی نہیں رکھتا ہے یا نہیں ملتا ہے وجود مشخص نہیں ہے فرضی وہمی فسطائی

ہے گمراہی کیلئے گمراہ سازی کیلئے متضاد و متناقض گروہیں ایک دوسرے کے ضد و نقیض کبھی ہم سب ایک ہیں دو نہیں ۔کبھی انسان عادی گردانا جاتا ہے زمان و مکاں محدود بتاتے ہیں کبھی غیر محدود۔خلقت کائنات سے پہلے آسمان وزمین آدم کواس نے خلق کیا ابرہیم موسیٰ عیسیٰ کے ساتھ تھے۔

آیئے دیکھتے ہیں ریشہری، کاظم زادہ، میلانی، جعفر سبحانی ،ملحدین ومنافقین جن کے نام ان کتابوں میں آئے ہیں اللہ ہے یا وہمی خیالی تصوراتی افسانہ کیلئے استعار لیا ہے دیکھتے ہیں یہ شخص وجود حقیقی خارجی رکھتا ہے یا نہیں۔

علم کتنے ہیں

کتاب مصطلحات مفتاح سعادہ ومفتاح سیادۃ تالیف احمد مصطفیٰ الشہیر ۳۵۵۔ علم کلام کی بحث علم کلام کتاب مفتاح سعادۃ ص ۲۰۷۔ تعریف فضیلیت معجم فلسفی ج ۲ص ۱۴۸

الکلام معجم حلبیا ج ۲ص ۸۳۴، ۲۳۴۰

فضل السان الفضل والفضیلۃ ضد النقص

فضل فضیلۃ اللسان لسان العرب ج ۲ص ۳۲۳ النقیصہ

فضائل امیرالمومنین

۱۔علوم غیر محدود رکھتے تھے غیب جانتے تھے علم کل کائنات جانتے تھے

۲۔عبادت میں منفرد تھے نماز روزہ دن میں ہزار رکعت پڑھتے تھے

۳۔شجاعت دلیر جنگجو تھے

۴۔سخی تھے

ولادت علی فی جوف الکعبۃ

یہاں چند نکات کی وضاحت کرنے کی ضرورت ہے

۱۔کوئی انسان جہاں کہیں پیدا ہو جائے ممکن ہے لیکن اس میں کوئی مضائقہ نہ مذمت استبعاد درست نہیں۔خواتین کے وضع حمل ان کے اختیار میں نہیں کہ وہ خود جگہ انتخاب کرے اگر دردِزہ آجائے اگر دروازہ کھلا ہے تو دروازے سے جائے گی اگر بند ہے تو کھٹکھٹا کے اجازت لے کر جائے گی، داخل ہو جائے چاہے کسی کیلئے کھلا ہو۔کعبۃ اللہ کی یہ عمارت مشرکین قریش کی بنائی عمارت ہے، ۳۵ سال عام الفیل سے پہلے کعبۃ اللہ کے دو دروازے تھے، ایک حجر اسود سے ملے ہوئے تھے اور دوسرا رکن یمانی سے ملے ہوئے تھے، یہ دونوں دروازے کھلے ہوتے تھے۔مرحوم آغائے باقر الصدر نے اپنے مناسک حج میں لکھا ہے ''ہم نے مناسک حج میں نا قابل عمل مسائل کو حذف کیا ہے چونکہ اب اس پر عمل ممکن نہیں، احکام طواف میں سابق علماء نے لکھا ہے اگر طواف ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکلیں تو یہ طواف باطل ہے کیونکہ یہ کعبہ کا طواف نہیں ہوگا اب تو صرف ایک دروازہ ہے وہ بھی بند رہتا ہے۔کعبہ میں پیدا ہونا ممدوح نہ مذموم ہے، یہاں پیدا ہونے والوں نے افتخار کیا ہے نہ لوگوں نے اس کی مذمت کی ہے یہاں سے اندازہ ہوتا ہے

فضائل امیر المومنین علی لکھنے والے حسن نیت بہ امیر الومنین نہیں رکھتے تھے بلکہ ان کے عزائم بد نیتی پر مبنی تھے۔

۱۔قرآن کریم فرمودات رسول اللہ اس بارے میں نفی واثبات میں کوئی بات نہیں آئی ہے۔فضائل علی سازان نے رسول اللہ کو اس امتیاز سے محروم کر کے اس فضیلت میں علی کو یکتا دکھانے کیلئے کیا ہے، دین سے وابستگی میں حضرت محمدؐ کے بعد ذات والا علی تھے جہاں اقطاب خواتین کی ولادت سے کعبہ کی اہانت جسارت ہوتی ہے۔باطنیہ نے نبی کریم سے علی کو برتری ہونے کے مواقع نبی کی زبان سے نقل کیا ہے لیکن اس میں علی کے کعبہ میں ولادت کا ذکر نہیں کیا۔

۲۔اگر کعبہ میں پیدا ہوئے تو شیعہ کعبہ سے کراہت کیوں کرتے ہیں۔

۳۔فاطمہ بنت اسد نے یہاں پیدا کرنے کی خواہش کیوں کی ہے۔

۴۔اس وقت کوئی بھی موحد نہیں تھے حتیٰ بنی ہاشم عبد المطلب کی تمام اولاد مشرک تھے خود فاطمہ کے والد اسد اور شوہر ابو طالب بھی مشرک تھے۔عبد المطلب کی اے اولادوں کو بتوں سے انتساب دیا ہے۔ان کی دروغ پھٹ گئی، فاطمہ بنت اسد نے اپنے نومولود کیلئے اپنے باپ کا نام رکھا تھا جو کہ ابو طالب کو پسند نہیں آیا تو ابو طالب نے ان کا نام علی رکھا ہے، کہتے ہیں بعد میں اسد کا ترجمہ یا مترادف حیدر ہے چنانچہ حضرت علی نے جنگ خندق میں ایک شعر میں کہا میرا نام میری ماں نے حیدر رکھا ہے۔

اقطاب باطنیہ نے حضرت علی کیلئے مناصب کثیرہ متعددہ، متفرقہ، متنافرہ ،متضادہ، متناقضہ، متعادمہ سب غث وسمین قیمتی بے ارزش، نا قابل جمع، دنیا بھر میں چلتے عام مناصب کا دعویٰ کیا ہے۔ ہمارے بلتستان میں مسیحی مشنری کے مترجم جس کا کوئی دین وایمان نہیں تھا اس کی دو کتابیں حملۃ حیدری کے نام سے ایران و ہندوستان میں چلتی ہیں ایک کا نام حملۃ حیدری بمان علی مجوسی نے تیس ہزار مصرع انشاء کئے تھے، اس سے انہوں نے فضائل امیرالمومنین بنائے تھے تمام کفریات شرکیات خلاف قرآن حضرت محمد دین وایمان کی اہانت وجسارت کی ہے۔

۲۔ ہر نبی کا ایک وزیر ہوتا ہے جیسے حضرت موسیٰ کا وزیر حضرت ہارون تھا حضرت محمد کا وزیر علی ابن ابی طالب ہے۔

۳۔ اللہ کے بندوں کا ولی اللہ اور رسول ہے اس کے جو مومنین اقامہ صلاۃ ایتاز کوٰۃ کرتا درحالینکہ وہ رکوع میں ہوتا ہے۔

کتاب موسوعۃ امام علی ری شہری ج ۲ ص ۱۹۷ ﴿إِنَّما وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذينَ آمَنُوا الَّذينَ يُقيمُونَ الصَّلاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكاةَ وَ هُمْ راكِعُونَ﴾ [مائدہ ۵۵] سے استناد کر کے کہا ہے مومنین کیلئے اللہ اور رسول کے بعد وہ مومنین ہے جو نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں حالت رکوع میں ہے اس سے مراد عام مومنین نہیں بلکہ علی ابن ابی طالب ہیں علی مراد ہونے کی دلیل حالت رکوع میں زکوۃ دینا ہے۔ علی مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اس وقت ایک فقیر نے نمازیوں

سے صدقہ مانگا تو حضرت علی نے حالت رکوع میں اپنی انگشتر دی اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی ہے۔حضرت کے امامت پر استدال والی تمام آیات ایسی ہیں اگر ولایت ریاست زعامت حالت رکوع میں انگشتری دینے سے ہوتا تھا تو علی سے زیادہ صاحب دولت وثروت نہیں تھے تو دیگران کیوں نہ کریں۔کیا کوئی بتا سکیں گے یہ انگوٹھی کتنی قیمت کی تھی ایک فرد کی زکوۃ بن جائیں کیا رکوع میں زکوۃ دینا کوئی خصوصی فضیلت رکھتے ہیں؟

إِنَّما وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذينَ آمَنُوا الَّذينَ يُقيمُونَ الصَّلاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكاةَ وَ هُمْ راكِعُونَ (۵۵)

وَ مَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ الَّذينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغالِبُونَ (۵٦)

يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا الَّذينَ اتَّخَذُوا دينَكُمْ هُزُواً وَ لَعِباً مِنَ الَّذينَ أُوتُوا الْكِتابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ أَوْلِياءَ وَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنينَ ﴾[مائدہ۵۴۔۵۵۔۵٦۔۵۷] میں یہود اسلام قبول کر کے شام کو مرتد ہوتے تھے۔تو مسلمان پریشان مایوس ہوتے تھے۔

۵۔علم المنایا والبلایا کون کب مرتا ہے کون کس مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے علم انساب ہر انسان کے سلسلہ نسب کیا۔

۶۔علم ما کان و ما یکون گذشتہ زمانے میں کیا تھے اور آئندہ کیا ہوگا۔

۷۔جب آیت کل شئی احصیناہ فی امام مبین ابوبکر نے پوچھا یہ کتاب تورۃ ہے فرمایا نہیں، انجیل ہے نہیں۔قرآن ہے نہیں ہے تو کون ہے اس وقت حضرت علی تشریف لائے فرمایا ھذا الامام مبین ﴿إِنَّا نَحۡنُ نُحۡيِ الۡمَوۡتى وَ نَكۡتُبُ ما قَدَّمُوا وَ آثارَهُمۡ وَ كُلَّ شَيۡءٍ أَحۡصَيۡناهُ في‏ إِمامٍ مُبينٍ ﴾[یسن۱۲]

دین مقدس اسلام پر لگنے والے میزائل

دین اسلام کے مصدر قرآن کریم وعظیم تھے اس کے لانے والے محمد رحمۃ للعالمین ہیں، اس دین کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے سے معذور بنانے والے حزبات قاسیۃ ظالم باطنیہ ہے جس نے جو فضائل قرآن کریم میں آیا ہے نبی کریم اپنے اسوہ معطرہ سے اس کی آبیاری کی ہے۔باطنیہ عدو لعین و لحیم نے فضائل اسلام و قرآن کو دفنا کر اباطیل اور رذائل کو ان کے اوپر چڑھایا ہے اس کے خلاف حکم قرآن مبین اسلام گردانا ہے۔قرآن کریم میں سورہ شعراء کی آخری آیات تمام خصوصیات نشانات گمراہی وضلالت شعر انشاء شعر گویوں کی سختی سے مذمت کی ہے سورہ یسین ۶۹ میں قرآن اور محمدؐ سے اشعار کا انتساب ناروا گردانا ہے لیکن باطنیہ کے ریزہ خوران دوبارہ احیاء شعر کیلئے اکڑ اور بے قرار ہیں۔نبی کریم وعظیم، امیر المومنین اور امام حسین کے ناموں سے دوبارہ احیاء جالیت اولیٰ کی دعوت دی ہے۔

﴿وَ ما هُوَ بِقَوۡلِ شاعِرٍ قَليلاً ما تُؤۡمِنُونَ﴾[حاقہ ۴۱]

﴿أَمْ يَقُولُونَ شاعِرٌ نَتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ﴾[طور۳۰]
﴿وَ يَقُولُونَ أَ إِنَّا لَتارِكُوا آلِهَتِنا لِشاعِرٍ مَجْنُون﴾[صافات۳٦]
﴿وَ الشُّعَراءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغاوُون﴾[شعراء۲۲۴]
﴿وَ ما عَلَّمْناهُ الشِّعْرَ وَ ما يَنْبَغي لَهُ إِنْ هُوَ إِلاَّ ذِكْرٌ وَ قُرْآنٌ مُبينٌ﴾[یسن٦۹]
﴿بَلْ قالُوا أَضْغاثُ أَحْلامٍ بَلِ افْتَراهُ بَلْ هُوَ شاعِرٌ فَلْيَأْتِنا بِآيَةٍ كَما أُرْسِلَ الْأَوَّلُون﴾[انبیاء۵]

کے باوجود تمام تر کاوش سے امیر المومنین سے منسوب کیا ہے موسوعہ امام علی ج ۱۰ ص ۲۸٦ پر ری شہری نے لکھا ہے امیر المومنین ابوبکر عمر بن الخطاب شعر انشاء کرتے تھے لیکن علی اشعر تھے علی امیر المومنین رمضان میں افطار دیتے تھے افطار کے بعد حاضرین سے اشعار سنتے تھے بعد میں حضرت خطاب کرتے تھے۔لہٰذا شعراء کی مذمت میں جو آیات محکمات آئے ہیں علی بھی شامل ہیں ''نعوذ بالله من شرور انفسنا''

حضرت امیر المومنین کی عبادت کے بارے میں کتب مربوط میں لکھتے ہیں کہ آپ کثیر العبادہ تھے موسوعہ امام علی ری شہری ج ۹ ص ۲۰۳ پر لکھتے ہیں آپ دن میں ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اسی طرح رمضان شوال دونوں میں روزہ رکھتے تھے ویسے قرآن کریم میں جو نماز روزہ رکھنے کا حکم آیا ہے اس کے علاوہ مستحبات نفلیات

ثقلین نماز ھای واجب مثل خسوف کسوف آئے ہیں ان کی اسناد میں بعض حدیث قدسی غیر مقدس کا حوالہ دیتے ہیں بعض محققین علم حدیث نے ان کی اسناد کو مخدوش مشکوک قرار دیا ہے آغائے علی مشکینی نے اپنی کتاب مصطلحات میں تسامح اسناد سنن بتایا کسی حدیث پر عمل کر کے کوئی عمل بجالائیں تو ثواب ملے گا اس کی کیا منطق ہوگی عبادت کی سند خود معبود کی طرف ہونا ضروری ہوگا ورنہ بدعت اور مستحب میں کیا فرق ہوتا ہے۔

آپ امیر المومنین کیلئے کلمہ امام لکھتے ہیں اصحاب وجود نظائر نے کلمہ امام کیلئے چند مصادیق لکھے ہیں ان میں سے ایک پیشوا کو کہتے ہیں چنانچہ اس معنی میں زیادہ استعمال ہوا ہے پیشواء چاہے ظالم ہو جیسا کہ ﴿أَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ﴾ [اسراء:۱۷، فرقان:۷۴] پیشوا متقین انبیاء بنی اسرائیل کیلئے آیا ہے امام ایک منصب بالاتر از نبوت تاریخ بشریت میں نہیں ملتا ہے امام یعنی ریاست دین و دنیا علماء قرامطہ مجرمین و وزیر ہلاکو نصیر الدین طوسی حتی امیر المومنین بھی ایک دن کیلئے امام منصوص من اللہ نہیں بنے ہیں۔

الصعود علی منکبی النبی لکسر الاصنام موسوعہ امام علی ج ا ص ۱۵۱ ری شہری لکھتے ہیں نبی کریم اور حضرت علی ہجرت سے پہلے ایک دن گرمی میں دوپہر کو دونوں باہر نکلے اور کعبہ میں داخل ہوئے اور علی نبی کریم کے بازو پر سوار ہو کر بتوں کو توڑا یہاں یہ کہانی اس لیے گھڑی ہے نبی کریم کے مقام و منزلت کو گرا کر علی کو نبی پر برتری دیں

کیونکہ باطنیہ کو نبی کریم کی کل خلائق پر برتری گوارا نہیں جیسے نبی کریم نے اللہ کی درگاہ میں علی کو وسیلہ بنایا قصہ کہانیاں گھڑا بتوں کو جو علی نے توڑے پر خوش نہیں کیونکہ وہ بت اور بت خانہ بنانے میں افتخار امتیاز حاصل کرنے پر پُر اسرار ہیں۔

غلات فرقہ باطل مردود ملعون ہونے پر خود شیعہ اور ان کے مخالفین دونوں کا اتفاق ہے شیعہ کہتے ہیں وہ ہم سے نہیں۔ یا دونوں باطنیہ سے ملتے ہیں جو معاشرہ کوئی نیا دعوی کرے تو اس کو چاہیے اپنے دعویٰ کو دلائل و براھین قاطعہ سے ثابت کریں موسیٰ بن عمران دعویٰ نبوت کیا عصاء ید بیضاء سے دعویٰ نبوت کیا عیسیٰ بن مریم دعویٰ نبوت کیا تو اللہ نے انہیں ثبوت کیلئے کتاب عطاء کی۔ شیعوں نے بھی دعویٰ ولایت علی کیا۔ علی کے دوست دار ہیں انہیں دو چیز ثابت کرنا پڑے گی ایک یہ ہے کہ محبت ایک بافضیلت چیز ہے دوسرا علی سے دوستی دوست ہونے اور وجہ دوستی ثابت کرنا ہوگی دوست ہونے کا جو تقاضا ہے وہ بھی ثابت کریں دوست بہت بڑا مقام ہے تاریخ دوستان علی دیکھنا ہوگی وہ کتنے اچھے لوگ تھے تقاضے پورا کر رہے ہیں اس کیلئے ہمیں تاریخ تاسیس شیعہ اور موسس شیعہ پڑھنا پڑیگا اور علی سے دوستی کا تقاضا بھی پورا کرتے ہیں۔

پیغمبرؐ اکرم نے فرمایا کہ ”میں علم کا شہر ہوں“ شہر کی تحلیل کریں شہر کس کو کہتے ہیں شہر لفظ جہاں آبادی زیادہ ہو وہاں سب کچھ ہوتا ہے، قیمتی اشیاء، کچرا، اس میں

الٹی سیدھی جھوٹ چوری سیکھانے ڈاکہ سیکھانے کا ہلی کرنا یہ سب ایک ہنر ہے ہر شخص کے پاس تو شہر کی مجموعی طور پر کوئی قابل قدر تعریف نہیں ہے ارزش نہیں اس میں ہر قسم کے علم ہوتے ہیں۔

دوسری بات کہ اس کا باب ہے باب کا کوئی احترام نہیں ہوتا بس وہ کھلتا ہے بند ہوتا ہے۔ جب شہر کے دروازے پر پہنچتے ہیں تو کوئی اس کو چومتا نہیں ہے دروازے سے نکلنے کے وقت بھی کوئی نہیں چومتا ہے مزید اس کی کوئی قیمت نہیں ہے ۔کہیں بھی یہ نہیں آیا ہے کہ کسی نے پیغمبرؐ کے پاس جانے کیلئے علی سے اجازت لی ہو اور بغیر اجازت علی پیغمبرؐ سے بات نہیں کر سکتے ہو ایسی کوئی بات نہیں ہے تو یہ بھی اوٹ پٹنگ کی بات ہے لہٰذا ایک حصہ آپ کے پاس امیرالمومنین کے فضائل ہیں جس کا کوئی معنی مفہوم معقول قابل تعریف نہیں بنتا ہے۔

علی کے فضائل میں سے ایک فضیلت یہ ہے مجھ سے سوال کرو میں آسمان و زمین سب کو جانتا ہوں آسمان میں کیا چل رہا ہے زمین میں کیا چل رہا ہے میں جانتا ہوں بلکہ میں آسمانی راستوں کو زمین سے زیادہ بہتر طریقے سے جانتا ہوں تو یہاں اس پر تین چار سوال آتے ہیں۔

۱۔ دنیا میں آدم سے لے کر اولوالعزم پیغمبر سے لے کر خاتم النبیین تک کسی نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا ہے اگر دعوی کیا ہے تو بے جا ہے بیوقوفانہ دعویٰ ہوگا اللہ نے قرآن میں پیغمبر سے خطاب میں فرمایا ہے﴿ما کُنتَ تَدرِی مَا الکِتابُ﴾

آپ نہیں جانتے تھے آپ وہ بھی نہیں جانتے تھے تو قرآن میں پیغمبر سے علم غیب نفی کیا ہے یعنی جب تک کوئی ضروری امت اسلامی کی ہدایت ورہبری کرنا ہو تو ایسا فارمولا پیغمبر کو نہیں دیا ہے کہ اس فارمولے کے تحت پیغمبرؐ ہر چیز کو جانیں تو جب پیغمبرؐ نہیں جانتے ہیں تو علی کو کہاں سے آئے گا علم کا مصدر چاہیے یا کسی اور کے پاس شاگردی کریں یا پیغمبرؐ کے پاس شاگردی کریں یا وحی ہو جائے یا کتاب پڑھیں تو لہٰذا یہ جملہ کہ مجھ سے سوال کرو یہ بات عقل وشریعت دونوں حوالے سے صحیح نہیں ہے۔

۲۔ علی آسمان پر نہیں گئے تھے بالفرض اگر گئے بھی ہیں تو جیسے کوئی شخص دعویٰ کرے کہ مجھ سے پاکستان کے بارے میں پوچھو میں گلی گلی جانتا ہوں پاکستان کی گلی گلی جاننے والا نہیں ہوسکتا ہے لیکن اس کا مقصد اقطاب باطنیہ کے ایک جھوٹ کیلئے سند لینا کہ علی معراج پر گئے تھے۔ کراچی جانتا ہو اسلام آباد جانتا ہو گلی گلی کا راستہ جاننا دنیا میں امکان نہیں ہے علی آسمان پر گئے نہیں ہیں تو علی سے کیسے جانیں اگر گئے بھی ہیں تب بھی کس کے ساتھ نہیں جان پائیں گے۔

۳۔ یہ دعویٰ بذات خود تکبر غرور ہے جس سے علی پاک ہے حضرت موسیٰ سے کسی نے خطاب کے دوران پوچھا کہ آپ سے زیادہ کوئی عالم اس دنیا میں ہے تو کہا کہ نہیں ہے تو اللہ ناراض ہو گیا کہ ایسا کیوں کہا، آپ کو کیا پتہ کہ دنیا میں کیا ہے کیا نہیں ہے کتنے عالم ہوتے ہیں یہ دعوی کیوں کیا فلاں جگہ پر جاؤ ہمارا کوئی بندہ ہے

اس سے کچھ سیکھ کر آ جاؤ موسیٰ گئے وہاں ان سے کہا مجھے کچھ وقت آپ کی شاگردی میں گزارنے ہیں تو عبد صالح نے کہا کہ آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتے ہیں تین چار جگہ ایسے آیا کہ تینوں دفعہ موسیٰ ناکام ہو گئے پہلے کشتی میں سوراخ کیے تو موسیٰ بے ساختہ ان کو کہا کہ ایسا کیوں کیا بے چارے مسلمان بندہ خدا کو نقصان پہنچایا تو عبد صالح نے کہا کہ میں نے پہلے سے کہا کہ آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتے ہیں موسیٰ نے کہا اچھا اس بار غلطی ہو گئی آئندہ محتاط رہوں گا پھر آگے جا کر ایک جوان کو مار دیا پھر اس سے بھی زیادہ غصہ آیا موسیٰ کو پوچھا کہ یہ کیا جرم کیا ہے ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّما قَتَلَ النَّاسَ جَميعاً﴾ ایک آدمی کو مارنا سب آدمیوں کو مارنے کے برابر ہے عبد صالح نے کہا کہ آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتے ہیں چلے جاؤ پھر موسیٰ نے کہا نہیں آئندہ میں محتاط رہوں گا سوال نہیں کرونگا پھر آگے کسی گھر کے پاس پہنچے محلے وغیرہ میں کسی نے کھانا نہیں دیا عبد صالح نے گھر کی دیوار کو گرا کر نئے سرے سے دیوار تعمیر کی تو پھر موسیٰ کو غصہ آیا تو عبد صالح نے کہا کہ آپ نے وعدہ کیا تھا سوال نہیں کرونگا اعتراض نہیں کرونگا موسیٰ نے کہا مجھے وعدہ بھول گیا اب مزید آئندہ محتاط رہوں گا پھر ایک جگہ اور سوال کیا تو عبد صالح نے کہا ﴿هذا فِراقُ بَيْنِي وَ بَيْنِكَ﴾ یہ آپ اور میری جدائی ہے معاہدہ ختم ہو گیا

تو موسیٰ اولوالعزم پیغمبر کو ایک عبد صالح مجہول کے فعل کا جواب معلوم نہیں تھا تو علی کو

کیسے آئے گا علی نے کہاں سے ایسی باتیں سیکھی تھیں۔ اس عدو ودولدود کی منطق ہوگی اگر کبھی اس کی تعریف کی تو میں اس میں شامل ہونگا اگر کسی نے مذمت کی تو شرمندگی علی کو ہوگی۔

۴۔ کہتے ہیں حضرت علی دن میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے تو ایک ہزار رکعت میں فی رکعت اگر ایک منٹ میں ادا کریں گے تو یہ تقریباً سولہ گھنٹے بنتے ہیں سولہ گھنٹے اگر انسان عبادت کرے تو باقی زندگی کیسے گزرے گی خاص کر وہ شخص جس کی اجتماعی دینی اور دوسری ذمہ داریاں ہوں تو عبادت کا وقت زیادہ ہے یعنی عمل زیادہ ہے اور وقت کم ہے

۵۔ یہ ہزار رکعت کہاں سے نکالی ہیں نماز اللہ نے جو واجب کی ہے وہ سترہ رکعت ہیں تو آپ نے یہ جو ہزار رکعت نکالی ہے یہ کس قسم کی نماز ہے کہیں گے مستحب نماز ہے عبادت دو تین قسم کی بنتی ہے ایک عبادت اللہ کی واجب کردہ ہے دوسری عبادت بدعت ہے تیسری عبادت جائز ہے جائز کیلئے بھی سند چاہیے عبادت بغیر حکم اللہ انجام نہیں دے سکتے ہیں یہ گناہ ہے تو دین میں اس قسم کی مستحب نمازیں ہی نہیں سوائے نماز تہجد کے۔ گویا امیر المومنین کے دشمنوں نے علی کو افسانہ بنانے کیلئے ایک اعلان عمومی اجتماع میں کیا ہے کہ جس کسی کے منہ سے فضیلت علی کے نام سے جو آئے بولو ہم جائزہ دیں گے انعام دیں گے اس قسم کے اعلانات کے تحت یہ فضائل بنائے گئے ہیں۔

۶۔ یہ فضائل جو بنائے ہیں اس لئے کہ دوسروں سے مناظرہ کریں اگر کوئی شخص کہے گا کہ یہ فضیلت غلط ہے تو کہیں گے تم وہابی ہو۔ان کے پاس فضیلت کا کوئی جواز نہیں ہے دلیل نہیں ہے صرف وہابی کہہ کر وہابی سے ڈرا کر خاموش کروانا ہے تو امیر المومنین کے جو فضائل ہیں وہ اس قسم کے ہیں۔

سید مہدی حکیم جب کراچی لوگ ان کی اقتداء میں نماز جماعت کیئے جوق در جوق آتے نماز ختم ہونے کے بعد آپ اہالی کراچی سے خطاب کے دوران سوشلزم کی ضد اسلام ضد ادیان سے باخبر رہنے ہوشیار رہنے کی دعوت اتفاق انہی دنوں میں انتخابات ہونے والے تھے رات کو بھٹو کے جیالوں نے ان کے رہائش میں جا کر رات ہی کو پاکستان چھوڑنے کا کہا چنانچہ وہ رات کو پاکستان سے نامعوم جگہ چلے گئے اتفاق سے انتخاب میں بھٹو پارٹی بھاری اکثریت سے جیت گئی اس چند وجوہات سرفہرست پاکستان تنہا نہیں بلکہ پورے پاکستان میں اسلام نام کی حد تک محدود تھے البتہ اہل سنت والجماعت جمعہ جماعت روزہ رمضان حج بھی کرتے تھے شیعہ مساجد میں علی کے قتل ہونے کی وجہ سے نہیں جاتے تھے اس وقت کی مساجد کے ضرار میں امام باڑے بناتے تھے شیعہ علماء خود تو شاید جمعہ پڑھتا ہو لیکن مسجد بنانے جمعہ قائم کرنے کی دعوت نہیں دیتے ان کے دینی عزاداری کرنے کے لئے زحمت کریں وہ بھی دو جمعہ آنے کے بعد ان اندر موجود نصائح ختم ہو گی اس نے بھی

کوئی کیا حتیٰ اپنے ائمہ سیرت نہیں ہوتے تھے اس لیے بعض طلاب خطابت کرنا نماز میں اجتماع کریں باری باری خطاب کریں خطاب کر کے غلطی کرنے والے کیلئے آپ نے یہ بات غلطی پر جدیت درس اس پے اشکال یہ جملہ جو بلتی بولا ہے درست نہیں وہ شرمندہ ہو جائیں گے لہٰذا میں ایک ٹیپ ریکارڈ اس کسی کے پاس نہیں ہوتی تھی تقاریر ریکارڈ کر کے خود کو دیتے آپ سنیں عراق میں عرصے سے سوشلزم کی یلغار چل رہی تھی لہٰذا باقر الصدر کمیونزم اور سوشلزم کے رد میں دو کتاب لکھی تھی ایک اقتصادی تھی دوسری فلسفہ سے رد کیا تھا دو اور چھوٹی کتاب مدرسہ اسلامیہ کے نام سے چھپی تھی میں نے باقر الصدر کے شاگرد آغائے تسخیری سے درخواست کہ وہ اقتصادنا فلستفنا کا درس دیں انہوں نے کہا آپ گھر آ جائیں، وہاں چھپ کے پڑھے وہ بھی میرے بلتستان تعلق رکھنے والے دو طلبہ کے ساتھ میں مباحثہ ایک دن میں دیر سے پہنچا دروازہ بند تھا دونوں آپس میں خلائی آئی ایک نے کہا ان سے کہیں اگر دیگر سے آئیں گے ہم حوزہ والوں سے شکایت کریں ملائی کتاب درس کے علاوہ کوئی سرگرمی رہے۔

مجھے ابھی تک یہ سمجھ نہیں آیا میں آغائے صادقی کے درس تفسیر میں کیوں گیا، کسی نے مجھے قرآن کے بارے میں نصیحت قرآن نہیں کی، سنا تھا تفسیر قرآن بغیر تفسیر اہل بیت درس مقصد سوائے کتب درس کے علاوہ کچھ نہیں تمرین خطاب پابندی تھے کسی کو بھی خطاب کرنا نہیں آتے تھے درس خارج پڑھنے والے بھی

خطاب کرنا نہیں آتے تھے آخر میں ڈرتے تھے اتنا پڑھا عالم واپس آنے کے بعد
خطاب کرنا نہ آنے کی وجہ ذاکرین مرثیہ پڑھنے والے منبر پر جا کر مرثیوں کو نثر بنا کر
پڑھتے وعظ ہدایت کرنے بھی کہیں سے نہیں سنتے تھے آخر میں مرنا قیامت ہوگی
حساب ہوگا نہیں سنتے تھے یہ حالت اضطراب ان اندر ذھین اذیت کرتے تھے
چنانچہ میں بلتستان سے وابستہ ایک مدرسے سے درخواست کیا آپ جمعہ ہمیں کچھ
ہدایت غیبت امام زمانے میں جائز نہیں ہے یہ بات تنہا بلتستان بلکہ ایران عراق
نجف کربلا میں مجتہدین نماز جمعہ نہیں پڑھتے تھے پورے تہران میں مسجد شاہ کی ایک
شبستان پڑھتے تھے قم میں مسجد امام حسن عسکری میں آغائے اراکی پڑھتے تھے کربلا
میں بین الحرمین میں ایک مسجد میں پڑھتے جو جمعہ پڑھتے تھے وہ مطعون متہم ،بگناہ
نجف میں ہمارے استاد تفسیر قرآن نے کہاں سے لیا تھا معلوم نہیں ان کے استاد
تفسیر قرآن آغائے محمد حسین صاحب المیز ان نہیں پڑھتے تھے جس طرح جمعہ قائم
کرنا جائز نہیں سمجھتے قرآن کریم کا ترجمہ تفسیر پڑھنا نا جائز سمجھتے تھے کیونکہ قرآن جمعہ
نزول والے حضرت علی کی تھی وہ ابوبکر اور عمر بن خطاب مسترد کیئے شیعوں کا قرآن
اور مسجد سے اختلاف کی راز بہت باریک تھے اس کو کسی اور موقعہ پر بیان کریں گے
غرض ہمارے استاد نے قرآن کے جمعہ کیوں پڑھا تھا ہم نے کیا تھا شاید ان کا
رسالہ عملیہ صرف کریم ہے حدس کے قرینہ تھے جس نے مجھے اپنے درس میں کھینچا تھا
نجف میں مجالس امام حسین سرے سے انتہا تک شعر سے شروع شعر پر ختم کرتے

بلکہ بھی حواری عربی ہوتے تھے حوزے میں نام ہی نہیں تھے ہمارے بلتستان علماء اگر تو کسی مجلس میں خطاب کریں سب کیلئے ایک ہی اس صرف تلاوت بھی آیت کے بعد کہتے تھے ای لیغرون۔

تعریفات

فرق و مذاھب کے مؤسسین و تاریخ تأسیس ضروری و ناگزیر یو توجیہات تأسیس و بدایت ونہایت

۱۔فرق شگاف مذھب مکان ذھاب

۲۔ بدایت تأسیس اول یا مدت تأسیس مذاھب مذھب مرجئہ دور مروائین سے شروع ہوئے دین و ایمان بقلبی کا نام عمل دین چنداں ضرورت نہیں ہے

فرق و مذاھب۔

فرق: ف۔ ر۔ق الفرق قطیع الغنم والفرق العلق ﴿فَأَوْحَيْنا إِلى مُوسى أَنِ اضْرِبْ بِعَصاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ شعراء۶۳﴾

مقولۃ ۷۱ فرقہ	غیلان دمشقی	خوارج ۲۱
رافضہ ۴ ضندقہ زیدیہ امامیہ کیسانیہ غلات۔		زیدیہ ۱۰
امامیہ ۱۳	غلات ۱۵۔کیسانیہ ۴ فرقے حواریہ پانچ	
جبریہ ۴	مرجئہ	معتزلہ ۱۷

خوارج ٢١ رافضیہ ۴ زیدیہ ١٠ امامیہ ١٣

غلات ١۵ مرجئہ ۵ اھلشت ۴

صوفیہ ٦ باطنیہ ٦ مرجئہ ۵

مذہب اہل سنت ٦

سب سے پہلا فرقہ سبائیہ ہے اس نے عزت کی چھتری کے نیچے الحادو یہودیت پھیلایا تو بعض مسلمانان واقعی نے ان سے برأت کا اعلان کیا جیسا کہ مقالات سعد اشعری سبائیہ مختار ثقفی کے بعد ان کے قائد عبداللہ بن محمد حنفیہ بنے، انہوں نے محمد حنفیہ کو امام غائب منتظر قرار دیا۔

مختار نے خون امام حسین کے نام سے شقاوت شمر وسنان کو نمائش کیا تھا سنا ہے آج کل حوزہ والے یہ سی ڈی چلاتے ہیں افاضل حوزہ اپنے دوستوں کے لیے یہ تحفہ لاتے ہیں۔

شیعہ کے فرقے :۔[کتاب ملل ونحل شہرستانی متوفی ۵۴۸ھ اص ١۴۴]

١۔سبائیہ ٢۔کیسانیہ ٣۔مختاریہ

۴۔حارثیہ ۵۔بیانیہ ٦۔واقفیہ

٧۔بیانیہ ٨۔رزامیہ ٩۔زیدیہ

١٠۔جارودیہ ١١۔سلمانیہ ١٢۔صالحیہ

١٣۔امامیہ ١۴۔باقریہ ١۵۔جعفریہ

١٦۔ناوسیہ ١٧۔افطحیہ ١٨۔شمطیہ

١٩۔موسویہ ٢٠۔مفضلیہ ٢١۔اسماعیلیہ

٢٢۔اثناعشریہ ٢٣۔غالیہ ٢٤۔سبائیہ

٢٥۔کاملیہ ٢٦۔علبائیہ ٢٧۔مغربیۃ

٢٨۔رشدیۃ ٢٩۔خطابیہ ٣٠۔کیالیہ

٣١۔ہشامیہ ٣٢۔نصیریہ ٣٣۔اسحاقیہ

٣٤۔باطنیہ ٣٥۔بابئیہ ٣٦۔بہائیہ ٣٧۔مغیریۃ

٣٨۔واقفیہ ٣٩۔منصوریہ ٤٠۔نعمانیہ ٤١۔احسائیۃ

٤٢۔ہاشمیہ ٤٣۔رشتیہ ابومسلم خراسانی ہیاسہ مزدکیہ

مغرمہ باقریہ خطابیہ خوارج ١٨ شوغالیہ١٥ مرافعہ٢٥

زیدیہ٦ معتزلہ٢٠ مرجئہ١٢ جبریہ٨ راضۃ قدماء٢٧

مذاہب کلی طور پر بغیر کسی امتیاز کے اسلام کے خلاف عداوت وشقاوت میں وجود میں لائے ہیں۔اسلام کے خلاف ہیں لیکن حضرت علی کی اتباع کا دعویٰ کرتے ہیں، حضرت علی کی اتباع ان سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، حضرت علی سے محبت کیوں کس لئے رکھتے ہیں؟ کس نے کہا ہے علی سے محبت کریں؟ خلفاء اہلسنت سے مخالفت خلاف تھے کیونکہ اسلام اس وقت کفر واستعمار کے نرغ میں ہے لیکن ضد قرآن،ضد محمد میں دونوں ایک جیسے نظر آتے ہیں مجھے روزگارتنگ کرنے متہم کرنے

میں انکا کوئی کردار نظر نہیں آیا جو سطور ہم نے لکھی ہیں اور لکھ رہا ہوں وہ میری مطلقہ مذہب کے خلاف ہے جس کی میں نے پچاس سال خدمت کی ان سے دفاع میں سیمنار کتب وغیرہ سے ترویج کی۔ درحقیقت مجھے ترویج باطل نہیں کرنا چاہیے تھا، مجھے اعتراف ہے کہ میں نے گروہ حالیہ کی ترویج ودفاع کیا تھا۔ لیکن یہ سب علی سے عشق شغف میں کیا تھا لیکن وہ دوستی علی کے نام سے اساس اسلام پر مارٹر مارے تھے بے دین لوگ دشمن اسلام ہوتے ہیں۔ پہلے مرحلے میں شیعہ کی تاریخ تاسیس موسس اور دشمنی اسلام قرآن محمد راشدین میں زیادہ سرگرم نظر آتا تھا انہوں نے اس کیلئے تاریخ اسلام کے بے داغ پاک دامن فداکار کو کیوں استعمال کیا وہ واضح کرنا ضروری ہے۔ تاریخ ومکان وموسس، بانی مبانی شیعہ نیز ان کا اسلام اور علی اور اہلبیت علی کے ساتھ غش وتدلیس کے بارے میں آیا ہے۔ مکان میدان صفین موسس مرتد از اسلام اشعث بن قیس قائد لشکر پیادہ، علی کی چومتی فتح کو شکست میں تبدیل کرنے کی غرض سے لشکر کے بیچ میں لاکر تلاوت قرآن شروع کی نعرہ بلند کیا جنگ بند کرواس کا نعرہ لگایا جہاں حاکمین کے تعین میں اپنے مقصد شوم کو علی پر ٹھونسا مجبور کیا ابوموسیٰ مخالف سرسخت علی کو علی کی طرف سے نمائندہ بنایا حکمین کے مسودہ کی تحریر میں لکھا علی اور شیعیان علی کی طرف سے ابوموسیٰ اشعری ہوگا اما معاویہ کی طرف سے عمرو عاص ہوگا، حسب وقت مقررہ کوئی یہ نہ کہیں کہ اندر سے دونوں علی کے خلاف تھے عمرو بن عاص نے غدر بددیانتی سے فیصلہ معاویہ کے حق میں دیا، پھر یہی

گروہ شیعان علی نے علی کو حکمین قبول کرنے پر توبہ کرنے کا کہا اور کہا کہ دوبارہ واپس صفین چلیں جنگ کریں ورنہ ہم آپ سے لڑیں گے۔ یہ تاریخ ومکان وموسس شیعہ تھے۔ بعد یہی لشکر علی سے لڑنے کا اعلان کیا اگرچہ جنگ میں شکست کھائی قلیل تعداد فرار ہونے میں کامیاب ہوئی، انہی فراروں نے علی کو قتل کیا یہ لوگ علی کے ساتھ معاویہ سے بھی عداوت رکھتے تھے لیکن معاویہ نے ان کا پیچھا کیا قتل یا جیل بھیجا۔ شیعہ وہی خوارج تھے جنہوں نے امام حسن کو معاویہ سے لڑنے پر مجبور کیا جب لڑنے کا کہا تو صلح پر مجبور کیا جب معاویہ سے صلح ہوگی تو اسی نام نہاد شیعوں نے امام حسن کو مذل المومنین کہا۔ مذل کا معنی حسن بصری چھوڑنے کا کرتے ہیں یہ نہیں بلکہ حسن بن علی کو چھوڑنے کا ہے۔

مذاہب چاہے اھلبیتی ہو یا اصحابی یا بکری، عمری عثمانی، علوی حتیٰ محمدی ہو تمام کی جامع مشترک ضد اسلام قرآن ومحمدؐ ہے ان کو فرق اس لئے کہتے ہیں کہ یہ گروہ امت اسلامیہ سے ٹوٹے ہیں۔ فرق شگاف کو کہتے ہیں لیکن ٹوٹے گروہ کو منظّم مربوط رکھنے کیلئے جو تجاویز رہنما اصول بنائے ہیں ہر شخص پر ان اصولوں پر عمل پیرا ہونا ضروری وناگزیر ہے جیسے نکاح متعہ، مٹی کا سجدہ گاہ کسی صورت چھوڑ نہیں سکتے ہیں۔ فرق کہیں یا مذہب، دو حالت کا ترجمہ ہے، فرق ومذاہب ضد اسلام وجود میں لائے ہیں لہٰذا کتنا ہی توجیہ کریں غلط ہوگا، ان کا انجام وقیام گاہ جہنم ہوگی چاہے مذہب علی یا حسین یا مذہب محمد ہی کیوں نہ رکھیں وہ ضد قرآن ضد محمدؐ ہوگا۔ یہ جو قول رسول اللہ

سے منسوب کیا ہے میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور ان میں سے صرف ایک ناجی ہوگا یا سب جنت جائیں گے ایک جہنم جائے گا یہ قرآن کریم کی آیات نفی علم غیب از رسول اللہ سے متصادم جعلی خود ساختہ ہے۔ان دونوں سے شقاق شگاف یا نفاق والے ہوں بعض مظاہر اسلامی کا مظاہرہ کرتے ہوں اولیٰ ہدف ۔۔۔۔امت کو مٹانا مذاہب کے ادخال مالیس من القرآن فی الاسلام ہوتا ہے ۔روشن دلیل یہ اکثر قرآن سے دور رہے، حلال حرام، فرائض کی ادائیگی میں سہل انگاری ان کی چھتری تلے چلے ۔اسلام کا مظاہر کرتے ہوں یا نہیں، روی خطاء فہم آیات قرآن عمداً اسلام کے خلاف وجود میں آئے ہیں۔جس کے ثبوت فرقہ شیعہ سبائیہ، کیسانیہ، نصیریہ، باطنیہ کے بارے میں ذمہ طاہر صلاح والے بار بار اعلان کرتے ہیں سب تالیہ علی پر اتفاق رکھتے ہیں کہ علی کو مقام الوھیت دیتے ہیں لیکن باہر مختلف دکھاتے ہیں اس کے شواہد وقرائن اکائی دہائی سے متجاوز ہے۔ایک دوسرے سے برائت بیزاری نجاست کی بات کرتے ہیں لیکن اندر سے موقع محل ملنے پر کہتے آپس میں وحدت یکجہتی کا اعلان کرتے ہیں۔فرقوں کی توالد بعد از قتل امیر المومومنین سے شروع ہوئی ہے اور ابھی تک جاری ہے، اہلسنت ، بریلوی صوفی دیوبندی خدمت گزار صلیب و یہود ہیں، امت اسلامیہ پر یہ سیاہ روزگار انہی سب کی کاوشوں سے ہے۔لیکن زعماء شیعہ سب یکساں ایک ہونے کا اعلان کرتے آئے ہیں چنانچہ عصر معاصر لبنان سید حسن شیرازی نے نصیریوں کو اثنا عشری سے بتایا، اس

طرح جواد مغنیہ نے ایک ۔۔اجتماع کیا اس طرح قم سے صادر مذاھب اسلامیہ میں آغا خانیوں علویوں کو اپنے میں سے قرار دیا۔ پاکستان میں راجہ ناصر نے وحدت کا اعلان کیا ہے۔''شیعہ فرقے نہیں صرف ایک ہے''۔لہٰذا ان کا اسلام مخالف ہونا واضح وروشن ہو گیا دوسری دلیل صرف شیعہ کے تین سو فرقے ہیں باقیوں کو ملائیں گے تو ایک ہزار کے قریب ہوں گے۔

مبغوضیت الامیر المومنین دوسروں سے مختلف نظر آتے ہیں، گذشتگان پر اعتراض کبھی احکام شریعت سے جہالت نادانی یا میاوین میں سستی کا ہلی کا طعنہ دیتے تھے، کبھی جانب داری کبھی اقربا پروری کا دیتے تھے لیکن علی کے بارے میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

تعارف شیعہ

تعارف شیعہ جامع افراد مانع اغیار ہونا ضروری ہے لیکن یہ اپنی جگہ ناممکن ہے یہ تعریف جن پر صادق آتا ہے ان میں سے کوئی باہر نہ ہو یا آپ اس کو اپنے پر مسلط نہیں ہیں کرتے یا وہ ظاہر و باطن میں تقیہ کر کے شامل نہیں ہوتے ایسا نہ ہو۔ مانع اغیار نہ ہو تو کوئی غیر اس میں شامل ہو گا آپ شیعہ کا صحیح جامع تعارف نہیں کرتے اس طرح آپ دنیا کو غش و غل دلس میں رکھا ہوا ہے دنیا کے کسی بھی گوشہ و کنارہ مشرق و مغرب میں قطب جنوبی یا شمالی ہو مضاف الیہ مانگتا ہے اس کے مصادیق کثیرہ ہیں۔شیعہ سبائی، کیسانی، زیدی، مقلاصی، قداحی شیخی۔رشتی، نصیری علوی

سلمان فارسی ہے غشو ان اہلبیت آپ اپنے لیے ایک تعارف پر اکتفا نہیں کرتے کبھی شیعہ اہلبیت کبھی امامیہ کبھی جعفریہ بڑی غش ہے۔ مذھب اہل بیت کو نکرہ رکھنے کی وجہ اہلبیت کو ہاتھی کے دانت جیسا دکھانا نظر آتا تھا یعنی باہر دکھانے کے لئے مدینہ والے اور تاسی کیلئے سلمیہ قاہرہ قلعہ الموت فرانس والے رکھا۔ اہلبیت بھی دو گھرانے بنائے گئے۔

ا۔ حضرت محمدؐ کی اہلبیت آپ کی ازدواج مطہرات تک محدود تھے۔ ان میں سے وہ ہستیاں جن کے بارے کوئی بات بغیر ادب نہیں لے سکتا ہے ان ذوات میں علی امیر المومنین علی بن ابی طالب، حسن بن علی اور حسین بن علی اور انکے بعد علی بن حسین، محمد بن علی، جعفر بن صادق تک ہیں عام مسلمان کلمہ اہلبیت سے صرف یہ چند ذوات نے اسلام سے ہٹ کر کوئی نام اپنے لیے انتخاب کیا ہے نہ کوئی اصول فروغ اپنایا نہ کوئی سطور چھوڑا ہے اشارہ ان کی طرف دینا مراد ان سے منسوب اشرار ہوتا۔

جہاں تک قرآن سے ان کا سلوک صدر اسلام میں منافقین کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والوں جیسا نظر آتا ہے۔ ہر جگہ برائے نام قرآن کا ذکر کرتے ہیں، جیسے مثل سوتیلی ماں دوسری بیوی کے بچوں جیسا سلوک کرتی ہے، جس طرح نرسری میں داخل کرانے والے بچوں کو بسم اللہ پڑھاتے ہیں پھر اسلام سے ہمیشہ کیلئے علیحدہ ہوتا ہے۔ قرآن شعوبیوں کے نزدیک خار چشم مغیلاں ہونے کا ثبوت میرے دو عزیز محمد باقر اور محمد سعید قرآن سے متعلق کتاب تفسیر والمفسر ون آغائے

ہادی معرفت اور قاموس قرآن کی تیسری جلد چھاپنے سے روکا گیا، اگر سعید سے پوچھیں کہ تیسری کیوں نہیں چھپی تو فرقے کا آزمودہ کا جھوٹ بولتے ہیں۔

۱۔عزاداری امام حسین میں تمام محرمات منہیات قرآن کا ارتکاب کرتے ہیں یہاں کسی بھی حوالے خوف اللہ، خوف قیامت، حساب کتاب، حلال حرام کا ذکر نہ آجائے۔اس میں کسی قسم کی بندش برداشت نہیں کرنی ہے۔ضامن کہتے ہیں جو ایران میں چلتی ہے وہ عین شریعت ہے۔

۲۔ذکر اللہ سبحانہ اس کی نعمتوں پر ''الحمد اللہ'' کہنے کا حکم قرآن میں تکرار سے آیا ہے، لیکن الحمد للہ کو روکنے کیلئے ''صلوۃ بر حسین'' اختراع کیا ہے۔

۳۔کلمہ اسلام کا دوسرا جزء ہے، آپ کی رسالت پر شہادت کے بغیر مسلمان نہیں ہوتے لیکن آپ کے نام مبارک روکنے کیلئے علی نفس رسول کہتے ہیں۔

۴۔قرآن جو اساس اول اسلام ہے، محمدؐ کی نبوت ورسالت پر اللہ کی گواہی ہے، اللہ سبحانہ کی عنایت خاصہ سے ایک کلمہ بشری نہیں حتیٰ محمدؐ کا بھی نہیں ہے، قرآن کو روکنے کیلئے دعا ساخت صوفیان پڑھتے ہیں۔

قرآن کی عظمت ہیبت یا قرآن سے منہ موڑنے توڑنے کے لیے شعر گوئی محافل شعر چلاتے ہیں۔محمد کی دشمنی میں محمد کے یاران سے عجیب قسم کے بغض عناد عداوت رکھتے ہیں، اٹھتے بیٹھتے ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔قرآن سے عداوت ونفرت اس حد تک ہے کہ حضرات حسنین کو قرآن سے افضل گردانتے ہیں حالانکہ وہ حسین

کے بھی دشمن ہے اس کی دلیل یہ ہے آپ کی قیام کو انہوں نے افسانہ ڈرامہ بنایا ہے
۔اپنے فرقے سے کٹے ہوئے فرق چاہے کتنے ہی ملحد کیوں نہ ہوں عام مسلمان کلمہ
گو سے بہتر گردانتے ہیں۔

یہ سب آپ کے سامنے ہے آپ نے کبھی اس بارے میں سوچا نہیں ہوگا تو
آپ کو عزت کہاں سے ملے گی۔ان فرقوں کی مثال شیطان جیسی ہے اپنے مقصد
نکالنے کی حد تک ساتھ دیں گے پھر چھوڑ دیں گے۔

دین کی ایمانیات مذاہب کے معتقدات

قرآن کریم میں ماوراء محسوسات کو تسلیم قلبی کرنے کو ایمانیات فرمایا ہے ہر
ایک ماموراایمان تسلیم قلبی قرآن کریم میں واضح محکم آیات دین اللہ کی طرف سے آیا
ہے۔

﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقاتِهِ وَ لا تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَ أَنْتُمْ
مُسْلِمُون. العمران ١٠٢﴾ ﴿الَّذينَ آمَنُوا بِآياتِنا وَ كانُوا مُسْلِمينَ
.زخرف٦٩﴾ ﴿رَبَّنا وَ اجْعَلْنا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنا أُمَّةً مُسْلِمَةً
لَكَ وَ أَرِنا مَناسِكَنا وَ تُبْ عَلَيْنا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحيمُ. بقرة
١٢٨﴾ ﴿وَ إِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بي وَ بِرَسُولي قالُوا
آمَنَّا وَ اشْهَدْ بِأَنَّنا مُسْلِمُون. مائدہ١١١﴾ ﴿وَ وَصَّى بِها إِبْراهيمُ بَنيهِ وَ
يَعْقُوبُ يا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفى لَكُمُ الدِّينَ فَلا تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَ أَنْتُمْ

مُسْلِمُونَ. بقرہ۱۳۲﴾۔

عقائد امامیہ تالیف شیخ محمد رضا مظفر

۱۔عقیدتنا فی نظر والمعرفۃ

۲۔تقلید فی فروع

۳۔عقیدتنا فی الاجتہاد

۴۔عقیدتنا فی المجتہد

۵۔عقیدتنا فی اللہ تعالیٰ

۶۔عقیدتنا فی التوحید

۷۔عقیدتنا فی صفات اللہ

۸۔عقیدتنا بالعدل

۹۔عقیدتنا فی التکلیف

۱۰۔عقیدتنا فی القضاء والقدر

۱۱۔عقیدتنا فی البداء

۱۲۔عقیدتنا فی احکام الدین

۱۳۔عقیدتنا فی النبوۃ

۱۴۔عقیدتنا النبوۃ لطف

۱۵۔عقیدتنا فی معجزۃ الانبیاء

۱۶۔عقیدتنا فی عصمۃ الانبیاء

۱۷۔عقیدتنا فی صفات النبی

۱۸۔عقیدتنا فی لاالنبیاء وکتم

۱۹۔عقیدتنا فی الاسلام

۲۰۔عقیدتنا فی مشرع الاسلام

۲۱۔عقیدتنا فی القرآن کریم

۲۲۔عقیدتنا طریقۃ اثبات الاسلام والشرائع سابقہ

۲۳۔عقیدتنا فی الامامۃ

۲۴۔عقیدتنا فی صفات الامام وعلمہ

۲۵۔عقیدتنا فی طاعۃ الائمہ

۲۶۔عقیدتنا فی اہلبیت

۲۷۔عقیدتنا فی حب اہلبیت

۲۸۔عقیدتنا فی الائمہ بانص

۲۹۔عقیدتنا فی ان الامامۃ

۳۰۔عقیدتنا فی المہدی

۳۱۔عقیدتنا فی التقیہ

۳۲۔عقیدتنا فی الدعا

۳۳۔عقیدتنا فی الصحیفۃ السجادیہ

۳۴۔عقیدتنا فی زیارت القبور

۳۵۔عقیدتنا فی معنی التشیع عنداہلبیت

۳۶۔عقیدتنا فی الجور والظلم

۳۷۔عقیدتنا فی التعاون مع الظالمین

۳۸۔عقیدتنا فی دعوۃ الی توحید اسلامیہ

۳۹۔عقیدتنا فی دولۃ ظالم

۴۰۔عقیدتنا فی حق المسلم علی المسلم

۴۱۔عقیدتنا فی البعث والمعاد

۴۲۔عقیدتنا فی لمعاد الجسمانی

دین و مذاہب:

مذہب اہلبیت یا مذہب صحابہ ہے مذہب مجہول النسب معلوم الفساد ابوزینب ،میمون دیصانی ،عبداللہ دیصانی ادنی سا عقل وشعور ہو کلمۃ لا الہ پڑھنے والا آسانی سے درک کرسکتا ہے دین تو اللہ نے بھیجا ہے لانے والے محمد ہیں پھر زرارہ، ابوبصیر، ابوہریرہ کون ہیں اگر آپ لوگوں ادنیٰ سی عقل وشعور کو استعمال کریں تو مان جائیں گے کہ احکام من اللہ آتے ہیں حکم لجام لگانے کو کہتے ہیں، لجام صرف مالک لگا سکتا ہے نبی کریم رسول ہیں حکم لانے والے ہیں حکم دینے والا نہیں ہے قرآن میں

تکرار سے آیا ہے آپ ہمارے وکیل نہیں ہیں آپکی کثرت جعلیات کے بارے میں زیادہ تحقیق کرنے سے اب یہ ملقہ پیدا ہو گیا ہے کہ بہت جلدی جعلیات کی بدبو آنے لگتی ہے۔ چوتھی صدی میں لکھی گئی احادیث سے جعل کی بدبو آتی ہے، اب مجھے روایات کی اسناد تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی اگر متن مخدوش ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ حدیث جعلی ہے پہلے مخدوش متن لگتا ہے، جیسا کہ امام صادق سے منسوب روایت میں آیا ہے ''**لولا هذه السنة لا ندرست آثار النبوة**'' میرے یہ چھ اصحاب نہ ہوتے تو آثار نبوت مٹ جاتے ،علی، حضرات حسنین، سجاد و باقر خود امام صادق ان چھے کے مقابل میں شرمندہ ہوں گے یہاں سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے دل میں اسلام سے متعلق کتنا کینہ پایا جاتا ہے بار بار اسلام کے خاتمہ کا خواب دیکھتے نظر آتے ہیں۔ صرف آثار نبوت ان چھ نے بچایا نہیں بلکہ کل دین کو آپ نے ان کے کاندھوں پر اٹھایا ہوا ہے، اگر مذہب اہلبیت عین اسلام ہے تو یہ علی زہراء حسن و حسین، سجاد سے کیوں روایت نہیں؟ کیوں جابر جعفی ، جابر بن حیان ، میمون دیصانی ،منذر ابن جارود، ہشام بن حکم سے مروی ہے؟ اگر مذہب صحابہ اصل اسلام ہے تو کیوں ابو بکر، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان ،ابوعبیدہ، عبدالرحمٰن بن عوف عمار یاسر طلحہ بن عبید اللہ سے کیوں مروی نہیں، کیوں عمرو بن عاص، ابوموسی اشعری ابو ہریرہ ابن عمر سے مروی ہے۔ جو مذہب بنام اہلبیت معروف ہے وہ دشمنان خلفاء ثلاثہ سے تھے یہ وارثین آل بویہ فاطمین

صفوین مغلین کا مذہب ہے وہ ان کے مدافعین میں سے تھے نہج البلاغہ اٹھائیں پڑھیں علی نے کس حد تک ان کے نام تجلیل واحترام سے لیے ہیں۔ امام جعفر صادق نے فرمایا''ولدتنی ابابکر مرتین'' سکینہ بنت الحسین عثمان بن عفان کے بیٹے کے عقد میں تھی، جن پر لعن نامہ زیارت عاشورا ہے۔ دین اسلام سب وشتم والے دین نہیں دین اسلام کا مصدر قرآن ہے، لعن خلفاء کا مصدر کتب اربعہ بتاتے ہیں، جعلیات سے مشحون کتب ہیں زیارت عاشورا جس کا متن قرآن اور تاریخ اسلام دونوں سے متصادم ہے۔ اپنے ساتھ کچھ اور لوگوں کو جہنم لے جانا چاہتے ہیں۔ محسوس ایسے ہوتا ہے بے اصل سے ایک اور لا اصل کا داعی بننا چاہتے ہیں ،پیشوائی نابالغ، پیشوائی معدوم آپ کیلئے حجت بن سکتا ہے حتیٰ یتیم بچوں کو اپنی جائداد قبضہ میں دیں جبکہ قرآن ہر نابالغ کو مناصب دینے سے منع کیا ہے﴿وَ لا تُؤْتُوا السُّفَهاءَ أَمْوالَكُمُ الَّتي‏ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِياماً وَ ارْزُقُوهُمْ فيها وَ اكْسُوهُمْ وَ قُولُوا لَهُمْ قَوْلاً مَعْرُوفاً﴾نساء۵۔ آپ خلاف نص قرآن نساء ۱۶۵﴿رُسُلاً مُبَشِّرينَ وَ مُنْذِرينَ لِئَلاَّ يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَ كانَ اللَّهُ عَزيزاً حَكيماً﴾ مدعی منصب امامت تھے، اس پر اکتفاء نہیں کیا بچہ جب گھر میں چوری کر کے نہیں پکڑا جاتا ہے تو وہ باہر بھی چوری کرتا ہے، چھوٹے سے بڑے اموال پر ڈاکہ ڈالتے، آپ بالغ رشید کی مشکوک امامت سے بھی تجاوز کر کے نابالغ تک پہنچے یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا انتساب

اہلبیت مدینہ سے نہیں اہلبیت سلمیہ سے ہے، اثبات آپ کے ذمہ تھا مغالطہ تدلیس تسحیر کی دلیل مجھ سے مانگی ہے اپنی جیت اور میری ہار کا اعلان دوصفحہ پر کر کے آپ نے اپنے زعم میں مجلس مصنفین وموفین پر ایک راکٹ مارا ہے۔

اہل فارس کی شکست خوردہ نے اپنی عزت رفتہ کو بازیاب کرنے کے لئے عربی زبان میں اس طرح مستغرق ومحو ہو گئے تھے یہاں تک وہ امام زبان عربی بنے۔ اس طرح سے انہوں نے اسلام کے اصول ومبانی کو تہہ وبالا، شمال ویمین ثقافت عربی اور اسلامی کو محو کر کے اپنی ثقافت ٹھونسی ہے۔ ان کے اس تجزیہ پر مسیحیوں نے عمل پیرا ہو کر ایسا ہی کیا یہاں تک اپنے ملکوں میں عربی زبان کے تحقیقاتی ادارے کھولے، یہاں آیات قرآنی کی استخراج کیلئے کشف آیات بنائے اور علاقہ فاتح کو اپنا مفتوحہ علاقہ بنایا۔ لیکن مسلمان نسل نے جب انگریزی زبان سیکھی تو پلٹ کر اپنے مسلمان بھائیوں کو ذلیل وخوار نظروں سے دیکھا، اپنی کمال بے شرمی سے اپنی غلامی دائمی کا اعلان کیا ملک کی دولت کو منتقل کرنے میں بہت کردار ادا کیا۔

اعداء الا امیر المومنینؑ کون ہے موسوعۃ امام علی ج ۱۱ ص ۲۸۹ پر عنوان تدایۃ مبغضہ معاویہ وقائدین لشکر معاویہ بسر ارمات حبیب مسلمہ، حجاج بن یوسف، زیاد بن ابیہہ، صحاک بن قیس، عبداللہ بن زبیر، عبیداللہ بن زیاد، معاویۃ بن حداتح، مغیرہ بن شعبہ، ولید بن عقبہ، قعقاع بن شور الزہری وعروۃ بن زبیر یہ چند شخصیات

ارباب اقتدار اعلی پر فائز شخصیات لیکن سب کی برگشت ری شہری نے فق تفاق شقاق اولا دحرام قرار دیا ہے یہ تحلیل ناقص تحلیلات کلیات اسباب مخصوص عوامل واحد ہوتا ہے کوئی بھی انسان کسی کو اپنے پر برتری دیکھنا برداشت نہیں کرتے جب تک دونوں ایک ایسی جو مافوق کل ہو یعنی اللہ سبحانہ چنانچہ جب نبی کریم اعلان نبوت تو تمام مشرکین محبت کے خلاف ہو گئے حتی بعض بنی ہاشم بھی ایک خاندان کے ہوتے ہوئے مخالف ہوئے جب اللہ سبحانہ نے حضرت محمد کو کفر وشرک پر فتح مبین دیا تو ساز حرفاء ردیف دب گئے جب نبی کریم جوار لقاء زیر پر لا الہ الا اللہ سب متحرر رہے ہر ایک اقتدار سے پہلوکشی مولای امیر المومنین جیسے ہستی نے فرمایا ''**والله لا سالمن ما مسلمت امور مسلمین ولم یکن علیه جورا الاعلی**'' ایک سپاہی کی حیثیت سے رہے کوئی فتنہ فساد نہیں ہوا۔

جب مصر شام فارس والے اقتدار رفتہ برگشت کیلئے حرکت میں آئی آج امت مسلمہ میں جو مذاہب وجود میں آئی یہ سب اسلام قرآن محمس علی ابوبکر عمر بن خطاب عثمان سب کے خلاف ان کے نام سے اپنا اقتدار چلا آرہا ہے آج مذاہب ہر ایک معاویہ عمر بن عاص مغیرہ بن شعبہ سے کسی گونہ حضرت محمد علی ابوبکر بن خطاب عثمان سے زیادہ اسلام کو نوچ رہا ہے غصہ نکل رہا ہے آج شیعہ علی دشمن علی خوارج زیادہ ابیہ عمر بن عاص مسسم مراد کا نام لیتے اٹھتا بیٹھتا خلاف ءثلاثہ کا نام لیا ہے۔

<u>شعوبیت نے اسلام میں سنت وسیرت عملی رسول اللہ اور قرآن کو تین گروہوں</u>

میں بانٹا ہے۔

۱۔گروہ کافرین۔

۲۔گروہ مسلمین تسلیم شدگان اقتدار مسلمین۔

۳۔مومنین تہہ دل سے اسلام کو قبول کرنا

اسلام قبول کرنے والوں پر اوامر ونواہی عائد ہوتے ہیں۔اگر اہل ذمہ ہوادیان سابقہ پر ان پر احکام جاری نہیں کیئے جاتے۔

باطنیہ کی اسلام مخالف جنگ روایتی

۱۔اسلام سے جنگ،قیامت میں صرف ایک فرقہ نجات پائیں گے شیعہ امامی دوسرے سب جہنم میں جائیں گے صرف اہلسنت نجات پائیں گے اسلام والوں کا ذکر نہیں تین راشدین سے دشمنی جنگ سب وشتم علی سے دشمن انوکھی ظاہر فضائل اندر متضاد متناقض نا قابل اثبات یا طلسمات بے معنی کہانی افسانہ بنایا۔نبی کریم کی علی واہل خانہ علی محمدؐ پر برتری۔

۲۔کتب مقائیس ۴۳۴ ک۔ت۔ب اصل صحیح واحد یدل علی جمع الشئی الی الشتی من ذلک الکتاب۔

۳۔ذھب۔ذ۔ھ۔ب اصل یدل علی حسن ونظارہ جیسے سونا دوسری اصل جانے کو کہتے ہیں۔

تمہید کتاب فضائل امیر المومنین لکھنے کی ضرورت مصنفین ومولفین رہی ہے

تا کہ کتاب پڑھنے سے پہلے کم سے کم نیم آشنائی حاصل کریں ایسا نہ ہو شب دیجور میں کوئی چیز تلاش کریں۔امۃ اسلامی ایک عرصہ دراز سے اپنی دشمن عنود ولد ودان کے وسائل دراز غیر محدود اعلان کردہ جملہ کلمات ظاہری مراد نہیں ہے اس کے باوجود ہم اسی کو مرام مقصود لے رہے ہیں ہم باطنیہ کو دشمن اسلام مانتے ہوئے ان کے دیئے ہوئے منشور پر عمل پیرا ہیں فضائل امیر المومنین مصائب امام حسین کے نام سے اسلام عزیز پر دو نوعیت کی مشقیں چلا رہے ہیں، ضرب قاسیہ لگا رہے ہیں فضائل امیر المومنین سے منسوب جو عصر معاصر میں سے اقطاب باطنیہ نے پیش کی ہیں ان موسوعات میں مولا امیر المومنین لائق شان سزاوار پیکر عصمت طہارت از مال وجاہ ومقام اجتماعی سے حریص کیلئے نہیں پایا جو کچھ موسوعات میں مدون کلمات ان کے اسلام عزیز کیلئے کتنی خبث ورزالت دیکھ کر شجرادنیٰ اسلام میں امیر المومنین فاضل ارشد آغائے فرمان شگری اور دیگر افاضل ہر شب میری تصویر خواب میں دیکھ کر بے قرارگی اور ناخوابی میں گزرتے دیکھا۔عشوانہ میں مسطورات کے رد میں انکار ولادت امیر المومنین فی جوف الکعبہ وحدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابہا کے علاوہ جامعۃ المصطفیٰ میرے بارے میں تحقیقات پر آمادہ کیا ہے۔

علی واولاد علی برتر از انبیاء خاتم النبین :

موسوعہ امام علی ری شہری ج ا ص ۲۹۵ آل نبی کریم نے علی کو واسطہ دے کر کہا

الھم بحق علی اغفر لعلی۔

۲۔ج ۱ص ۱۵۱ اصعود علی علی منکن النبی لکسر الاصنام فی الکعبه

ج ۱ص ۱۵۷ افضیلت لیلۃ بیت

۴۔اجداد موحدین مسلمین ج ۱ص ۶۰

ج ۲ص ۱۷۷ سمی امیرالمومنین یوم کان آدم بین روح والجسد

﴿وَ إِذْ أَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنی‏ آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلى‏ أَنْفُسِهِمْ أَ لَسْتُ بِرَبِّکُمْ قالُوا بَلى‏ شَهِدْنا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيامَةِ إِنَّا کُنَّا عَنْ هذا غافِلينَ﴾(اعراف ۱۷۲)

حجیت اخبار اصحاب بارے میں آیا ہے۔

﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا إِنْ جاءَکُمْ فاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصيبُوا قَوْماً بِجَهالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلى‏ ما فَعَلْتُمْ نادِمينَ﴾[حجرات ۶]

اگر کوئی خبر آئے تو تحقیق کریں اخبار یا سنت کی تحقیقاتی اصول پہلے مرحلے میں دو ہیں روایت راوی خبر معروف بصدق ہو کذب نہ ہو ورنہ پشمان ہو جائیں گے۔

۱۔تحقیق در صادق وحافظ راوی ہو۔

دنیا بھر عالم دانشور سے لے کر سادہ عوام تک سطحی لکھتا ہوں ان دو حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا ہے کوئی واقعہ بدون علت نہیں ہوتا ہے جس کسی سے پوچھیں کیا بغیر علت کوئی وجود میں آتا ہے تو بغیر تامل کے کہیں گے نہیں۔

کیا دنیا میں ہمارے دادا آدم صفی اللہ کا کوئی بیٹا ابھی تک زندہ ہونگے فورا کہیں گے نہیں ہر چیز کا سب علت ہوتا اب تعلیمی ہے نظر کریں انسان مرنے پر یقین رکھتے زندگی آخرت میں ملے گی کیوں نہیں سوچتے۔

ہر قانون شریعت نظام کیلئے ایک نبیاد اصل ہوتی ہے قانون سازی پہلے قانون سازی کے اصول کے اند ہونگے لہٰذا یہاں اس ضرورت سے امکان ممکن احکام قرانیہ جو کہ خالق کون وانسان وحیات نے احکامات قرآنیہ کو ایمانیات قرانیہ پر قائم کیا ہے ایمانیات قرآنیہ عبارت ہے تسلم واذعان وجود باری تعالیٰ استعمال صاحب قدرت مطلق وعلم منطق وایمان قابل حیات دیگر بنام حیات آخرت پر استور کیا ہے یہاں اس حیات کیا ذمہ داریاں ہے۔عظام بھیجا ہے آخری نبی حضرت محمد خاتم النبین ہے اسی لئے یہ قرآن لایا ہے۔

فضائل امام علی جوان سے منسوب کتابوں میں مدون ہے جسے سازندہ گان مبطون بعض اسلام بعض حضرت محمد رکھنے والوں نے قیمتی جواہر کو گدھے کے چمڑے کی تھیلی میں رکھنا جیسا حاشا کلاثم حاشا علی ان سے متصف ہو جس طرح حضرت محمد اور قرآن کریم سے بغض عداوت نفرت رکھنے والے حضرت محمدؐ قرآن کریم کہنے پر مجبور ہے ذات علی کے نام سے جیسا سلوک نہیں کر سکتے تھے تو ممکنات محلات شرکیات کفریات بنام فضائل امام علی لکھا ہے علی کے نام سے کعبہ کی توہین اہانت

جسارت کیلئے علی کی ولادت کعبہ میں ہوئی تھی یعنی کعبہ خون نفاس نجس کیا قرآن سے بعض علی قرآن ناطق ہے اللہ کو معبود واحد سے نکالنے کیلئے ذکر علی نظر بعلی بھی عبادت ہے شب ہجرت نبی کریم کے بستر پر سونا معمولی عمل تھا۔ کیونکہ مشرکین کا نشان حضرت محمد تھا مشرکین نے سے کسی قسم کے تشدد غالی نہیں اتنا پوچھنے پر اکتفاء کیا جبکہ ابوبکر کے قتل کا جائزہ حضرت محمدؐ کا برابر رکھا دنیا میں اقتدار تک پہنچنے کا چند طور وطریقے سے ہوتا رہا ہے اپنی کاوشوں سے پہنچتا ہے اگر مقصود دنیا ہی تھے تو وہ مرتے وقت اپنے ولی عہدی خود انتخاب کرتے ہیں محمد کی اقتدار دنیاداری نہیں تھے دین تھے اپنی کاوشوں سے حاصل نہیں تھے خاندان بنی ہاشم کی کاوشوں سے بھی نہیں تھے ابوطالب کی کاوشوں سے بھی نہیں تھے یہ اللہ کی اہانت بھی واپس اسی ذات کی طرف منتقل تھے۔

علی

علی کو کمان وسہام بنایا ہے نشان ذات محمدؐ یا ذات باری تعالیٰ یا قرآن یا خود علی کو بنایا ہے۔ آراحیف گذاف گو یا یہاں شخصیت علی تمہید وطوطہ برائے انعقاد کانفرنس نیقہ یا اقنوم سازی ثلاثہ افسانہ الف لیلی اسلام رہا ہے لیکن آفتاب فروزان قرآن **مدی دھر تا انقضاء عالم و قیام الساعة** ہمیشہ رہے گا، نہ گرد تابش پستا بدو قترینہ محمد بدون ذکر قرآن مجہول ہوگا شاید مطالب گذاف گویان متصوفین علی از خلقت کائنات ہزار ہا سال قبل نور تھے جس گل آدم کو ہم نے خمیرہ کیا۔

۲۔علی پینتیس عام الفیل کو کعبہ میں پیدا ہوئے

۳۔پانچ سال قبل از نزول قرآن بر محمد علی نے پیدا ہوتے ہی قد افلح المؤمنین پڑھی

۴۔غار حرا میں علی محمد کے ساتھ ہوتے تھے پھر کہتے ہیں معراج میں بھی علی ساتھ تھے سے پہلے ایمان لائے

۵۔علی علوم اولین و آخرین رکھتے تھے دوسری حدیث سدرۃ المنتہیٰ میں حضرت محمدؐ سے واحد سوال ہوا آپ نے جانشین کیلئے کس کو انتخاب کیا؟ محمدؐ نے کہا اللہ جانتے ہیں، اللہ نے فرمایا علی محمدؐ کا جانشین ہے وزیر ہے، خلیفہ حامل لواء ہے ان سے کوئی چیز چھپی نہیں۔وہ علم اولین و آخرین جانتے ہیں گویا علی مثل سر سید احمد خان کلرک مختار کل برطانیہ کہتے تھے، علی بھی وزیر سے خود اللہ بنے۔ان سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں تھی لیکن محمدؐ کچھ نہیں جانتے تھے۔

۶۔مقدمات جانشین امیر المؤمنین

ا۔دعوت ذوالعشیرہ تحریف ﴿وَ أَنْذِرْ عَشيرَتَکَ الْأَقْرَبينَ﴾ دعوت ذو العشیرہ اقتدار طلبان محمدؐ و علی کو ہوس اقتدار میں محو گھیرا ہوا ہے۔

ب۔مبیت شب ہجرت بر بستر رسول اللہ برائے حفظ جان رسول اللہ کو مشرکین سے کوئی خطرہ نہیں تھا کیونکہ ان کا نشانہ محمدؐ تھے بلکہ حافظ اہل خانہ واداء امانت ہائے مشرکین تھے۔

ج ۔حامل لواء رسول اللہ در جنگ ھائے کذب محض تمام جنگوں میں نہیں تھا خندق میں برزالا یمان کلہ بمقابل کفر کلہ ایمان کل نبی کریم کفر کل ابوسفیان تھے۔

۷۔خیبر میں رجل کرار غیر فرار

۸۔تبوک کے موقع پر انت منی بمنزہ ھارون وموسی ،بطور احتیاط گھر میں رکھا تھا۔جانشین ابن مکتوم کو بنایا تھا۔

۹۔اعلان غدیر سراسر قبضہ ناجائز تھے یہاں مقصود علی سے دفاع تھا۔

کلمہ الفضل بمعہ دیگر صیغ ۹۴ بار تکرار ہوا ہے شیعوں کے اصول فروغ فرق اسلامی کوئی فرق کے اصول وفروغ متبنّی با سلام قرآن نہیں ہے کیونکہ کل فرق کو مذاہب کہتے ہیں مذہب کا معنی اسلام قرآن سے خارج ہونے والوں کو کہتے ہیں غیر شیعوں کو مذہب اہلبیت کہتے ہیں غیر شیعوں کو مذہب السنہ کہتے ہیں شیعوں میں اہلسنت منسوب کتب سے مراد سنت نبی کہتے ہیں لیکن سنتی کی تشریح قول وفعل تقریر کو کہتے ہیں لہٰذا قرآن نبی کریم کی سنت قولی تنہا مراد لے لیں گے تو اس میں بحث کی گنجائش نہیں ہے تنہا سنت عملی رسول اللہ حجت ہے لیکن فعل تقریر کسی صورت میں ممکن نہیں اما شیعہ یا مذہب اہل بیت سے دور سے یا نزدیک سے بو بھی نہیں آتا ہے غرض شیعوں کے اصول دین میں اصول مذہب ہیں۔

فروغ دین سرے سے اجنبی بلکہ ضد دین ہے پہلے مرحلے میں اصول مذہب عدل وامامت لیس لھا اسی اصول ولنا فیھا دلائل کثیرہ فیھا الاول

ولو كان الامت امامة بمعنا ها قيادة و الامامة لما اضيف عليها زيرى وزيرى ووصيتى وخليفتى ثانيا الام منصوص من الله فى كثير من الايات وهذا من الاولى بعدم ارتباط بين اشارة ايماء بالرباره زعامه والقيادة ولاتشير الى على نازل.

العلى الافاضل والفقها الاقام محسن الايات ادعت انها اشارة او نص علاله خاساعدم نص من النبى الكريم اولامام الايق كذلك .

ارزاد الشيعه الاعناصر قال القر صليبى ان الاثنا عشريه اعدل واقرب الى اهل سنت من القرآن الاخرى.

آغائے طباطبائی اور دیگر عبادگرد موانع گذشتہ مذہب شیعہ کی تحقیقات کی کی منطق علی ریاض فلسفی قرآن پر مبنی نہیں بلکہ فرقے کے اندر اجتماعی قرارداود کے مطابق ہوتا ہے۔

فرق و مذاہب کے عمائدین مجبور ہے ولو حشیش برابر تمسک نہ ہو قال اللہ تعالیٰ قال رسول اللہ یا اللہ کے کلام قرآن میں بھی نہیں چلتی ہے ولو بدعت ہی کیوں نہ ہو چنانچہ آغائے محمد حسین کاشف امریکا برطانیہ کے عراق میں مثل پیامبر جیسا تھا اس ہستی کو اپنے فرقے سے وابستہ شخص نے عزاداری سے متعلق پوچھا کہ یہ جائز ہے یا نہیں ۔

تو جواب لکھا ہے یہ اصول موازین کے مطابق جواب دیں تو حشیش برابر دلیل نہیں

لیکن عزاداری کا مسئلہ حسین بن علی سے متعلق ہے اگر کوئی شخص عزاداری کریں اجرو ثواب ملیں گے۔

السقیفہ وماادراک ماالسقیفہ :

تاریخ اسلام میں سب سے پہلا منعقدہ مجلس مسلمین کا اجلاس ہے۔ ایسا اجلاس دنیائے بشریت میں نہیں ہوااور نہ ہی آئندہ ہوگا۔ نہ ایسی ہستی ہوگی جس نے ۲۳ سال تک اسلامی جزہرۃ العرب میں صاحب ریاست عظمٰی کو دیکھا اور نہ آئندہ دیکھیں گے۔ نہ ایسی دلوں میں اقتدار ریاست زحمات کی کثافتوں آلودگیوں سے پاک ذوات، ضرب لسان سے غلاضتوں کونشانہ بنانے والا دیکھا ہے نہ دیکھے گا یعنی سقف بوستان فی سعد بن عبادہ زعیم الخرز کا چھپر تھا جہاں **اجتمع فیه الخزرجی والاوسی لانتخاب رئیس لهم لدفاع عن وطنهم و کیا نهم وحلم اولی العنایة لهٰذا المساله**۔ ابا بکروعمر کے وہم وخیال میں نہیں تھا خلافت پر ہم نے قبضہ کرنا ہے، نہ اپنے دوستوں کا بلایا سب سے پہلے اس کو اٹھانے والے ابوسفیان تھے نہج البلاغہ خطبہ۵ ''**یا ایها الناس شقو امواج الفتن بسفن النجاة و عرجو عن الطریق المنافرة**'' ملک میں اغیار دشمنان اسلام قرآن حضرت محمد حتی خود حضرت علی کے عدوالدودغوم ہے کلمات مستعمل فضیلت امیر المومنین حسب **تواط دادان المیراد من کل کلمه هی باطلها لیس ظاهر ها قصه سقیفه وما تلحقها من الغور مضادر هالا یعتمد علها**

كهنا مجهوله غير مللومة من حنفها كتاب سليم بن قيس هلالى احتجاج طبرى الامامه وسياسه المنصوب لا بن قتيبه والكتاب تاجى عن كولها لها.

دین ومذاہب ضرتان لایشتمعان:۔

دین لغت فصیح قرآن نیز خود مصطلح قرآن میں ليس له نسب فى دنيا الا لذات الواحد القهار مكون الكون و ما فيه ملك طلق لا شريك له ولا ...ولا معارض له يتصرف فى مخلوقاته كيف ما يشاء يمنع لمن لا يشاء لا حد لعلى لا حد علم الحكم وله تصرف لصرف كيفا ما يشاء عنه كيف ما يدا كيف مذاهب ما تشاون الا ان يشاء الله مذاهب۔جمع واحد چاہے مذہب شیعہ کہیں یا مذہب اہبیت یا مذہب صحابہ یا مذہب علی یا مذہب محمد یا مذہب جعفر صادق فكلهم ينتسب الى جدهم الاعلیٰ شیطان الرجیم كل واحد تجتمع فى هدف واحد و هو ضرب دين الله وضرب القران الكريم اعمالهم، اعمالهم المذاهب تنسب على ابليس لعين لمهدى من " يا لَيُتَنى لَمُ أُوتَ كِتٰبِيَه".

شیعہ دوست علی نہیں ہے بلکہ وہ دشمن اسلام وداعیان وحامیان اسلام کے دشمن ہے،اس مدعیٰ کی دلیل احاد وعشرات نہیں بلکہ اس سے بھی متجاوز ہیں۔اس لئے چونکہ۔۔۔کریم کا کوئی مالک نظر نہیں آیا ہے تو جو بھی منہ میں آیا قرآن کو نشانہ

اہانت وجسارت بنایا۔ابا بکر چونکہ اسلام لانے سے پہلے محمد کے دوست تھے اس لئے گھر سے باہر پہلے ایمان لانے والوں میں ابا بکر تھے، یہ محبت روز افزوں ہوئی یہاں تک محمدؐ دنیا سے رخصت ہوئے تو ابا بکر وعمر نشان غیر مسموم کا نشانہ بنایا۔لہٰذا کل میں ہمت بر رسول اللہ ابا بکر،عمر بن خطاب۔عثمان بن عفان،خاندان بنی امیہ کلا نشان لعن ونفین نامہ چھپوا کر بدستور جاری ہے حالانکہ بنی امیہ اور بنی ہاشم اسلام سے پہلے اسلام آنے کے بعد بھی رشتہ مصاہرت (ازدواج) میں منسلک رہے،اس کے باوجود لعن نامہ میں کل بنی امیہ کو نشانہ بنایا۔نبی امیہ کے دو خاندان ربیع بن عاص اور عثمان بن عفان دونوں داماد رسول اللہ تھے۔

۲۔بنی امیہ سے وابستہ چند افراد سابقین اسلام تھے۔

۳۔بعض افراد جیسے معاویہ بن یزید،عمر بن عبدالعزیز،مومنین مخلصین اسلام نکلے،ان کا نام لعن میں شامل کرنا خود ان کی ذات سے نفرت نہیں بلکہ اسلام ومحمدؐ سے ہے۔

۴۔ام المومنین اور علی میں صلح وصفائی ہوئی،امیر المومنین بصرہ کی جنگ کے بعد قافلہ عائشہ کے ساتھ پانچ میل تک بدرقہ کیا۔

۵۔سورۃ احزاب کی آیت ۳۳ پر ڈاکہ مارا ہے یہاں فرض بھی نہیں بنتا ۔عائشہ ایک زوجہ تھی باقی آٹھ زوجات کی کوئی تقصیر کوتاہی اسلام مخالف نہیں تھے اس کے باوجود باقیوں کا نام بھی نہیں لیتے،اس ڈر سے کہ کہیں مسروقہ آیت واپس نہ

لیلیں۔

۶۔ابوطالب نبی کریم پر ایمان لائے بغیر دنیا سے گزرے،اس کو بغیر دلیل و سند کے موحد بلکہ کچھ ان کی نبوت کے بھی قائل ہیں۔

۷۔اس کی وجہ یہ ذوات خود برے یا مستحق لعن نہیں تھے،فرض کریں انہوں نے سقیفہ اور فدک میں غلطیاں کیں ہیں لیکن وہ لوگ اور ان کے وارثین بھی دنیا سے گئے ہیں۔

۸۔علی امیر الومنین ان کا احترام وتکریم کرتے تھے۔

۹۔تاریخ بشریت میں من لدن آدم یا الیٰ یومنا ھذا اور آئندہ رہتی دنیا تک ان کو سب وشتم کا نشانہ بنانے کا مقصد ان کے کوئی جرم وجنایت نہیں بلکہ خدمت اسلام،خدمت نبی کریمؐ،ان سے اصل دشمنی کا نشانہ محمدؐ ہیں کہ کیوں ان لوگوں نے ان کا ساتھ دیا ہے۔

غرض وغایت باطنیہ وبنا تہا انتقام از قرآن ومحمد واسلام ہے۔

الشعراء پیراوان غاوین:

اہل دین ودیانت صاحبان فضیلت وشرافت وکرامت اھل سیادت وقیادت سماعت اشعار سے نفرت وکراہت رکھتا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے اذعان وایقان کامل رکھتے تھے شعر سازی شعر گوئی محفل شعر سازی شعر مجموعہ رزائل افعال اوباش صاحبان قبائح طمع ولالچ حب شہرت کے دواعی وسمداقی ہے گویا شعر کشکول گدائی

مال حب وشہرت وتعریف بدکردارگان کے بھوکوں کا ان سے صل فاحشہ گراں اصحاب فضیلت وشرافت کی کراہت ونفرت ۔ چنانچہ رئیس شعراء امراء القیس سے پہلے اشراف اعیان کے مذمور منفور رتھے اس کے والد نے قیس کو شعر کہنے کے جرم میں عاق کیئے تھے۔ قرآن کریم کے مردود وملعون کے دوبارہ احیاء کرنے کی سرتوڑ کوشش اسلام عزیز کے خلاف سازش لگتی ہے، محافل بزم شعر انعقاد کرنے والے دوست علی نہیں ہوسکتے ہیں۔ قرآن کریم کیلئے جعلی خودساختہ معانی پیش کرنے والے شعر سے ملجم مرادی، شمر وسنان سے دفاع کرنے والے ہیں۔

سب وشتم شیدایان وفدایان اسلام جو بھی ان سے عداوت مستقیم بلکہ ھدف و مقصود یا نشانہ اسلام ومحمد ہیں۔

مبغوض زیادہ میں عثمان وعلی پر ہوا ہے یہ مدعی راقم ہے، دلائل ایکانی دھائی میں نہیں ہے شواھد احصاء مشکل ہوگی، دلائل پیش کرنے سے مصطلحات پیش کرنا ضروری ہیں۔ آپ دلائل کو کسی نام سے جانتے ہیں کیا۔۔ عام طور پر مذھب ہر مدعی کے لئے چار قسم کے دلائل پیش کرتے ہیں۔ کتاب یعنی قرآن وسنت یعنی احادیث، اجماع عوامی فیصلہ قیاس یعنی میرا خیال ہے۔ دلائل اسلام کی مادرات میں شمار ہے ان کو دلائل کی بحران نہیں ہوا ہے، دلائل کی نوعیت بھی دوسروں سے مختلف ہے۔

بغض خفاء ایک چلتی زندہ واقعہ ہے، اس سے کسی کو انکار نہیں انکار کی گنجائش رہتی ہے۔ کیونکہ مصادر فراوان لوگوں گھروں کتب خانوں بازاروں میں بطور

فراوان پائے جاتے ہیں۔ یہاں تک ایک بغض نامہ کبھی بنام زیارت عاشورا چھپی ہوئی ہے اس کو پڑھنے کو تشویق دینے کے لئے اجر و ثواب کے لئے رفع حوائج بھی بتایا جاتا ہے لہذا یہ نا قابل انکار حقیقت ہے۔ ہم یہاں خلفاء کے بارے میں انکی خلافت شرعی ہے یا نہیں ہے، کس کی شرعی کس کی غیر شرعی ہے بحث نہیں کرنا ہے، قرآن ان میں سے کس کی تائید کرتا ہے، کس کو رد کرتا ہے اس کی بھی بحث نہیں کرنی ہے۔ ہم یہاں صرف یہ بحث کرنی ہے لوگوں نے سے بغض کیا ہے اس کے اسباب و وجوھات دیکھنی ہیں۔

یہ وجوھات اپنی جگہ درست ہیں یا نا درست اس کے لئے دلائل جمع کرنے ہیں ہم یہاں خلفاء مبغوض مردود بنانے کی وجوھات اسباب و علل صفحات تاریخ میں تلاش کرتے ہیں۔ جہاں تاریخ نقولات تضاد معارض پانے کی صورت میں مفروضات کی قیاسی آزمائش سے حل تلاش کریں گے۔ متفقہ علیہ کو نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

علی ماسواء۔

جو بھی ہوا اقتدار جس قسم کا ہوا ایک دن کیلئے ہو علی کو ملنا چاہیئے، علی کے علاوہ کسی اور پے راضی نہیں۔ آپ سے سوال ہے آپ کیوں کس لئے ایسا ضدی۔۔۔۔ پر کیوں اصرار و تکرار ہے سر و راز تو بتائیں تو کہتے ہیں ہم جبرئیل کو دوبارہ ایسا موقع نہیں دیں گے ایسی غلط کاری کرنے نہیں دیں گے۔ منصب زعامت بیت ابی

طالب سے نہیں نکلنا چاہیئے ۔ ہمیشہ حق کی بات نہیں ہوتی مصلحت بھی کوئی چیز ہوتی ہے ۔ نبی کریم کی رحلت کے بعد ریاست وزعامت مسلمین کون کیونکر ہونا چاہیئے ؟ اس کا قرآنکریم میں کوئی اصول بیان نہیں ہوا ہے ۔

۱۔ اقرب وارثین کو ملنا چاہیئے ۔ یہ کیا بات ہوئی لاکھوں مختلف الاجناس انواع واقسام امیر و غریب عالم و جاہل سب کو پس پشت ڈال کر

علی منصب خلافت کے لئے دیگراں کی نسبت یادہ لائق وسزاوار تھے کیونکہ آپ میں بعض وارثین کو دینا کن کی منطق ہے؟ جن کی منطق ہے ان کی منطق کی کیا قدر و قیمت ہے ۔

۲۔ بقول مرجع زمزنہ آغائے بروجردی یا بقول علم پرست مغرب یا بقول باطنیہ سب سے زیادہ علم کے حامل کو دینا چاہیئے ۔ لاکھوں جاہلوں کے دین و دنیا دونوں کے مقدر اعلم دوراں کے سپرد کریں باقی گدھے بنیں ۔ علم یعنی دنیا شناسی بہت زیادہ کمانے کا طور طریقہ جاننے والوں کو زیادہ پیسہ بنانے کا موقع دینا چاہیئے یہ کس فیلسوف یا علم جدید والے کہتے ہیں؟ دنیا کو لوٹنے والے علماء ہی نکلے ہیں ایران اسلامی میں دیکھیں علماء نے کتنی دولت بنائی ، آغائے بہجت کی اس وقت ۔۔۔۔ رقم ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نہیں عالم ہے تو کسی جگہ نوکری کرے یا کسی درس گاہ میں تدریس کریں نہ کہ غریبوں کی کمائی سے اپنا ذریعہ عیش ونوش بنائیں ۔

یہ لوگ جو کہتے ہیں حکومت سب سے زیادہ علم والے کو دینا چاہیئےغلط فاحش

کی بات کرتے ہیں اس کی کوئی منطق نہیں یہ تلقین ابلیس ہے۔

۳۔حکومت رائے عامہ کی اکثریت کے حامل کو دینا چاہیئے۔ یہ تو سب سے بڑا دھوکا فریب شیاطین ہے، جس دن سے الیکشن آئے ہیں اقلیتوں کی حکومت آئی ہے اکثریت محرومیت کا شکار ہے۔کوئی ایسا اجلاس طلب کریں جس میں ملک سے استحصال کا خاتمہ کیسے کریں، حاکم کفایت شعاری کریں ظلم بربریت کے ساتھ نفاق الحادیات کو دفنا دیں، فتنہ پروری کا خاتمہ کریں۔حکومت یہ نہیں مانے گی کہ کسی کو یہ حق نہیں، حق تو کسی کا نہیں حق صرف اس انسان کا ہے جس کی نظر میں یہ ہو کہ میری تمام نقل وحرکت میرے رب کی نظر میں ہے، ادنی شخص گھر سے لے کر عادلانہ مشفقانہ حکومت کرنے کی قدرت صلاحیت ارادہ۔۔۔رکھتا ہو۔علم کی کوئی قدر و قیمت نہیں آج کل علماء کی قدر و قیمت **ما یخرج عنهم** ہے۔

ایسے صفات۔۔تھے جو دیگران میں نہیں تھے۔یہ بات شاید عند الجمع قرین صحت ہو گی لیکن کسی آیت یا نص قول سے استناد یا اصول جاری دنیا سے استناد سوائے ۔۔۔فتنہ وفساد کچھ بھی بنا سکتے ہیں۔

آغائے رے شہری نے موسوعۃ امام علی ابن ابی طالب کے علوم شعوبی میں نقص یا کمی فھم وادراک جیسی مکھیاں نکالنا نا انصاف خلاف عدالت ہو گی۔ان کے تبحر علمی وسعت مصادر وہ خدمتگار رھن اشارہ ہر چیز فراواں ہے لیکن یہ حقیقت جب وہاں غالیوں کی پذیرائی۔۔۔۔۔۔کے تحت امام۔۔جانتے ہے اباطیل

سے چشم پوشی ثابت کرتے ہیں، آپ غالیوں کے سرور آغائے ورنہ امیر المومنین کے سلونی کی نسبت سلیم بن قیس، سلیمان بن صرد خزائی کی حمایت امیر المومنین کے لئے دیوان کا اثبات کسی قسم کی توجیہ پذیری قبول نہیں کرتے ہیں کیونکہ اشعار بیہودہ گرے لوگوں کے مشغلے رہے ہیں چنانچہ مشرکین مذمت محمدؐ میں محمدؐ کو شاعر بتایا تھا۔

بعض وحقد خلفاء بے سبب و بے علت نہیں ہے انہوں نے حق اہل بیت یا حق علی یا حق زہراء کا چھیننا غصب کیا ہے، دین اللہ دین قرآن کا یہ امتیاز ہر طرف صاحب حق کو ملنا چاہیے دشمن کو بھی عدالت ملنی چاہیے لیکن حق کو پہلے مرحلے میں ثابت کرنا ہوگا انہیں یہ حق کہاں سے کس نے دیا ہے، اسکی سند کیا تھی مصادر کیا تھے۔ حقوق میں ثبوت مدعی کے ذمے عائد ہوتی ہے یہ انکا حق ہے۔ قرآن میں کہاں ہے۔ جہاں تک خلافت کے اوپر حق زہراء کی بات ہے اس کے مصادر کیاے ہے وہ ہیں سلیم بن قیس، احتجاج، بطرسی، امامۃ والسیاۃ ہیں۔ جبکہ ان کتابوں کو محققین کتب نے انھیں رد کیا ہے۔

۱۔ منافرات بین ہاشم وامیہ بن عبدالشمّس و بین عبدالمطلب بن ہاشم وحرب بن امیہ

۲۔ عبدالمطلب اور حرب بن امیہ میں دوستی تھی

۳۔ اسی طرح ابوسفیان اور عباس کے درمیان دوستی تھی

۴۔تقابل دعوت محمد القریش

۵۔سابقین الی الاسلام

۶۔محزوم وغیرھم مع ہاشمین ،عثمان بن عفوان بن ابی العاص بن امیہ

۷۔معارض بنی ہاشم من دعوت

۸۔ابولھب عتبہ ابوجھل، عاص بن ھاشم بن ۔۔۔۔عباس بن عبدالمطلب ، عقیل بن ابی طالب ،نوفل

بن عبدلحارث ،عتبہ۔۔۔۔،ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب

۔۔

فی زمانہ ریاست وزعامت وقیادت مذاہب بای اسم اونسبۃ تنسب ڈوری باطنیہ کے دست خائن میں ہے۔باطنیہ کا بغض وعداوت اساسیات اسلام سے کسی سے مخفی وپوشیدہ نہیں اس قرآن ،حضرت محمدؐ بنیادیا ستون اسلام ہے۔قرآن اور محمدؐ یا اسلام لازم وملزوم نا قابل انفکاک ہیں،قرآن بغیر ذکر محمدؐ ادھورا وقفہ سوالات مانگتا ہے۔اسی طرح محمدؐ کی نبوت ورسالت کی تصدیق وتوثیق کس نے کی ہے تو ذکر عظیم آتا ہے۔باطنیہ کیلئے ان دونوں اسماء گرامی خراش سمع ستان دل بنتا ہے لہذا تعریف مصحف فاطمہ میں آیا ہے اس میں تمام احکام موجود ہیں لیکن تمھارے قرآن کا ایک لفظ بھی نہیں چنانچہ تحریف قرآن نقص وعیب قرآن بڑا جرم نہیں اس کے ۔۔تحریف قرآن کی تنقیص ہونی چاہیئے ۔

عشوانہ بغض خلفاء۔

ان چاروں میں سے زیادہ دشمن علی سے ہے اس کے چند دلائل ہیں:

۱۔ بغض خلفاء عثمان علی سے شروع کیا، ان دونوں میں سے بعض کا سلسلہ چند سو سال گذرنے کے بعد ابوبکر عمر پر شروع ہوا۔

۲۔ ابوبکر اور عمر پر صرف اعتراض پر اکتفاء۔۔اور فدک لیکن علی پر افتراء کی بوچھاڑ کی گئی۔

۳۔ ابوبکر اور عمر سے سب وشتم پر اکتفاء کیا لیکن علی کے نام سے اسلام محمد قرآن سے متصادم اقوال حرکات کی نسبت دی گئی۔

۴۔ ابا بکر اور عمر کو سب وشتم میں صرف شیعہ اور خوارج نے کردار ادا کیا لیکن علی پر حملہ شیعہ نہیں بلکہ سنیوں نے زیادہ حصہ لیا ہے کیونکہ مواد اہل سنت نے دیے ہیں۔

۵۔ علی پیکر علم جو کہ نص قرآن اور فرمان رسول اللہ سے متصادم ہے۔

۶۔ علی سے تصرف در کونیات کی نسبت دی۔

۷۔ علی سے علوم اولین وآخرین کی نسبت دی۔

۸۔ مذھب سے ملایا

۹۔ قیامت سے پہلے دنیا میں واپس آنے کا دعوی کیا۔

۱۰۔ علی کو معبود بنایا جس طرح مسیح کو بنایا گیا ہے۔

غشوان اجتہاد۔

كلمة اجتهاد فى مصطلحانه العلماء و اسناده و بداية نشو و رجالاته و مصادره وماخذه و حدود اختياراته و تصرفاته وما يوخذ بازأته غش فى غش الف الف غش كلمه غش و تجاوز و تعدى فى حدود الله و رسوله ومن يتعد حدود الله عليه ما عليه

مذاہب شیعہ وسنی۔

عام محاورات میں شیعہ وسنی دو متضاد متعارض متضارب سمجھے جاتے ہیں کبھی کبھی حالات کے تناظر میں ان دو سے نفرت خالص اسلام کے رجحان بڑھنے پر یہ دو تقریب بین المذاہب کے عنوان سے اجتماعات کرتے ہیں، شکوہ وشکایت بیان کرنے کے بعد اپنے اپنے مذہب پر قائم رہنے اسلام کی طرف جانے سے باز رہنے کی تلقین کرتے ہیں لیکن حقیقت اور واقعیت اس کے بالعکس ہے۔ ان دو کو ایک محاورے میں دو ہاتھ سے کمانے والا بھی کہہ سکتے ہیں، ہر انسان دو ہاتھ سے ہی کماتے ہیں لیکن انکی کیا خصوصیات ہے کہ یہ دو ہاتھ سے کمانے کا محاورہ ان کے لئے استعمال کرتے ہیں جہاں ایک ہاتھ سے حلال کمائی کرتے ہیں تو دوسرے ہاتھ سے حرام کمائی کرتے ہیں جیسے آج کل کی دینی تنظیمیں ملک میں زکوۃ فطرہ کھالوں کے اجر وثواب کیلئے
خیرات تو دوسری طرف سے یونیسکو کے این جیوز تخریب اسلامی فنڈ سے کماتے ہیں۔

ایک اور محاورے بھی ایسے ہی چلتے ہیں وہ دودل والے منافقین ہیں جو ظاہر میں مسلمانوں کے ساتھ ملتے ہیں اور اندر سے کافرین کے ساتھ مذاھب اسلامی میں آتے ہیں، باہر ابوبکر عمر علی عثمان کا نام لیتے ہیں ایک دوسرے کا مخالف دکھاتے ہیں صحیح بخاری کا مذاق اڑاتے ہیں، اشعری کے مخالف معتزلی کی تعریف کرتے ہیں۔

معتزلی اور اشعری۔

دنیا چلانے کیلئے معتزلی کا ساتھ دیتے ہیں، مذھب چلانے کے لئے اشعری بنایا گیا، انکے مصادر دونوں ضدی قرآن میں مشترک ہیں۔شیعہ وسنی دونوں ایک کمانڈر کے دو دائیں بائیں دستے ہیں جو اسلام اور اس سے مربوط چیزوں کو روکنے کے لئے وجود میں لائے گے ہیں

اھلبیت یا اصحاب کی جانشینی کا دعوی ہے، جانشینی کسی دینی فارمولے میں نہیں آتی ہے۔رسول من اللہ جانشینی بھی من اللہ ہونی چاہیے لیکن اللہ نے ختم نبوت و رسالت کا باب بند کیا ہے۔نص من اللہ من الرسول تصریحا کذب افتراء بہتان ہے۔۔۔۔حسی یا زیدی یا سنی کہتے ہیں وہ بھی دعوی زخرف ہے۔دین عالمی دین دائمی اور منصوصیت جمع ناپذیر ناممکن ہیں یا دونوں شقاق خوارج ہیں، آپس میں وقت حالات کے تحت۔۔۔بدلتے رہتے ہیں۔کتاب اتجاھات تفاسیر کے مصنف ڈاکٹر فھد غدیر سے استناد کر کے نبی کریم سے افتراء باندھتے ہیں کہ من کنت

مولا فی اھل بیتی و اصحابی لکھا ہے۔امت محمد کوقرآن اور محمد کی طرف برگشت کرنا ہوگا۔

غشوان اول وآخر بلانہایہ۔

ان دو مذہب نے ایک ایسی غشیان تدلیس وتلبیس کی ہے اس کی فروغ و اشاعت کے لیے تمام ممکنہ مفروضات شیطانی ابلیسی بالخصوص صلیبی یہودی مجوسی ،الحادی وسوشلزم کمیونزم ذرائع کواپنایا دونوں نے راہ تشدد سیاست رشوت تفرقہ انتشار مفادات پر چلایا ہے پہلے مرحلے میں مذہب اہلبیت کو بے معنی بے اساس بے قیمت بے ارزش دغا بظائر منتہی ہوئے محبت کواساس بنایا سروران اولی اسلام کوکم کم پیچھے لگایا سابقین اسلام ہجرت جہاد کوکونے پر لگایا انہی نام تک محدود کیا دین کوغیر معروف بلکہ مطعون مجھول انسانوں سے لینا شروع کیا۔

جا گزین منصب نبوت کون۔

۱۔حضرت محمد کونبوت خاندانی ورثے میں نہیں ملی تھی تا کہ آپ کی وفات کے بعد آپ ہی کے خاندان سے کسی قریبی کو دیں۔

۲۔نہ ہی نبوت آپ کی تگ ودوزحمت مشقت کی نتیجہ میں حاصل کیے تھے تا کہ آپ کی خاندانی ورثے میں جائیں۔

۳۔نبوت عطیہ الٰہی تھے،امانت الٰہی تھے وہ آپ کی ذات تک محدود ہے آپ کی وفات کے بعد خود بخود سلسلہ ختم ہوا خاص کر بعد از اعلان قرآن ختم نبوت دیگر نبوت

کا گنجائش ہو۔

۴۔اما مقام ریاست زعامت مسلمین کی صنف گروہ قبیلہ خاندان کا بھی نہیں ہے۔

افاضل حوزہ اپنے مستقبل کے بارے میں پریشان۔

افاضل حوزہ اپنے مستقبل کے بارے میں پریشان ہیں۔بعض ذہب بہتر بنانے میں کامیاب ہیں۔آغائے فرمان شگری ہو یا فدا حسین حیدری یا فاضل ارشد آغائے کفایت ہو یا آغائے محمد سعید موسوی علوم شعوبی ہو یا یونانی ہو یا علم اصول فقہ میں نبوغت رکھتا ہو یہ سب اپنے مستقبل کے حوالے سے پریشان ہے حوزہ علمیہ قم میں ان سے بھی کہیں اصول فقہ فلسفہ میں اعلی درجہ پر فائز شخصیات ہوں گے اس کے علاوہ ایرانی انہیں اونچے مقام کرسی پر بیٹھنے کی اجازت نہیں دیں گے سوائے بلتستانی حسینیہ میں ان کو آیت اللہ کے نام سے یاد کریں اپنے ملک میں جائیں خلٹی میں جب تک اخوند عبداللہ وہ منبر نہیں چھوڑیں گے شگر خاص میں آغائے سید حسین کے جانشین کے نام انتقال ہوا ہے ایوبی میں اخوند حسن کے جانشین ان کے منبر کی طرف آنکھ مچولی دیکھنے کی اجازت دیں گے محمد سعید کو ضامن علی اور محمد طہ نیچے ہی رکھیں گے اوپر آنے نہیں دیں گے لہذا جہاں تک ایک نئی میدان کا مجاہد بنیں گے اپنے دین سے دفاع کریں یہاں میدان خالی ہے دین شریعت تاریخ اسلام میں وہی ہے جو چھوٹی عمر میں مجالس میں سنتے ہیں مجتہدین یا فلسفی کلامی عقیدہ وہی رہے گا علی سے جھوٹے دعوی محبت خلفاء سے ناروا بغض عداوت اگر ان سے پوچھیں علی

کی شان میں اتنا غلو کیوں جواب ندارد۔

مبغوضیت خلفاء میں چاروں شریک ہیں لیکن نبی کریم سے علی سے وصل رشتہ داری فدا کاری کی وجہ سے عثمان بن عفان علی ابن ابی طالب ابوبکر وعمر بن خطاب طعو نات ضربات مسمومات کا نشانہ بنے جس طرح دعوت انبیاء کے مقابل دعوت ابالیسی شیاطین کامیاب بنے جس طرح زانیہ زنا کی طرف دعوت دینے میں نہیں شرماتے خلاف اصول بات کرنے میں سیاسی نہیں شرماتے ۱۴۴۳ھ مملکت اسلامیہ افغانستان کی بیس سال جدوجہد سے حاصل نظام اسلامی نافذ کرنے پر پابندیاں عائد کیں تاریخ اسلامی میں بعداز راشدین بنام امیر الامومنین بنی امیہ بنی عباس بنی عثمان بن عفان بنی مغل جاہل کارزائی عیاش حکمران گزرے ہیں ان کی یاد تجلیل سے گزرتے لیکن صدر اسلام کے راشدین کو ایک دوسرے جتنا صعوبتیں مشکلات مصائب سے زیادہ گزرے تھے انہیں زیادہ مطعون مبغوض تہمتوں افتراء کا نشانہ بنایا ہم یہاں الحادیہ ثلاثیہ یہودیہ صلیبیہ مجوسیہ کی طرف نشان غیض وغضب بننے والے خلیفہ مسلمین کا ذکر کرتے ہیں۔

محبت کیسے حاصل کیا جاتا ہے محبت کے کیا عناصر ہیں کس مقولے میں آتا ہے جن اہلبیت کی محبت واجب ہے معلوم ہوتا ہے یہ افعال قلوب سے ہے یہ موضوع امرو نہی تعلق قرار نہیں پاتے ہیں یہ افعال اعضاء جوارح نہیں جیسے نماز زکوۃ روزہ حج احکام تکلیفہ ہیں علی جیسے واحد تمام صفات کی لات وجمالات کو چھوڑ کر بارہ ہزار لشکر

لے کر اس کو انتخاب کیا علی کی جگہ اشعث بن قیس کو مانتے تھے امام حسن کو چھوڑ کر معاویہ کے پاس گئے امام حسین کو چھوڑ کر یزید کو مانا۔

اس دفعہ آپ سے عرض کرتا ہوں ہمیں سنیوں کی روایات نہ دکھائیں ،کیا امامت کے مصادر سنیوں نے آپ کو دیئے ہیں، ہم ایک عرصہ سے یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ دو الگ مذاہب ہیں لیکن دونوں مذاہب کے مشترکات کو جوڑنے سے ثابت ہوا شیعہ جتنے غیر معقول غیر اسلامی احکامات استناد کرتے ہیں وہ یہ تین ہیں، متعہ، امامت بلافصل اور مہدی۔ مہدی محمد نصیر نمیری سے، فدک سلیم بن قیس سے، ان سے تو معلوم ہوا دونوں ایک ہی ہدف کے لیے سرگرم ہیں ایک ہی مرکز ہے جس سے ہدایت لیتے ہیں۔ فقہ امام صادق کے نام سے چلایا ہے جبکہ سارے احکام مالک بن انس، محمد بن ادریس اور ابوحنیفہ کے فتاوی سے لئے ہیں کیونکہ امام صادق کے نہ کوئی استاد تھے نہ ان کی کوئی کتاب تھی نہ کوئی شاگرد ہے نہ انہوں نے کوئی دعوٰی کیا ہے اس کے قرائن وشوائد کثیر ملتے ہیں کیونکہ انھوں نے کوئی کتاب نہیں لکھی ہے، چار ہزار شاگرد بادشاہ مصر کے خواب جیسا ہے، آغائے خوئی نے رجال الحدیث میں اس سے انکار کیا ہے کہ ہمارے پاس آئمہ اربعہ کی کوئی کتاب ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

\- - - - - - - - - - -

تاریخ اسلامی میں تین قسم کی شریعت چلی ہے۔

۱۔ شریعت قرآن کریم ۲ شریعت فقہ اسلامی ۳۔ شریعت حدیث۔

ان تینوں کے مصادر دیکھتے ہیں۔ شریعت قرآن کے مصادر معلوم ہیں۔ اس کے الفاظ وکلمات ومعانی سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ فلہ الحق ولہ الحکم، تخلیق حکم دونوں مخصوص ذات باری تعالیٰ نہیں تھا۔

شریعت فقہ من البدایۃ الی یومنا ھذا شخصی آراء ومظنونات وتصورات وتحیلات وحدسیات، اجتماعیات، ادعات پر مبنی ہے کسی کو چاہے شخص جاہل ہو یا عالم دانشمند و فقیہ ہو فتویٰ کی اسناد پوچھنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ فتاوی غلط نا درست ہی کیوں نہ ہو وہ ہر صورت میں صحیح ہوگا۔ چنانچہ کہا اگر غلط ہو مجاز مثیب ہوگا۔ یہ شریعت دوسری صدی کے پہلے پچاس میں آغاز ہو کر الیٰ یومنا ھذا جاری ہے۔ ان کے بہت سے فتاویٰ قرآن کریم سے متصادم ومتعارض ہیں کیونکہ یہ فتویٰ فقیہ کوئی چارہ نہیں۔

شریعت حدیث:۔ اس کے مصادر وماخذ اصحاب وتبع تابعین کو جاتے ہیں۔ اصحاب جو کہ آغاز دعوت رسول اللہ کو ابتداء میں قبول کر کے مصائب و مشکلات میں مبتلاء ہوئے تھے اور بعد از رسول اللہ بھی ثابت قدم رہ کر دنیا سے گزر گئے ان سے جامعین احادیث نے کوئی قابل قدر احادیث جمع نہیں کیں ہیں۔ لیکن فتح مکہ کے بعد تسلیم اسلام ہونے والوں میں منہم صالحون ومنہم فاسدون، قرآن کریم کی چندین سوروں بقرہ، نساء، منافقین، احزاب، جمعہ میں ان کی مذمت و

ملامت آئی۔اور رسول اللہ کے منع تدوین حدیث کرنے کی وجہ سے بہت سے دیندار اس سے گریز کرتے ہوئے گزرے ہیں۔

نظام قرآن کریم حضرت محمدؐ نبی خاتم النبیین مبعوث ہوئے تو لوگ اپنے مسائل رسول اللہ سے پوچھتے تھے چنانچہ آیات کریمہ میں آیا ہے

۔﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَ لَهُ أُخْتٌ فَلَها نِصْفُ ما تَرَكَ وَ هُوَ يَرِثُها إِنْ لَمْ يَكُنْ لَها وَلَدٌ فَإِنْ كانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثانِ مِمَّا تَرَكَ وَ إِنْ كانُوا إِخْوَةً رِجالاً وَ نِساءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَليمٌ ..نساء ۱۷۶﴾

حتی بعض علماء صاحب رسالۃ کے بعض بیٹے اولا د سوشلزم کی طرف گئے چنانچہ ایک عالم دینی امام جماعت تھے انکے بیٹے کیمونسٹ ہو گئے۔نجف کربلا میں مجتہد دعوی اعلمیت رکھنے والے بھی گئے کہ اگر سوشلزم کے خلاف بات کریں گے تو قتل یا ملک بدر ہونگے۔آغائے حکیم نے جرئت کی اور کہا سوشلزم کفر والحاد ہے کا اعلامیہ نشر کیا تو دیگران نے بھی انکی تاسئی کرنے ہوئے فتوی دیئے لیکن بعثی حکومت نے آغائے حکیم کو اس جرم وسزا میں انھیں گھروں اولادوں سمیت اٹھا کر لے گئے چند دن بعد ان کے جنازے گھر کے باہر چھوڑ گئے چنانچہ ان کے بڑے بیٹے سید

مہدی، آغائے حکیم اور محمد باقر حکیم عراق سے فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔ علامہ مودودی نے اسکے خلاف مظاہرہ کیا تو ملتستان والے شیعہ ہونے کی ناتے انھیں بھی شرم آئی تو انھوں نے بھی مظاہرہ کیا۔علماء نے لوگوں کو اس طرف متوجہ نہیں کیا کہ ملک میں سوشلزم آ گیا ہے یہ ہمارے مذھب کے خلاف ہے اور آپ لوگ ہوشیار رہیں۔

فضائل امیر المومنین حقیقت و واقعیت و اصالت رکھتے ہیں یا اور اہداف و منویات کی خاطر گھڑے گئے ہیں یعنی نسخ و مسخ و فسخ شخصیت امیر المومنین کی خاطر گھڑے گئے ہیں۔الغرض جو بھی موضوع بحث شخصیت امیر المومنین ہے امواج اوقیانوس کے طوفان میں پھنسی کشتی کو کسی ساحل تک پہنچا تا ہے باطنیہ علیہ ماعلیہ کو کوئی پرواہ نہیں کشتی بمع علی غرق طوفان میں ناپید ہو جائے لیکن شخصیت والا امیر المومنین کو پڑھنے والے حضرات حسنین ہیں پرورده رسول اللہ ہیں، دل دادہ و پسندیدہ سرور کائنات اور امیر المونین چہارم مسلمین ہیں چاہے واقعاً درست ہیں یا الحاق والصاق نوابغ عصر حاضر باطنیہ ہے کاظم زادہ ہے یاری شہری، جعفر سبحانی ہے یا جعفر عاملی و میلانی ان کو کوئی پرواہ نہیں جہاں چاہے گم ہو جائیں۔یہ فضائل الف سے یے تک بغیر کسی شکوک وشبہات کی گنجائش نہیں رکھتے۔قرآن کریم میں جہاں سونا چاندی کنز رکھنے والوں کی مذمت آئی ہے وہ۔۔۔میں شمار میں ہوگا نعوذ باللہ علی علم وفکر رکھتے

تھے کیونکہ سونا چاندی۔۔۔۔ ہے کیونکہ تاریخ میں بھی۔۔۔علی حلقات رکھتے تھے۔
ابن عباس نے کہا ہے میں نے سب علی سے لیا ہے یہ جملہ بھی نا قابل اثبات ہے۔
کیونکہ انھوں نے نہ کوئی کتاب چھوڑی ہے، وکلا مدافع جواب دیں خلفاء کی طرف
سے اسکی اجازت نہیں تھی تو اپنے دور امارت کے وقت۔۔۔ دوسرا جواب علی ابا بکر
اور دونوں سے خوشگوار تعلقات تھے چنانچہ شیخ محمد حسین کاشف الغطاء اور ہاشم نے
کہا ہے ابا بکر کی مرتدین سے جنگ میں علی انکے برابر شریک تھے۔ عمر کے دور میں
منصب قضاوت، جنگ روم کے دوران عمر بن الخطاب نے جنگ میں گئے تو علی
انکے جانشین تھے، چنانچہ جنگ صفین میں کسی موقع پر محمد بن حنفیہ نے عمر بن خطاب
کے بارے میں بے ادبی بات کی تو علی نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا اور کہا انکا نام بغیر
احترام نہ لیں۔ تیسری بات امیر المومنین کے بعض فضائل الوھیت اللہ سبحانہ سے
متصادم ہیں جیسے علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے، نام علی لینا عبادت، علی غیب جانتے
تھے، سلونی قبل ان تفقدونی، علی آسمان کے راستے کو بہتر جانتے ہیں۔

فضائل امیر المومنین میں سے ایک آپکی امامت کا منصوص من اللہ تھے چنانچہ
شیعہ اسے مائدہ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دينكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتي وَ
رَضيتُ لَكُمُ الْإِسْلامَ ديناً .۳﴾ ﴿إِنَّما وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذينَ
آمَنُوا الَّذينَ يُقيمُونَ الصَّلاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكاةَ وَ هُمْ

راکِعُون. ۵۵﴾ ﴿یا أَیُّھا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَ اللَّهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکافِرِینَ. ٦٧﴾ احزاب ﴿إِنَّما یُرِیدُ اللَّهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیراً . ٣٣﴾ عمران ﴿فَمَنْ حَاجَّکَ فِیهِ مِنْ بَعْدِ ما جاءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعالَوْا نَدْعُ أَبْناءَنا وَ أَبْناءَکُمْ وَ نِساءَنا وَ نِساءَکُمْ وَ أَنْفُسَنا وَ أَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْکاذِبِینَ . ٦١﴾ شعراء ﴿وَ أَنْذِرْ عَشِیرَتَکَ الْأَقْرَبِینَ . ٢١٤﴾

سے استناد کرتے ہیں اسکے علاوہ دوسری اور بھی آیات پیش کرتے ہے۔ آپکی امامت اور دیگر فضائل کو میر حسین ناصر ملت نے اپنی کتاب عقبات کی دس جلدوں میں سے ایک کو ان آیات تفسیر تاویل کے لیے مخصوص کیا تھا، اسکی ۹ جلدیں نشر ہوئی ہیں۔ جب انھوں نے دیکھا آیات دور دور سے اس سے ربط نہیں رکھتیں تو شرمندگی سے بچنے کے لیے کتاب کو چھپایا چنانچہ کتاب گلشن ابرار۔۔۔۔۔

میر حامد حسین کی سوانح حیات میں لکھا ہے، دوسرا اقائی محمد حسین بروجردی نے قم میں اپنے دروس میں کہا ہے ہمارے پاس علی کی امامت کے لئے کوئی آیت نہیں اس لے ہم علی کی علمیت کو پیش کرتے ہیں۔

امام خمینی، آیت اللہ ابرھیم امینی اور محمد فضل للہ نے بھی اس حوالے سے کتابچے نشر کئے ہیں۔ یہ سب اعتراف کے باوجود منصوصیت کو تازہ کرنے والے علماء سید

میلانی، اراکی، سبحانی محسن نجفی، صلاح الدین نے منصوصیت کی رٹ لگا رکھی ہے۔

فضائل امیر المومنین

فضائل امیر المومنین میں سے ایک اہم فضائل میں بقول عالم قرمطی دین عزیز اسلام قرآن کریم منصب امامت ہے، جو کہ انبیاء اولوالعزم سے افضل و برتر ہے بقول معز الدین باطنیہ۔ اتنے جھوٹ خرافات مذخرفات ضد قرآن ضد محمدؐ ضد دین محمدؐ کے خلاف جنگ بادین ہے۔ مملکت مسلمین یواس یوم سیاہ کا سامنا کرانے والے ہاشم بحرانی واضح و آشکار ہیں یہ ان آیات کریمہ سے ایک جملہ امامت یا ائمہ سے دور یا قرتک قربت رشتہ یا تو مخفی ہے واضح کچھ نہیں ہے۔ جس کیلئے از قرآن کریم کی آیات کثیرہ سے استناد کیا ہے۔

ایمانیات وتشریعیات دین مبین اسلام

اگر اقتصادیات میں ڈاکٹریٹ کرنا چاہتے ہیں تو پہلے یا ابتدائی کلاسوں میں مصطلحات اقتصادیات سے آگاہی کارائی جاتی ہے مصطلحات ہندسہ، سیاست بین الاقوامی تعلقات کی مصطلحات نہیں بنائیں گے۔ دین اسلام کو جو روزگار طاعون زدہ مانند سامنا ہوا ہے یہ باطنیہ کی مصطلحات سے ہے۔ قرآن میں آیا ہے اس کو کنارے یا غائب کر کے اپنی مذموم عزائم کو فروغ دینے کے لئے یہ اصطلحات وضع کی گئی ہیں۔ جیسے اصول دین، عقائد، تصور کائنات، عالم برزخ سزا خانہ جہنم کی جگہ قبر رکھنا۔ اولی الامر مسلمین کی جگہ امامت رکھنا، عقائد میں عدل کو گنا اور اپنی مرضی کے

اعتقادات بنائے۔ یہ تمام مصطلحات قرآن کی مخالفت میں وضع کی گئی ہیں تا کہ ان کے خودساختہ اعتقد ات حاصل کریں۔اس بارے میں دلائل و براہین حد احصاء سے زیادہ پائے جاتے ہیں۔عالم الغیب ﴿قُلْ لا أَمْلِكُ لِنَفْسی نَفْعاً وَ لا ضَرًّا إِلاَّ ما شاءَ اللَّهُ وَ لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لاَسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَ ما مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلاَّ نَذيرٌ وَ بَشيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُون. اعراف،۱۸۸﴾ ﴿وَ قالَ الَّذينَ كَفَرُوا لا تَأْتينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلى وَ رَبِّی لَتَأْتِيَنَّكُمْ عالِمِ الْغَيْبِ لا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقالُ ذَرَّةٍ فِی السَّماواتِ وَ لا فِی الْأَرْضِ وَ لا أَصْغَرُ مِنْ ذلِكَ وَ لا أَكْبَرُ إِلاَّ فی كِتابٍ مُبينٍ . سباء۳﴾،ایمان بکتب سماعی ﴿وَ الَّذينَ يُؤْمِنُونَ بِما أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَ ما أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُون. بقرہ۴﴾ ﴿وَ لَمَّا جاءَهُمْ كِتابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِما مَعَهُمْ وَ كانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جاءَهُمْ ما عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكافِرينَ. بقرہ ۸۹﴾

عالم اسلامی بالعموم وبالخصوص اپنے ملک عزیز مفتخر عالم اسلامی نام جذب کشش یعنی پاکستان اپنی تاریخ میلاد سے الی یومناھذا ایمانیات وتشریعات اسلامی سے محروم ومظلوم رہاہے،اسکی نسل نومزوح ومشترک بین باطنیہ رہی ہے۔نام نہاد علوم جدید پڑھنے والوں کے طنز ونقص دین پر موقع ملنے پر نہیں چھوڑتی جبکہ درسگاہائے حوزہ دینی لبس ما فی باطنیه او ظاهره اومن الدین ولافیه من

الدین شیء.

مذاھب

دین و مذاہب مسلم معاشرے میں یہ دونوں چل رہے ہیں لہٰذا ضروری اور ناگزیر ہے کہ ان دونوں کی واضح جامع تعارف ہونا چاہیے تعریف کے بعد دونوں کا نسب بیان ہونا چاہیے کیونکہ تعریف بغیر بیان نسب تعریف ناقص نامکمل تصور ہوگی اہل فکر و دانش تعریف میں نقص و خلل محسوس کریں گے ساتھ ہی دونوں کے درمیان تقابل کو بھی بیان کیا جائے دونوں میں کس قسم کا تقابل پایا جاتا ہے۔

۱۔کیا تقابل والد و مولود ہے؟

۲۔تقابل جوڑواں ہے یا تقابل مالک و غلام ہے۔

۳۔تقابل زوج و زوجۃ ہے۔

۴۔صاحب یتیم خانہ و لقیط ہے۔

۵۔تقابل باغیہ و طاغیہ ہے۔

کیا مذاہب دین کے مصادر کے تعداد کم و بیش فہم و ادراک میں فرق سے بنی ہیں یا مذاہب مفتوحہ علاقوں سے آئے پناہ گزینوں کے اختلاف سے وجود میں آتے ہیں متعدد مختلف قوموں کے دخول سے بنے ہیں مذاہب کی تاریخ تاسیس موسسین دیکھنے سے واضح روشن ہوگا نہ وہ دین کے بچے ہے نہ بھائی ہے نہ غلام ہے نہ متبنیٰ ہے بلکہ وہ دشمن عنود کنود دین ہے خود کو مقنعہ دین لگا کر خاندان دین سے وابستہ

دکھاتے ہیں وہ فرزند نابغہ زانیۃ ہے مذاھب کے تاریخ پیدائش دیکھتے ہیں تاریخ اسلام میں سب سے پہلے تاسیس ہونے والا مذھب شیعہ ہے جو جنگ صفین میں لشکر علی سے الگ ہو کر معاویہ کو جتا کر علی کو شکست دینے کی تمہید شروع کی۔ بعد مختیار ثقفی منافق نے اس میں تداوم رکھا اس صدی کے آخر میں شام میں یوحنا مسیحی دمشقی عراق حجاز کے منافقین وایمان مشکوک وعمل میں تشکیک تفرقہ ڈالتے تھے دوسری صدی کے آغاز میں ایک مذھب منافق ضد علی ضد امام حسین بنام معتزلہ وجود میں آیا بعد میں معتزلہ سے مذھب سنی وجود میں آیا سنی یعنی خراسان بخاری کے تدوین شدہ یا تدوین کردہ احادیث کو بھی وحی من اللہ کا درجہ دینے سے شروع ہوا گویا ان کا وجود اسلام کے خلاف اسلام کی ضد میں اسلام سے دو بدو مزاحمتی جنگ میں وجود میں آیا ہے لہٰذا ان کے عقائد اپنی من مانی کی بنیاد پر وجود میں آئے ہیں لہٰذا وہ کسی اصول کے تحت وجود میں نہیں آئے ہیں

عقائد نویسان نے عقائد شناسی کے لئے کوئی اصول وضع نہیں کیے ہیں قرآن سے استناد کئے بغیر احادیث ممنوع تدوین سے استناد کیا ہے۔

مذاہب

مذاھب کا ئنا ما کان بای اسم تنسب لغۃ واصطلاحا گرچہ اقرار کلمۃ اسلام یا مسلمان وقت ضرورت آنے پر لیتے ہیں انکا ھدف اصلی نہائی دنیا میں اسلا کا نام لیوا نہ ہو فرقوں کی سعی وکوشش یہ ہوتی ہے حضرت محمد اور آپ کے رکاب تھامنے

والوں کا نام نہ آئے یہ الزام نہیں دلائل شواہد کثیرہ رکھتے ہیں حوالہ دیں گے۔ مذاہب کے سلسلہ نسب ابوالحسن اشعری کو جاتے ہیں، اشعری مذہب کی نسبت معتزلہ کو جاتی ہے اور معتزلہ کا نسب فلاسفہ یونان غرب کو جاتا ہے اور ان کا ابلیس لعین سے ملتا ہے۔ شیعوں کا نسب اشعث بن قیس سابق اسلام سے رد کو جاتی ہے ،اس کا پہلا فرزند صلبی خوارج ہے خوارج اور شیعہ میں صلہ رحمی ہے۔

۱۔ احکام قرآن کی جگہ فقہ بلا پدر و مادر میری رائے یہ ہے

۲۔ فقہ میں مسائل ضد قرآن متصادم بقرآن زیادہ سے زیادہ آجائیں

۳۔ فقہ میں مسائل ضد قرآن متصادم بقرآن زیادہ سے زیادہ آجائیں

۴۔ نبی کریم کے منع کے باوجود احادیث لکھی ہیں تا کہ قرآن کنارے پر لگائے

۵۔ اللہ کے واجب کردہ عبادات کے موازی میں نفلیات مستحبات بلکہ واجبات بھی جعل کی ہیں جس کا انجام جو بھی کہے بدنیتی پر مبنی کا احیاء ہے مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہوئے ہیں گھروں کے نظم ونسق اپنے ہاتھ میں زکوۃ وصدقات الحادیوں کے مشن میں صرف ہو رہے ہیں واجبات قرآنی کی جگہ عزاداری موالید کی بدعات اختراع کی ہیں شیعوں کے سوفرقے تک پہنچے ہیں اس میں فرق ملحدین کی تعداد بہت ہے لیکن بڑے پائے کے علماء قیادت سنبھال کر اسماعیلیہ ملحدین ناسخ شریعت مدعی الوہیت علی قادیانی سب ایک ہیں ان کے حمایت یافتہ علماء کا بیانیہ میں فرق معمولی ہے قرآن محمد کا نام لینا کراھت محمد کی جگہ علی نفس رسول ہے بعض کہتے ہیں

حضرت علی کے چند صفات ایسے ہیں جو پیغمبر میں نہیں تھے حضرات حسنین حضرت محمد سے افضل ہیں اللہ کی رضایت متوقف بر ضایت زہراء ہے۔

امامیہ کے پندرہ فرق ہیں فرقہ زیدیہ، جاوردیہ، امام حسن وحسین کے بعد محمد بن الحسن، نفس ذکیہ، سلمانیہ، اوحریریہ، بتریہ، امامیہ من الروافض، کاملیہ ان کا عقیدہ ہے خلفاء کافر ہو گئے کیونکہ انہوں نے علی کی بیعت نہیں کی۔ علی کافر ہو گیا خلفاء سے جنگ نہ کرنے کی وجہ سے۔ محمدیہ، باقریہ، ناوسیہ، عماریہ، اسماعیلیہ، موتریدیہ، قطعیہ، مبارکیہ، ہشامیہ۔ کیسانیہ، مختاریہ، ہاشمیہ، الحادثیہ، البھائیہ، رزایہ انتقال، امامت از علی محمد حنفیہ، زیدیہ، جاوردیہ، سیلمانیہ، امامیہ، باقریہ، جعفریہ، افطحیہ، استملیہ، اسماعیلیہ، اثناعشریہ کثیر مولود ہے جس کی تعداد پہلی دوسری تیسری، دوسو پیدا کرتا ہے اس کی تولید رکتی نہیں ہے۔ یہ تھے ایک تعریف ناقص نامکمل رہے۔ مزید امتیازات جاری رکھ سکتے ہیں۔ جبکہ نسب اسلام بخالق کائنات کسی اور سے انتساب نہیں، اس کے اپنے مالک کے نزدیک قرب عزیز اس کے مظاہر عبادت وبندگی میں اس کا لائحہ عمل کا نام قرآن اس کا معلم مرشد سرور کائنات صاحب عرش عظیم سے قرب ہے اس کا آخری قیام جنت رضوان ہے دین کو سواء اللہ سبحانہ کے کسی افتخار واعتزار نہیں دیا ہے سروران انبیاء ومرسلین کو افتخار اعتزار خدمت ہادی دین مبین کے معلم ومرشد ہیں۔

یکے از دلائل دندان شکن علی کیلئے اشعار سرور کرنے علی کو شاعر بنانے والے

وزیر اطلاعات باطنیہ صفوی مجلسی، رے شہری ہیں۔اللہ نے قرآن کریم میں حضرت محمدؐ کیلئے شعر گوئی شایان شان نہیں بتایا۔روم کی ابتدائی آیت میں مسیحیوں اور مشرکین کی جنگ میں مومنین یعنی نصاریٰ کی فتح کی خوش خبری بتایا۔عرصہ دراز باطنیہ سے وابستہ ایران، عراق، افغانستان، پاکستان کے شیعہ علاقوں میں کفرو الحادیوں سے اتحادی بننے والے علی کا نعرہ لگانے والے ہی ہیں۔علی نے فرمایا" **واللہ لا سلمن ما سلمت امور المسلمین** "اللہ گواہ ہے کہ میں اس وقت تک حالات کا ساتھ دیتا رہوں گا جب تک مسلمانوں کی امور ٹھیک چلتے رہیں گے (خطبہ۷۴)۔

"**للہ دربلاء فلان فلقد قوم الاود و داوی العمد و اقام السنة و خلف الفتنة ذهب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرها و سبق شرها ادی الی الله طاعته و اتقاه بحقه رحل و ترکهم فی طرق متشعبة لا یهتدی بها الضال ولا یستیقن المهتدی**" (اللہ فلاں کا بھلا کرے کہ اس نے کجی کو سیدھا کیا اور مرض کا علاج کیا سنت کو قائم کیا اور فتنوں کو رفع کیا دنیا سے اس عالم میں گیا کہ اس کا لباس حیات پاکیزہ تھا اور اس کے عیب بہت کم تھے۔اس نے دنیا کے خیر کو حاصل کیا اور اس کے شر سے آگے بڑھ گیا۔اللہ کی اطاعت کا حق ادا کردیا اور اس سے مکمل طور پر خوفزدہ رہا۔وہ دنیا سے اس عالم مین رخصت ہوا کہ لوگ متفرق راستوں پر تھے جہاں نہ گمراہ ہدایت پا سکتا تھا اور نہ

ہدایت یافتہ منزل یقین تک جا سکتا تھا) (خطبہ ۲۲۸)

علی کے بارے میں ایک مصرع شعر ملجم مرادی کی زہر آلودہ تلوار کی ضربت سے زیادہ زخم آور ہے۔

شیعان علی کہنے والوں سے پہلے مشرکین کافرین کو قبر میں نہیں عالم برزخ میں عذاب بھگتیں گے۔ یہ لوگ شیعہ علی ضرور ہیں کیونکہ شیعہ اسلام اور اسلام خواہانوں کو ستانے والے ہیں۔ اگر علی کا غلام گرویدہ بننے والے اپنے نفس کو علی کی غلامی میں دینے والے حضرت محمدؐ کی اہانت و جسارت، قرآن کریم کی اہانت و جسارت نہیں کرتے، اللہ کے واجب کردہ فرائض واوامر کو گرانے ساقط کرنے کیلئے دعوت، محبت علی نہیں کرتے۔ جس علی نے تین امیر المومنین کی تکریم تعظیم و توقیر کیا ہے ان کیلئے سب وشتم و لعن نہیں کرتے، لعن نامہ نہیں لکھے، بھٹو بے نظیر ترکی کی حمایت کرنے والے مسلمان نہیں ہو سکتے ہیں۔ علی اور امام حسین کو مشغلہ موضوع شعر نہیں بناتے۔ شعر میں حکمت نہیں جہالت، ضلالت، اہانت، جسارت عداوت ہوتی ہے۔ یہ کہنا ائمہ طاہرین شعراء کی توقیر و تکریم وخلعت دیتے تھے کذب صریح افتراء تہمت اپنے آقاؤں سے کہا ہے اگر بعض دیگر کیا ہو آپ کے ائمہ کا عمل وقول حجت نہیں، حجت صرف رسول اللہ ہیں دین اسلام عزیز کی اہانت و جسارت کرنے والے مسلمان نہیں۔

سابق امیر المومنین اور علی ابن ابی طالب مسلمانوں کے برگزیدہ تھے ان کے

متعلق نہج البلاغہ میں شریف رضی نے کلمات نقل کئے ہیں اگر انہوں نے جھوٹ افتراء بعلی باندھا ہے تو بغداد جا کر ان کی قبر نبش کریں ورنہ علی سے آگے سر حوزہ تقدم کریں تا کہ تمھارے چہروں سے کشف نقاب ہوگا، اس بارے میں مجتہد و مرجع کے مقلد نہیں تقلید ضد قرآن ضد محمدؐ ہے۔

موضوع میں داخل ہونے سے پہلے بعض غشاوین باطنیہ سے کشف نقاب کروں:

قرآن کریم میں اللہ سبحانہ کی وحدت خالقیت ربوبیت معبودیت کا اعتراف، ملائکہ وانبیاء ومرسلین خاتم النبیین وقیام قیامت حیات بعداز موت کے لئے کلمہ ایمان آیا ہے، یعنی دلائل وبراھین قاطعیہ ساطعہ سے ثابت ہے لیکن انھوں نے ایمان کی جگہ کلمہ اعتقاد استعمال کیا ہے۔ بت خانوں میں جا کر مردوں سے خطاب اوران سے طلب حاجت کرنا اعتقادات میں گردانا ہے۔ آغائے سبحانی نے اپنی کتاب اعتقادمین بہت سے عقائد کو جمع کیا ہے۔

دوسرا حضرت محمد کی نبوت کے شاھد اللہ ہے جسے قرآن نے بیان کیا ہے جبکہ مجلسی سبحانی مغنیہ۔۔۔۔۔

اسماۂ قرآن اسراء ۱۰۶۔

الاقتصاد۔۔ مائدہ ۶۶ ،لقمان ۳۲، فاطر ۳۲ ،نحل ۶۲ ،ص ۲۶

استخلاف الانسان۔انعام ۱۶۵، اعراف ۱۰، فاطر ۳۰ نحل۔۔

دین وعلم

عصر معاصر میں جاری ختم ناپذیر جنگ تزاحم تراکم تعارض تناقص تصادم کی جنگ میں ایک جنگ بین دین وعلم ہے۔اس جنگ کے بانی اسکی تاریخ بدائتی عدوت ودشمنی یہود ومجوس ضد دین عیسی سے شروع ہوتے ہوئے اغفال یا تقفل کلیسا کے بعد مبارزہ ادیان میں نصاری بھی یہود ومجوس کے ساتھ شامل ہوگیا۔اس ضدادیان جنگ کو ہر حوالے سے تقویت ملی تنہا مقابل الحادمیں امت مسلمۃ تھی۔

دین کے معنی لغوی ہیں، دین یعنی ایک طاقت مطللقہ غیر مرئی کے سامنے خاضع و خاشع ہونا ہے گرچہ خرافات مذخرفات ہی کیوں نہ ہوانھیں ادیان وضعی کہتے ہیں یعنی ساختہ بشری ہیں اما دین کی مصطلح قرآن میں دین اسلام عزیز ہے۔دین کا ایک معنی لغوی ہوتا ہے دین یعنی قہر وغضب، **الطاعة و الاذعان و الاسلام**۔

اگر کسی کے دل میں رائے عامہ الناس کے خلاف نکتہ اعتراض اختلاف خلجان ہیں تو عاقل انسان اس کا اظہار کرے بغیر رہ نہیں سکتا ہے ورنہ یہ سوال اس کو بار بار تنگ کرے گا یا کرنا چاہیے ورنہ جہاں جہاں اسکا ذکر ہوگا تکلیف دہ ہوگا۔اگر ظاہر ہوجائے تو سکون ملے گا۔میرے خیال میں عنوان قصہ پارینہ کہانی تاریخ ہوگا۔فی زمانہ بے سود بے فائدہ ہوکر ختم ہوگا، اسے کوئی قبول نہیں کرے گا کیونکہ حقیقت علم میدان مبارزہ مقابلہ نہ ہونے کی وجہ سے۔۔۔۔۔

دین پڑھے بغیر لقب حجۃ الاسلام بنے اور اسکی نشانی عمامۃ رکھتے ہیں، بعض
کے سر پر سفید بعض کے سر پر سیاہ ہوتا ہے سفید عمامہ نشانی ہے یہ حجۃ الاسلام عامۃ
الناس میں سے ہیں سیاہ کے برے میں واللہ واعلم ہمیں اصل کا پتہ نہیں خود ان کا کہنا
ہے یہ حجۃ الاسلام کا سلسلہ نسب رسول اللہ سے ملتے ہیں، رسول اللہ کے فرزند نہیں
تھے اناس سے پھیلنے والے کو نسب نہیں کہتے، دینی حلقات تو سرے سے نہیں ہیں۔
بنام عزادار کامیاب وہ شخص ہوتا ہے جو علیہ اسلام خرافات ابحات غلات مردودہ کے
اشعار سے استفادہ کرتے ہیں۔ نام اللہ، قرآن اور حضرت محمد مصطفیٰ سے گریزی
کرتے ہیں۔ بہر حال کلمہ مکرم پانچ وقت کی اذان میں سعادت حاصل ہوتی ہے۔

﴿لا شَریکَ لَهُ وَ بِذلِکَ أُمِرْتُ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمینَ. انعام ۱۶۳﴾ ﴿وَ ما تَنْقِمُ مِنَّا إِلاَّ أَنْ آمَنَّا بِآیاتِ رَبِّنا لَمَّا جاءَتْنا رَبَّنا أَفْرِغْ عَلَیْنا صَبْراً وَ تَوَفَّنا مُسْلِمینَ . اعراف ۱۲۶﴾ ﴿رُبَما یَوَدُّ الَّذینَ کَفَرُوا لَوْ کانُوا مُسْلِمینَ. حجر ۲﴾ ﴿وَ یَوْمَ نَبْعَثُ فی کُلِّ أُمَّةٍ شَهیداً عَلَیْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ جِئْنا بِکَ شَهیداً عَلی هؤُلاءِ وَ نَزَّلْنا عَلَیْکَ الْکِتابَ تِبْیاناً لِکُلِّ شَیْءٍ وَ هُدیً وَ رَحْمَةً وَ بُشْری لِلْمُسْلِمینَ . نحل ۸۹، ﴾ ﴿فَإِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَما سَأَلْتُکُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِیَ إِلاَّ عَلَی اللَّهِ وَ أُمِرْتُ أَنْ أَکُونَ مِنَ الْمُسْلِمینَ. یونس ۷۲﴾ ﴿وَ جاوَزْنا بِبَنی إِسْرائیلَ

الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنودُهُ بَغْياً وَ عَدْواً حَتَّى إِذا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لا إِلهَ إِلاَّ الَّذى آمَنَتْ بِهِ بَنُوا إِسْرائيلَ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمينَ. يونس. ۹۰﴾

دین کا معنی یعنی اسلام

﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلامُ . عمران۱۹﴾ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتى وَ رَضيتُ لَكُمُ الْإِسْلامَ ديناً فَمَنِ اضْطُرَّ فى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحيمٌ . مائدہ۳﴾ ﴿وَ مَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلامِ ديناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِى الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرين. عمران۸۵﴾ ﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلامِ وَ مَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً كَأَنَّما يَصَّعَّدُ فِى السَّماءِ كَذلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذينَ لا يُؤْمِنُونَ. انعام ۱۲۵﴾، ﴿وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَ هُوَ يُدْعى إِلَى الْإِسْلامِ وَ اللَّهُ لا يَهْدِى الْقَوْمَ الظَّالِمين. صف۷﴾ ﴿أَ فَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلامِ فَهُوَ عَلى نُورٍ مِنْ رَبِّهِ فَوَيْلٌ لِلْقاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ أُولئِكَ فى ضَلالٍ مُبينٍ. زمر۲۲﴾ ﴿وَ حَفِظْناها مِنْ كُلِّ شَيْطانٍ رَجيمٍ . حجر۱۷﴾ ﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنينَ وَ الْمُؤْمِناتِ جَنَّاتٍ تَجْرى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدينَ فيها وَ مَساكِنَ طَيِّبَةً فى جَنَّاتِ عَدْنٍ وَ رِضْوانٌ

مِنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ. توبہ۷۲ ﴾﴿ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّاماً مَعْدُوداتٍ وَ غَرَّهُمْ فی دِينِهِمْ ما كانُوا يَفْتَرُونَ. عمران۲۴ ﴾﴿وَ أَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذا عاهَدْتُمْ وَ لا تَنْقُضُوا الْأَيْمانَ بَعْدَ تَوْكِيدِها وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلاً إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ ما تَفْعَلُونَ . نحل۹۱ ﴾﴿قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ هُدىً وَ بُشْرى لِلْمُسْلِمِينَ . نحل۱۰۲ ﴾﴿فَلَمَّا أَحَسَّ عيسى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قالَ مَنْ أَنْصارِی إِلَى اللّٰهِ قالَ الْحَوارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصارُ اللّٰهِ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَ اشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ. عمران۵۲ ﴾﴿وَ مَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعا إِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صالِحاً وَ قالَ إِنَّنِی مِنَ الْمُسْلِمِينَ . فصلت۳۳ ﴾﴿وَ إِذا يُتْلى عَلَيْهِمْ قالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ . قصص۵۳ ﴾﴿وَ لا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلائِكَةَ وَ النَّبِيِّينَ أَرْباباً أَ يَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ. عمران۸۰ ﴾ ﴿تُولِجُ اللَّيْلَ فِی النَّهارِ وَ تُولِجُ النَّهارَ فِی اللَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشاءُ بِغَيْرِ حِسابٍ. عمران۲۷ ﴾

علی امیر المومنین دن میں ہزار رکعت نفل پڑھتے تھے، اس حوالے سے چند

سوالات سامنے آتے ہیں:

۱۔ ایک رکعت کے لئے ایک منٹ معین کریں تو سولہ گھنٹے بنتے ہیں تو کیا کوئی اور کام نہیں کرتے تھے کیا انکی کوئی ضروری اور واجب ذمہ داریاں نہیں تھیں بالخصوص اپنے دوران ریاست وزعامت کیسے انجام دیتے تھے۔

۲۔ تمام امورات دینی عبادی میں انکے لئے رسول اللہ اسوۃ تھے کیا رسول اللہ بھی اتنی رکعات ادا کرتے تھے۔

۳۔ عبادات تین قسم متصور ہوتی ہیں، ۱۔ جائز فضیلت کی حامل۔ ۲۔ بدعت خودساختہ۔ ۳۔ باعث اجروثواب، اگر مستحسن باعث اجروثواب تھا تو اسکی سند قرآن کریم سنت عملی رسول اللہ سے ثابت کرتا ہوگا ورنہ فعل حرام بدعت ہوگی۔

۴۔ امیر المومنین کعبہ میں پیدا ہوئے، آپکی والدہ کے لئے دیوار شگاف ہوئی تھی، یہاں بھی چند سوالات اٹھتے ہیں۔ کعبہ یا مکہ معظّمہ پر لکھی گئی کتب میں اسکا تذکرہ نہیں آیا ہے۔ تنہا شیعوں کی کتب جیسے سیرۃ حلبی میں ارسال مرسلات ہیں۔ اسکی سند میں لکھا ہے اس کے مندرجات اہل تحقیق کے پاس قابل قبول نہیں ہیں۔ یہاں ولادت کے لئے جانا باعث۔۔۔ بنتا ہے۔

۵۔ یہاں ایک خبر آئی کہ فاطمہ بنت اسد نے بیٹے کا نام اسد رکھا جو ابوطالب کو پسند نہیں تھا۔

۶۔ کسی آیت اور رسول اللہ میں نہیں آیا ہے جس میں یہاں پیدا ہونے کو

فضیلت بنتا ہے۔اسکا کوئی ذکر نہیں آیا ہے۔

- -

تمام فضائل امیر المومنین چہارم علی کی اسناد عمائدین علماء باطنین عصر معاصر کو جاتی ہے ان علماء کے جمع احادیث کی اسناد تالیفات اسماعیلین صفوی کو جاتی ہے ۔ان علماء صفوین کی اسناد اس دور کے غلات مردہ کے سرو ردہ اشعار کو جاتی ہے۔مصر میں بولاق پہنچنے کے بعد تائید توثیق تصنیف عمل کا سلسلہ ختم ہو گیا ویسے جمع احادیث مثل تشویق وترغیب اجتہاد غلط کاروں کو بھی حق زحمت دینے کے وعدے کے بعد دائرہ دینداری ختم ہو گئی تھی ۔اس کے علاوہ فی زمانہ موسوعات مغنیہ، کاظم زادہ ،سبحانی، ری شہری کے مندرجات عقل وقرآن و دیگر مسلمات سے متصادم ۔۔۔و انکار نظر آتا ہے۔ان کی برگشت رسول اللہ ہیں لہذا یہ فضائل محاط اسباب تصنیف ہیں،حکم سرقت ترک عدم مطلوب احتمال بنے ہیں۔

ان فضائل کو اپنی محیطوں سے نکالنا ہو گا جو کہ ناممکن محالات میں سے ہیں:

۱۔ رسول اللہ نے اپنے فرمودات کو تدوین کرنے سے منع کیا تھا لہذا ممنوع تدوین قول رسول اللہ بھی حکم سرقت رکھتے ہیں۔

۲۔ تمام احادیث کے مجامع دیار منافقین کی خفیہ گاہوں سے منقول ہیں، اس کے علاوہ ناقلان حدیث اور عصر رسول اللہ کے درمیان چندین راویان ساقط ہیں لہذا یہ تمام کے تمام مقطوعات وسط زمین گیر ہیں۔

۳۔ جلال الدین سیوطی نے نحوین سے نقل کیا ہے کہ نحوین کا کہنا فرمان رسول اللہ سے استناد نہ کرنے کے اسباب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ہمارے ہاں قول رسول اللہ کا فقدان پایا جاتا ہے کیونکہ راویوں نے اپنی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

۴۔ اکثر و بیشتر کی برگشت اس حدیث میں ہے کہ علی علوم اولین وآخرین رکھتے تھے یا حدیث سلونی عن سوائے باری تعالی کسی جن وبشر کے لئے ناممکن ہے حتی رسول اللہ کیلئے امکان پذیر نہیں ہے۔ یہ علی کی فضیلت نہیں ہوگی۔

علوم مصادر و ماخذ مانگتے ہیں، ماخذ یا تو انبیاء ہونگے یا وحی ہوگی یا کتب جبکہ یہ تینوں علی کو میسر نہیں تھے، دوسرا علی نے گھر سے باہر کسی سے تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ علی تاریخ میں اجہل الناس ہونگے کیونکہ نہ کتاب نہ حلقہ درس جو علوم ان کے پاس تھے وہ۔۔۔۔۔۔اور مذموم قرار ہونگے۔

علماء حدیث نے احادیث کی تین اقسام بیان کی ہیں:

۱۔ حدیث صحیح جس کی اسناد بدایت تا نہایت تک تسلسل رواۃ پایا جاتا ہے۔

۲۔ حدیث حسن جس کے ابتداء یا دوسرا راوی مقطوع محذوف ہے۔

۳۔ حدیث ضعیف اسکی بہت سے اقسام ہیں۔ حدیث موضوع یعنی خود ساختہ، حدیث مقلوب، حدیث شاذ، حدیث مضطراب۔۔۔

مصادر ایمانیات

تعداد ایمانیات میں جاری شک وترد ہے۔مصادر دین مبین اسلام ومصادر مذاھب میں فرق،فرق بین خالق وانسان جیسا ہے۔مصادر دینی چونکہ دین صادر من اللہ ہے لہذا مصادر دینی بھی خالص من اللہ ہونے چاہیے،ضروری ناگذیری لا محیص صراحت ہونے چاہیے یعنی ایمانیات،تشریعات کے مصادر من اللہ ہونے چاہیے۔ایمانیات یعنی میرے امن وپناہ میں داخل ہوجاؤ۔نبی کسی کوسزانہیں دے سکتے جیسے ابوعامر مدینہ سے فرار ہوکر مکہ گیا اور پھر روم گئے اس طرح محمد کی رسائی سے نکل گئے جبکہ مذاھب ساخت بشری ہیں بلکہ علیہ دین بنائے گئے ہیں اسی لئے دین کے خلاف میں مثل پرٹوکول صیہونی،رموزات خرفات اکاذیب میں مصادر پیش کی ہیں،عقائد کے تمام مصادر خلاف منع تدوین رسول اللہ تین سوسال گذرنے کے بعد خفیہ جگہوں میں طمع ولالچ جائزے مادی،اجتماعی،سیاسی اقتصادی سے بنائی گئی حدیثوں سے بنائے گئے ہیں۔یہ موازی یاضد دین جعل کئے ہیں اس لئے مصادر دین اور مصادر مذاھب مختلف ومتضاد ہیں۔مذاھب کی تعداد میں روزافروں مثل فتوی اضافہ ہورہا ہے۔اس لئے عقائد کے مصادر منسب الی رسول اللہ یا اصحاب یا اہل بیت شیوخ جامع الاظہر،مرجع اعلی ابوالقاسم خوئی،خمینی، خامنااى،فلسوف کبیر باطنیہ حامی ونصیر ہلاکو مشرک شیخ نصیرالدین طوسی،ملاصدرا

اعجوز واعجاز یکساں ہیں ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔اسی طرح عقائد مذاھب سنن جاھلیت اولی ایک حجۃ اللہ سے خالی نہیں ہونا چاہیے ورنہ حجت تمام نہیں۔امامت وعدل سوال منکر ونکیر، غائب لا پتہ حجۃ اللہ حشیش برابر مصادر سے محروم ہیں۔ان میں روز افزوں جیسے شہروں ملکوں میں آبادی بڑھتی جارہی ہے یہ عقائد بھی بڑھتے جارہے ہیں۔لیکن جس دن نزول قرآن ہوا ایمانیات کا یقین ہوا اس میں کمی اضافہ امکان نہیں۔اسی طرح جب ان سے دلیل پوچھتے ہیں تو شرمندگی سے انکے سر جھک جاتے ہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے۔جسطرح نابغہ باطنیہ آغائے سبحانی، جواد مغنیہ، جعفر عاملی مثل جماعت باب صدا عزاداری مافوق قانون ہے۔بعض علماء کا کہنا ہے طفل گھوراہ بھی رہبری امت کر سکتے ہیں سے شرمندہ نہیں ہیں۔

اعراض بطور کلی از احکام قرانیۃ قارئین وناظرین کیلئے ایک یہ عنوان ایک عجیب لمحہ فکر یہ سوالیہ بن گیا ہے۔یہ خادمان قرآن کریم کی ایک ناقص کاوش ہے، محبت عشق سے لکھنے والے خود ایسی کتاب جیسی پیش کریں۔خادمان کے لئے اللہ سبحانہ تعالی سے خاشعانہ دست التماس حضور رب غفور ودود بلند کر کے عرض گذار ہیں اس ملک خداداد مفخر عالم میں عاشقان وخادمان احکام آیات کی نشاندہی کی مساعی جلیلہ کریں۔ماہ مبارک نزول قرآن ایک توجہ وعنایت رب کریم ودود قرار پائیں۔

آغائے مدافع باطنیہ

وکیل مدافعین باطنیہ آغائے سبحانی اپنے آئمہ کی عصمت ثابت کرنے کی خاطر عصمت انبیاء کی تمھید بناتے ہیں، تنہا آغائے سبحانی نہیں بلکہ باطنیہ کے نوابغ بطور کلی مجبور مکروہ کیلئے انبیاء کی عصمت کو ثابت کیا اور کتاب کا نام عصمت انبیاء لکھی ہے۔

ماھی حقیقة العصمة فی عرف المتکلمین العصمة علی الاطلاق بانها قوة تمثیع الانسان اقتراف المعصیة ولو قوع فی الخطاء و عرفها و عرفها الفاضل المقداد بقوله العصمة عن لطف یعطیه الله فی المکلف بحیث لا یکون مع ذالک داع الی ترک العطاعة و فعل المعصیه مع قدرته علی ذلک الانسان اتیان الطاعة ترک معصیة و الخطاء . اس۔حوالے سے چند گروہ بنتے ہیں۔

۱۔انسان غیر بالغ ترکہ طاعۃ فعل معصیت کرتے ہیں انکا مواخذہ نہیں ہوتا۔

۲۔اشخاص معذورونابیان نامرد فعل زناءنہیں کرسکتے۔

۳۔ترک طاعت فعل معصیت خطاء لغزش کرتے ہیں لیکن انکی بازپرس نہیں ہوگی۔جیسے آئمہ باطنیہ اسماعیلیہ قلعہ الموت والے انکی تاسئی کرنے والوں سے سوال نہیں کرسکتے۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالی سبحانہ نے ان میں ایک قوۃ رکھی ہے اس کے ہوتے ترک اطاعت فعل معصیب خطاء نہیں ہوگی مع وجود قدرت دنیا میں ایسے افراد قابل قدر تعداد میں ہونگے جو ترک طاعت فعل معصیت نہ کریں۔لیکن عصمت کا فائدہ نتیجہ اس وقت ہوگا کہ ان ترک ملاعت فعل امکان ہوگی یا اگر امکان ہوگی اس کا فائدہ نہیں ہوگا۔دوسرا اس طافت کی سند کیا یہ کہاں سے نکالا ہے، خطاء ولغزش آدم تا خاتم پر ہے۔کلمات کے معنی لغوی فروغ ولایت مقبولیت ذمہ امام کے بارے میں لکھا ہے پہلے یہ ذمہ داری وہ چیزیں مصالح چھوڑتے ہیں

فضائل امیر المومنین کے موسوعات مجلدات کے مطالعہ سے اندازہ بلکہ یقین کامل سے کہہ سکتا ہوں حسن نیت معتقدات قابل تحلیل وتدلیل وبراہین پر مبنی نہیں ہیں بلکہ بدنیتی پر مبنی ہیں۔عین ممکن ہے بمان علی مجوسی کے حملۃ حیدری سے بنائے ہیں یا جو منہ میں بولیں جائز نیلامی پر جمع کئے ہیں۔اس کے قرائن وشواھد کثیرہ ہیں۔مذاھب کلی طور پر براساسیات اسلام،قرآن،محمد،امت محمد دوستان سابقین سے کراہت کرنے نظر آتے ہیں چنانچہ راشدین کے بارے میں بعض علماء مذاھب کہتے ہیں ہماری کتابوں میں موجود ہے۔احادیث غلوانشاء کرنے والے امثال نسائی،ابن حدید کہتے ہیں۔

فضائل امیر المومنین عن لسان امیر المومنین:۔

قارئین عزیز مسلمین سابقین اسلام قائمین علی جادۂہم سے توجہات وعنایت خاصہ کا طالب ہوں چشم حقیقت بین وتمیز بین الحقائق وزخارف تمیز کرنے والوں سے توجہ کا طالب ہوں۔فضائل امیر المومنین عن لسان اقطاب باطنیہ فی ضرب الاسلام تھے،فضائل علی امیر المومنین عن لسان امیر المومنین کہ آپ کے فضائل و خصائص جو آپ نے خود بیان فرمائے ہیں پیش کرتا ہوں تا کہ قضات ارباب محکمات درست فیصلہ کرسکیں اور دو فضائل میں تمیز کرسکیں۔علی کے فضائل علی کی زبان سے ضرب الی الاباطیل ہے جو کلمات آپ نے اپنی سیرت طیبہ جس پر قائم رہنے کے بارے میں فرمایا۔

۱۔"واللہ لان ابیت علی حسک السعدان مسھدا او اجر فی الاغلال مصفدا احب الی من القی اللہ و سرولہ یوم القیامۃ ظالما لبعض العباد و غاصبا لشی من الخطام و کیف اظلم احد لنفس یسرع الی البلی قفولھا و یطول فی الثری خلولھا و اللہ لقد رایت عقیلا و قد املق حتی استماحنی من برکم صاعا و رایت صبیعانہ شعث الشعور غبر الالوان من فقرھم کانما سودت وجوھھم بالعظم و عاودانی موکدا و کرعلی القول مرددا فاصغیت الیہ سمعی فظن انی ابیعہ دینی واتبع قیادہ مفارقا طریقتی فاحمیت"(خطبہ ۲۲۴)

۲۔''من هذا المقضم فما اشتبه عليک علمه فالفضه وما ايقنت بطيب وجوهه فنل منه انا و ان لکل ماموم امام يقتدى به و يستضى بنور علمه الا وان امامکمقد اکتفى من دنياه بطمريه ومن طعمه بقرصيه الا وانکم لا تقدرون على ذلک ولکن اعينونى بورع و اجتهاد وعفة و سداد فوا لله ما کنزت من دنياکم تبرا ولا ادخرت من غنائمها وفرا ولا اعددتلبالى ثوبى طمرا ولا خذت من ارضها شبرا ولا اخذت منه الا کقوت اتان دبرة ولهى فى عينى اوهى و اوهن من عفثة ''(مکتوب۴۵)

۳۔''والله لو اعطيت الاقاليم السبعة بما تحت افلاکها على ان اعصى الله فى نملة اسلبها جلب شعيرة ما فعلته و ان دنياکم عندى لاهون من ورقة فى فم جرادة تقضمها ما لعلى ولنعيم يفنى ولذة لا تبقى نعوذ بالله من سبات العقل و قبح الزلل و به نستعين''(خطبہ۲۲۴)

۴۔''ايها الناس شقو امواج الفتن بسفن النجاة و عرجو عن طريق المنافرة وضعو تيجان المفاخرة افلح من نهض بجناح او استسلم فاراح هذا ماء اجن و لقمة يغض بها اکلها و مجتنى الثمرة لغير وقت ايناعها کالزارع بغير ارضه خلقه و علمه ''(خطبہ۵)

۵۔’’قال عبد الله بن عباس دخلت علی امیر المومنین بذی قار و هویخصف نعله فقال لی ما قیمة هذا النعل فقلت لا قیمة لها فقال والله لهی احب الی من امراتکم الا ان اقیم حقا او ادفع باطلا ثم خرج فخطب الناس فقال حکمة بعثة النبه ان الله بعث محمدا و لیس احد من العرب یقرا کتابا ولا یدعی نبوة فساق الناس حتی بواهم محلتهم و بلغهم منجاتهم فا ستقامت قناتهم و اطمانث صفاتهم‘‘(خطبہ۳۳)

۶۔’’والله ما معاویة بادهی منی ولکنه یغدر و یفجر ولو لا کراهیة الغدر لکنت من ادهی الناس ولکن کل غدرة فجرة کفوة ولکل غادر لواء یعرف به یوم القیامة والله استغفل بالمکیدة استغمز بالشدیدة‘‘(خطبہ۲۰۰)

۷۔’’داعونی و التمسو غیری فانا مستقبلون امراً له وجوه والوان لا تقوم له القلوب ولا تثبت علیه العقول و ان الافاق قد اغامت و المحجة قد تنکرت .واعلمو انی ان اجبتکم رکبت بکم ما اعلم ولم اصغ الی قول القائل و عتب العاتب و ان ترکمونی فانا کا حدکم اسمعکم و اطوعکم لمن ولیتموه امرکم وانا لکم وزیرا خیر لکم منی امیرا‘‘(خطبہ۹۲)

۸۔"یا دنیا یا دنیا الیک عنی ابی تعرضت ام الی تشوقت .لا حان حینک هیهات غری غیری لا حاجة لی فیک.قد طلقتک ثلاثا لا رجعة فیها.فعیشک قصیر و خطرک یسیر و املک حقیر"
(کلمات ۷۷)

مختارات اللہ والرسول

لقد کدت رکن الهم بعد ان اخذبشخن فی الرض

۳. ما کان لنبی و استخفر لذنبک

۴. ما انزلنا علیک القران حتنقی

۵. لعلک باخع نفسک

۶. لما حرم ما اهل الله لک،خلعک تارک بعض ما یوحی الیک

۷. فلا تذهب نفسک علیم حسرات

۸. عبس و تولی، ۹ . لست علیم بمصیطر

۹. ما علیکم بوکیل، ما انزل الله علیک لتشقی

خلیل بن احمد فراهیدی ۲۰۰،۵۷ اور ص ۴۷۔

الفضل معروف و الفضاله اسم و الفضالة ما فضل من کل شئی و الفضالة الیقیة من کلم شئی. الفضیلة الدرجة و ارفعة فی الفضل و التفضیل على التطول على غیرک مومنون ۲۴ ، معناه یرید ان یکون له الفضل علیکم فی التفضل التوبیخ.

فضل مفردات راغب اصفهانی ص ۵۰۳، ۴۲۷. الفضل الزیادة عن الاقتصاد،القدر و المنزلة، و ذلک ضربان محمود کفضل العلم و الحلم و مذموم کفضل القضبو القضل فی المحمود اکثر استعمالات، الفضل على ثلاثة اضرب فضل من حیث الجنس کفضل الحیوان على النبات و الفضل من حیث نوع کفضل الانسان على غیره جیسے اسراء ۷۰. وفضل من حیث الذات کفضل رجل على المراة.

مصادر عقائد امامیہ، شیخ محمد مظفر، ۱۔نہج البلاغۃ شریف رضی ،۲۔صحیفہ سجادیہ جامع حر عاملی ،۳۔اصول الکافی محمد یعقوب الکلینی متوفی ۳۲۹ھ۔ کامل زیارات جعفر بن قولیہ متوفی ۳۶۹ھ۔ تحف العقول الحسن بن علی بن قرن رابع ،۶۔ اعتقادات صدوق ۳۸۱ھ ،۷۔تصیح عقائد ،۸۔التجدید الاعتقاد شرح المفید ،۹۔

اوائل المقالات ۴۱۳ھ، ۱۰۔ تجرید الاعتقاد نصیر الدین طوسی، ۱۱۔ شرح تجرید الاعتقاد علامہ حلی ۷۲۶ھ، ۱۲۔ شرح باب۔۔علی شرح مقداد ۸۲۶ھ، ۱۳۔ اعتقادات علامہ مجلسی ۱۱۱۰ھ۔

اسماء سورۃ

آغائے محمد متولی شعراوی نے جزء اول مختارات تفاسیر قرآن کریم ۱۲۲ پر لکھا ہے علماء و مفسرین سورہ کیلئے بہت سے اسماء بیان کئے ہیں۔ ۱۔ سورۃ الخلاص، ۲۔ سورہ اساس، ۳۔ الایمان، ۴۔ سورہ برات، ۵۔ سورہ تجرید، سورہ تفرید، سورہ توحید، سورہ معتقۃ، سورہ مفرضہ، ۱۱ سورہ معوذۃ، ۱۲۔ سورہ جمال، ۱۳، سورہ نور القران، ما معنی لا خلاص

مبدعات باطنیہ (قیامان سے)

باطنیہ جن عزائم منویات و عقدیات اسلام عزیز اور اس کی کتاب عزیز قرآن مجید محمد مبعوث رحمت للعالمین کے اسماء متبرکہ کو زبان اذھان سے مٹانے کی تمام تر کاوشوں کے باوجود نام عزیز اسلام قرآن محمد صفحہ ہستی سے نہیں مٹا سکے تاہم ان پر عمل پیرا ہونے ان کی فیوضات برکات سے مستفیض سعادت دنیا و آخرت سے بہرمند سود مند راستے کو روکنے اور غلط راستے پر لگانے میں اس دشمن اصلی بشریت ابلیس لعین

کے راستے اور ہدایت پر چل کرامت اسلامی کو بہت کچھ گمراہ کیا ہوا ہے اس قرآن کی ھدایات منہیات سے محروم کیئے ہوئے ہیں اٹھانوے فیصد مسلمان ملک میں دو فیصد اقلیتوں کے لئے بیت المال مسلمین سے مندر وشرک خانہ بنانا اس سے زیادہ کیا خیانت ہوگی قرآن کریم کلام اللہ سبحانہ کتاب ھدایت کو چھوڑ کر صوفیوں کے طریقہ گمراہی اضلال کو اپنانے کی دعوت دینا نام نہاد مؤمنین نام نہاد سادات نام ونہاد علماء ان کے لشکر رعیت بنانا اس سے زیادہ اور کیا ظلم ہوگا مسلمانوں کے پاس اصل اسلام کو غائب کر کے جعلیات جہالات پر لگایا ہوا ہے جس قرآن میں اللہ سبحانہ ببانگ دہل ہماری اوامر ونواہی ہماری ھدایات ہماری طرف سے آئے احکامات میں کسی قسم کے حرج عسر زحمت مشقت نہیں ہوگی جس اللہ سبحانہ نے اپنی الوھیت ربوبیت کے اقرار واعتراف میں دن بھر میں چوبیس گھنٹے میں سترہ رکعت واجب قرار دیا ہے اللہ سبحانہ نے روزے سال میں ماہ رمضان کا نام لیکر ایک مہینہ روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے جبکہ باطنیہ نے دو مہینے رجب اور شعبان اضافہ کیا ہے حج جو ہے استطاعت پر مبنی ہے لیکن عمر میں ایک دفعہ کہا ہے اللہ کی عبادت کو اسکے حکم کے خلاف کم کرنا یا دگنا اضافہ کرنا یہ بدعت نہیں تو اور کیا ہے

یکے از مبدعات باطنیہ اختراع اختلاق طبقات ہے دین اسلام میں ایمان باللہ و انبیاء کتب ویوم الآخرت سے مسلمان ہوتا ہے اس میں کوئی صنف گروہ دوسروں پر برتری نہیں رکھتے جس طرح مذھب براہمہ میں ہے

باطنیہ اور اس کی بیٹیاں

باطنیہ کی دو بیٹیاں شیعہ سنی اسلام کے دائیں بائیں بازو جیسی ہے کبھی کہتے ہیں شیعہ سنی بھائی بھائی اسلام کہاں سے آئی ایک اسباب وجوہات لعن ونفرین بنا کے دیئے ہیں اس کو منابر پر شعر ونثر سے لعن کرتے ہیں مذاہب کلی طور پر قائدین اسلام سے عداوت دشمنی رکھتے ہیں ایک طائفہ جو خود کو دوستدار علی دکھاتے بولتے ہیں وہ دوسروں کی نسبت کچھ زیادہ بغض عداوت رکھتے ہیں جس کے دلائل خود ان کی کتابوں سے استناد کر کے پیش کروں گا میں عاشق علی تھا اور ابھی ہوں چنانچہ میں نجف سے واپس پہنچتے ہی اپنے گاؤں کا نام علی آباد رکھا حضرت کے حیات سے متعلق جو بھی کتاب نظر میں آئی میں نے خریدی میلاد علی پر بڑی رونق سے جہاں لاوڈ اسپیکر نہیں ہوتے تھے لاؤڈ اسپیکر بیٹری خرید کر لایا کتب کی خریداری میں ہم سے زیادہ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ ایران عراق کسی عالم دین کے پاس بھی نہیں ہونگے ہم نے تنہا جمع نہیں کیں پڑھی بھی ہیں حضرت علی کی شخصیت پر مقابلتی مضمون پیش کر سکتا ہوں اب اس نتیجہ پر پہنچا ہوں اگر دنیا میں کوئی علی سے دشمنی رکھنے والے ہونگے ان کا پہلا نمبر شیعہ ہی ہونگے جو برصغیر ایران افغانستان والے شیعہ ہونگے کتاب کے چند صفحات اس بارے میں پیش کروں گا مصادر فضائل لکھنے والوں کے چہرے سے کشف نقاب کروں گا

اقطاب باطنیہ

عصر معاصر میں اقطاب باطنیہ میں سے بعض چیدہ چیدہ شخصیات نے باطنیہ سے
تمغہ سونا لینے کیلئے اللہ کی الوہیت محمد کی رسالت قرآن کی حاکمیت خود علی کی سیرت
معطرہ پر حب اقتدار کی کالی سیاہی پھینکی ہے ایک شخصیت بارز مشہور بین العلماء و
اھل تصنیف و تألیف محمد جواد مغنیہ متوفی ۱۴۰۰ھجری آپ نے شاید کوئی موضوع
بھول کے چھوڑا ہو یا اجل نے پہلے اٹھایا ہو تفسیر پر الکاشف نامی کتاب لکھی ہے
عقائد پر بھی کتاب لکھی ہے لیکن یہاں ان کو باطنیہ کے اقطاب گردانںے کی
وجوہات یہ ہیں دنیا بھر کے اھل فکر و دانش عقلا ان کے اوپر اللہ کی کتاب قرآن کریم
میں چندین آیات میں کسی سے دین بغیر دلیل لینا شرک قرار دیا ہے جیسا کہ توبہ
:۳۰، ۳۱ میں آیا ہے اس کو عرف عام میں تقلید کہتے ہیں تقلید کو قرآن کریم میں سنت
جاہلیت بتایا ہے مذموم عمل ہے چاہے احکام فرعی ہو یا ایمانی گرچہ علماء احکام فرعی
میں ضروری گردانتے ہیں اس بارے میں کسی اور مناسب جگہ پر وضاحت کرینگے
لیکن اصول ایمان میں جائز نہیں سمجھتے ہیں اس میں تحقیق ضروری ہے شیخ محقق علم و
دانش کی بات کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پکے از اقطاب باطنیہ تھے دین کی
باتوں کو کھوکھلا رکھنا چاہتے ہیں تاکہ خروج از دین نکرہ ہو جائے کہا ہے اصول دین
میں بھی تقلید کرنا جائز ہے آپ دین کو متزلزل متردد قصہ کہانی دیکھنا چاہتے ہیں
دوسری مثال آپ کی کتاب علی مع القرآن والقرآن مع علی، علی محمد کے ساتھ ہونا
قرآن کے ساتھ ہونا محلے سوالیہ نہیں ہے علی پیغمبر کے بعد دین و ایمان میں فرد

شاخص تھے لیکن قرآن علی کے ساتھ ہونا یہ کیسے ممکن ہے اس کی تحلیل کیسے کریں محمد قرآن کے ساتھ ہے قرآن محمد پر حاکم ہے تو یہ ایک اہانت جسارت خلاف قرآن ہے

۳۔ دنیا میں کلیات میں دو مفروضہ ہیں ایک حقائق پر مبنی ہے۔ آسمان زمین سورج چاند انسان حیوان موجود ہیں حقیقت رکھتے ہیں جائے تشکیک نہیں جواد مغنیہ لکھتے ہیں علی مع الحق علی حق کے ساتھ ہیں اس میں بھی کسی کو شبہ اشکال احتمال نہیں علی حق کے ساتھ ہیں لیکن مغنیہ لکھتے ہیں حق علی کے ساتھ اس کا معنی یہ ہے کہ باہر حقیقت نامی کوئی چیز نہیں ہے باہر حقیقت کے منکرین کو فسطائزم کہتے ہیں مغنیہ مذہب فسطائی ہوگا چنانچہ باطنیہ کہتا ہے دین میل کچیل ہوگیا ہے اس کو علم وفلسفہ سے دھونا چاہئے کتاب میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ہم انہی چند نکات پر اکتفاء کرتے ہیں دوسرے مرحلے پر عصر معاصر کے معاندین قرآن قرآن سے عداوت رکھتے ہیں ان کے لئے قرآن بہت گراں گزرتے ہیں گویا ہمالیہ یا کےٹو ان کے سر پر رکھا ہوا ہے باطنیہ ضدِ قرآن خلاف قرآن ہونے کا کیا ثبوت یہ ہے انھوں نے کہا کہ قرآن فہمی ناممکن ہے قرآن بغیر حدیث یا بغیر اھل بیت بقول آقای محسن نجفی سوار کشتی ناخدا مانند ہے باطنیہ نے لوگوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے پہلے مرحلے میں حدیث کی شرط لگائی آیات کا معنی مفہوم مطلب احادیث سے لیتے تھے آیات قرآن کو حدیث سے لینے کے بارے میں پہلے مرحلے میں ایک نقل معتبر علامۃ جلال الدین

سیوطی نے اصول نحو میں کتاب الاقتراح میں نحویین سے پوچھا کیا پیغمبر عصر فصاحت و بلاغت میں پیدا نہیں ہوئے دوسری صدی تک عربوں کے قول سند قرار پاتے تھے اس کے باوجود نحویین سیبویہ نے پیغمبر کی صرف پچاس حدیثسے استناد کیا ہے جبکہ اشعار مولدین سے تین ہزار اشعار شاہد کے لئے پیش کیے ہیں تو ان سے پوچھا گیا تو نحویین نے بتایا احادیث پیغمبر کا کلام نہیں ہے بلکہ کلام پیغمبر کو عجمیوں نے اپنی عربی میں پیش کیا ہے جب نحوی کے لئے حدیث پیغمبر شاہد کے لئے نہیں پیش کر سکتے ہیں تو کیسے آیات قرآن کا معنی پیغمبر کی حدیث سے کر سکتے ہیں انھوں نے تفسیر قرآن اس لئے کہا ہے تفسیر کا معنی الفاظ سے نہیں لیتے ہیں خیالات تصورات سے بناتے ہیں باطنیہ قرآن کے خلاف ہونے کا ایک واضح ثبوت تفسیر برأے ہے وہ کہتے ہیں قرآن کی توضیح و تفسیر برائے کرنا غلط ہے ولو صحیح کیوں نہ ہو تب بھی برا ہے درست نہیں جبکہ حکم فقہی غلط بتانے کے لئے ایک اجر ملے گا لیکن تفسیر برأے کرے گا اگر صحیح کرے تب بھی گناہ ملے گا ثواب نہیں ملے گا یہ منطق کہاں سے بنی ہے رای کے دو معنی ہیں ایک معنی آنکھوں سے دیکھنا ہے اس کو کہتے ہیں رئیت دوسرا معنی علم کہتے ہیں جیسا کہ سورہ فیل میں آیا ہے ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ﴾ کیا آپ نے نہیں دیکھا اللہ نے اصحاب فیل سے کیا کیا ہے پیغمبر اصحاب فیل آنے کے موقع پر تازہ پیدا ہوئے تھے یا بعد میں اسی سال تو پیغمبر کی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہے تو یہاں علم ہے کہ آپ کیا نہیں جانتے ہیں تو جاننا دیکھنا قرآن کی

آیات پر غور کرنا جائز کہاں سے نکالا

عصر معاصر کے اقطاب باطنیہ

عصر معاصر میں ایران عراق لبنان لکھنو پاکستان بالخصوص پاراچنار بھکر سندنگر بلتستان بطور کلی وابستہ بہ باطنیہ ہیں ان کے اصول وفروع دین رموزات ہیں اجتماعی اور علاقائی طور پر مراکز دینی درسگاہوں اور بین الاقوامی سطح پر حوزات میں جہاں اسلام قرآن ومحمد کے بارے میں کوئی نصاب نہیں ہوتا ہے حوزات و مدارس میں ایمانیات تاریخ اسلام قرآن کا درس رکھنے پر پابندی اگر کسی نے رکھی تو لاٹھی بردار پہنچتے ہے نبی کریم کی جگہ علی نفس رسول اللہ کہہ کر نام محمد لینے سے گریز کراتے ہیں علماء دانشوران انتظامیہ نام ونہاد باطنیہ سے وابستہ ہیں

قرآن کریم میں اللہ سبحانہ نے قرآن کریم کی عظمت و بزرگی کے بارے میں صفاتہای جلال و جمال بیان فرمائی ہے لیکن باطنیہ اس کتاب عظیم کو روکنے کیلئے مقام ومنزلت کوتوڑنے اھانت وجسارت کرنے نقائص ومعائب کی لمبی فہرست بنائی ہے سب سے پہلے قرآن کے لئے نامناسب الفاظ استعمال کرنے والے مشرکین عصر رسالت تھے قرآن کریم کونشانہ اھانت جسارت کرنے والے تسلیم قرآن ومحمد ہوئے رحلت پیغمبر کے بعد عظمت قرآن عالم اسلام کے آسمان پر فروزان تابندہ رہے گرچہ معاویہ اور خاندان مروانی عباسی نے طاقت وقدرت سے اقتدار کو اپنے خاندان میں محصور کیا لیکن قرآن کی اھانت وجسارت کرنے والے

دشمنوں کوتختہ دار پر لٹکا یا خود امام جماعت و امام جمعہ بنے حدود و تعزیرات اسلامی کو جاری رکھا اسی طرح بنی عباس اپنے آخری دور تک قرآن کو اٹھاتے رہے لیکن یہود و نصاری مجوس جو کہ دنیا میں خبیث ترین شریر ترین شرافت و مروت سے خارج نکاح محرمات کے قائل کوفہ بصرہ میں اسلام مخالف تحریک چلاتے تھے ان کی کفریات فاش ہونے کے بعد تخت دار یا تاریک خانوں میں بند ہو جاتے تھے جہاں انھوں نے اسلام مقابلہ کس زبان کس لہجہ انداز میں کرنی ہے جیل میں ایک تنظیم بنائی کہ مسلمانوں کے ساتھ دو بدو نہیں لڑیں گے ان کو باطن سے ماریں گے ان کا بانی عبد اللہ بن میمون دیصانی تھے ان کے دل میں اسلام کے لئے بہت غلاظت رکھتے تھے اس نے اپنی اولاد کو محمد بن اسماعیل سے منسوب کر کے خود امام اور امام کے داعی بھی بنے آخر میں عبید اللہ مہدی قیروان میں بادشاہ بنے باطنیہ نے اپنے آپ کا نام فاطمین رکھا علویین نہیں رکھا ان کی یا علی مدد سے آغا خان حضرت علی ان کی آنکھوں میں خار گلے میں پھنسنے والی ھڈی یہ کیسے ممکن ہے تین راشدوں سے عداوت غیض و غضب رکھتے تھے علی سے دوستی رکھیں خالص اسلام اور محمد قرآن کے گرویدہ سے محبت کریں علی کو نہیں چاہتے تھے یہ کہنا ممکن نہیں تاریخ اسلام میں درخشاں تابناک کردار رکھنے والے جس کے دل میں شہرت تعریف تملق حب جاہ و مقام مال و منال ریاست کراھت و نفرت رکھتے تھے باطنیہ نے علی سے وہ انتقام لیا ہے جو دنیا میں کسی سے نہ لیا ہو حضرت محمد نبی کریم و عظیم سے علی کا کردار نا قابل نظر انداز ہے علی نے

اپنے وجود کو حفظ اسلام کے دفاع میں گزارا تھا۔

غشوانات تدلیسات تقولات الباطنیہ علی القرآن العظیم

۱۔اصلی قرآن امام مھدی لائیں گے جو اس قرآن سے مختلف ہونگے

۲۔یہ قرآن غیر مرتب غیر منظّم کتاب ہے یہ ترتیب سرکاری ہے

۳۔غیر اہل البیت قرآن کو کوئی نہیں سمجھتا ہے لیکن ان کے اھل البیت مجھول منکور مرموز ہیں مضاف الیہ بیان نہیں کیا ہے

جن اقطاب باطنیہ کا عصر معاصر میں یہاں نام لے رہا ہوں میں ان کے علوم حوزہ میں تفوق ونبوغت میں تناسب ہزار کا صفر سے ہونا مشکل ہے من آنم کہ من میدانم کہ عظماء فضلاء کے نزدیک بے سواد جاھل دروس حوزہ اور مروجہ میں فیل انسان ہو ں لیکن ان علماء کے نشہ غرور علمی اور عوام میں پذیرائی نہیں عظمت اسلام قرآن محمد کے نام لیوا نہیں انسان صرف ہم ہیں دیگران بندر مانند ہیں دنیا یہود ونصارا مجوس ھنود اسلام آنے کے پہلے ہزار سال اقتدار کی جنگ لڑی ظالم جابر ہٹلر، لینن اور ہلا کو گزرے ان کا کوئی نام نہیں لیتا ہے ان پر سب وشتم نہیں کرتا ہے بنی اسرائیل فرعون ہامان قارون کا نام نہیں لیتے ہیں نبی کریم نے اپنے پر مظالم بر بریت کرنے والوں کا نام لیکر سب وشتم نہیں کیا سقیفہ ہا تھا پائی ضرب وستم نہیں کی جن ذوات نے اقتدار سنبھالا مجھول گمنام نہیں تھے ابتداء بعثت سے تادم رحلت نبی کریم کی معیت میں صعوبتیں جھلیں اقتدار اسنبھالنے کے بعد سرمایہ دار نہیں بنے دولت جمع نہیں کی

اقتدار اپنے خاندان میں مستقر نہیں کیا آپ کے مراجع کے اکاونٹ میں جمع رقوم بیرونی اخبار میں آتے ہیں ان گھرانوں کے عیاش دنیا دیکھ رہی ہے دنیا میں امت اسلام کا نام لیوا نہیں شیعہ اور وہابی ہیں دونوں کی عوامی تعاون الحادیوں کا نام لینگے اسلام قرآن محمد کے نام لینے سے گریز کرتے ہیں ہم یہاں ان کے لاب لا نکلے جملات کتابوں کے عنوانات پیش کریں گے سرور وآقای امید وآسرائے نامور فعال عرصہ دراز سے سرگرم رہنے والے تجربہ کار اساسیات اسلام وقرآن کو اپنے مطلق والی تفسیر برائی غیر مربوط آیات دور دور سے بے ربط بلا مناسبت بعلی امامت سے استناد کیا ہے اسلام کو تہہ بالا یمین وشمال مشرق ومغرب زیروزبر کرنے میں مہارت تسلط رکھنے والوں کی ایک فہرست پیش کرتے ہیں۔

آقای وکیل مدافع باطنیہ آقای سبحانی اپنی کتاب جدال احسن احزاب:۳۳ کے بارے میں لکھتے ہیں آیہ تطہیر مدال اهل البیت اهل البیت سے مراد اهلبیت نبوت نہیں ہے چونکہ آیت کا سابق ولاحق دونوں ازواج نبی سے خطاب ہے ازواج نبی باطنیہ کے قابل احترام نہیں کیونکہ حضرت عائشہ جمل میں گئی تھیں علی کے مقابل میں لہٰذا باقی آٹھ بھی قابل احترام نہیں ولو خود علی کے نزدیک محترم کیوں نہ ہوان کی بدرقہ امیر المؤمنین پانچ کلومیٹر کیا علی کی نظر میں تمام ازواج نبی محترم تھیں علوم عربی میں نبوغت رکھنے والے قواعد نحوی سے دلیل دینے کے بجائے انپڑوں کا جواب بعد والی آیات میں مذکر کیوں نہیں لایا نحویین نے اپنی قواعد میں لکھا ہے عورت کی تکریم و

احترام میں جمع مذکر استعمال کر سکتے ہیں قصص: ۲۹، ۱۲،ھود ۲۷ یہاں یہ آیات یہ اھل بیت نبوت ہے یہاں ہر صورت میں اھل بیت علی ہیں پیغمبر مہمان ہیں اھلبیت علاوہ ازایں انھوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے اس آیت سے عصمت ثابت ہوتی ہے کلمہ طہارت سے عصمت نہیں نکلتی اس کی کیا دلیل ہے ضد دلیل کی جگہ وہابی کافی ہے

باطنیہ کا ذکر یا ان کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے علاقہ بلتستان کی باطنیہ کی ذکر نہ کریں تو یہ ایک جانبداری ہوگی عام طور پر تصور یہ ہے بلتستان مذھی علاقہ ہے تو مذھب کہنے سے ذھن متبادر ہوتا ہے دین اسلام ہے۔ یہ ایک قسم کی دھوکہ بازی ہے تاریخ تأسیس مذاھب مکان وزمان وشخصیات مذاھب اصول وفروع مذاھب ضد اسلام ضد دین بعض نماز روزہ تو رکھتے ہیں لیکن اس کے علاوہ دین کی کوئی شق ان کے پاس نہیں ہے منابر امام حسین جو کہ شمال وجنوب مشرق ومغرب تحت سرا فوق سرا اسلام اور محمد کے خلاف مشقیں ہیں یہ بھی باطنیہ کے کھڑ پنچوں کے قبضے میں ہے لیکن ان مجالس وموالید ووفیات میں سب وشتم راشدین قصائد ومراثی میں جھوٹی کہانی کے علاوہ کوئی اجتماع جو اللہ کے لئے ہو اپنی آخرت کے لئے باعث نجات ہو ایسا کوئی اجتماع نہ دیکھا ہے نہ سنا۔ مشھور ہے کہ بلتستان میں شریعت چلتی ہے یہ شریعت حکومتی عدالت گاھوں سے بدتر ہے کیونکہ علماء نے قانون شریعت پڑھی ہے نہ قانون پاکستان پڑھا ہے رشوت جانب داری میں حکومتی ججوں سے مختلف نہیں ہیں

اس لئے انھوں نے کوئی کتاب عدالت کرنے کے بارے میں پڑھی ہی نہیں ہے
لے دے کے رسالہ عملیہ ہے رسالہ عملیہ میں قضاوت سے متعلق کوئی باب نہیں
انہیں مدعی مدعی علیہ کی تمیز تک نہیں آتی ہے نہ انھوں نے کوئی کتاب پڑھا ہے زیادہ
تر قضاوت میں بے سود کم پڑھے ہوئے نالائق ہی قضاوت کے متصدی ہوتے ہیں
قضاوت وسیاست میں نالائق ہوتے ہوئے قضاوت سے گریز کیا ہے یکسرہ ان کی
کامیابی کے لئے مساجد میں دعاء خیر کی ہے ابھی تحریک الحاد کے ساتھ ہیں ذیل میں
ہم ان کے چند علماء کا ذکر کرتے ہیں بلتستان وہ لوگ اور علماء کو خود اندر سے سب
باطنیہ سے وابستہ ہیں ان کے نام نہاد اھل دین ان کی باطنیہ کو چھپاتے ہیں مفقر
ہے وہ اصالۃ باطنیہ ہے سب لا تدین مجانسۃ قرآن سے دور علی زھرا اور حسین کو اونچا
اور نبی کریم کو چھوٹا دکھانا عام مسلمانوں پر الحادیوں کو مقدم قبر پرستی مزار پرستی
پاکستان کے شہروں سے مختلف نہیں ہے۔

سب سے پہلے فخر باطنیہ استاد محققآ غائے سبحانی ہیں آپکے مقولات ایجادات
اختراعات بہت ہیں اساسات اسلام میں سے کوئی نہیں بچایا ہے جس کو آقای محقق
سرور باطنی نے مخدوش مشکوک نہ کیا ہو ہم یہاں بطور اجمال آپ کے آثار قیمتی سے
استناد کر کے پیش کریں گے

۱۔آپ نے جدال احسن میں لکھا ہے یہ جو کہتا ہے علم غیب مخصوص اللہ ہے درست
نہیں ہے علم غیب محدود علم غیب کسبی بھی رکھنے والے ہیں انبیاء بھی علم غیب کسبی

رکھتے تھے اگر علم کسبی بھی ہوتا ہے دیگران بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ کا یہ دعویٰ انبیاء کے خاطر نہیں بلکہ ائمہ بالخصوص امیر المؤمنین صاحب علوم اولین و آخرین اولیاء بھی جانتے ہیں بلکہ علم غیب جاننے کے فارمولے بھی رکھتے ہیں پھر اللہ اور بندہ میں فرق نہیں رکھتے۔

۲۔ نبی کریم کی نبوت خاتمی نہیں امامت تداوم نبوت ہے علی غار حرا میں اور معراج پر ساتھ تھے

۲۔ نبی کریم امی نہیں تھے

۳۔ نبی کریم معجزات لاتعداد ولاتحصی رکھتے ہیں جبکہ ﴿أَ وَ لَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنا عَلَيْكَ الْكِتابَ يُتْلى عَلَيْهِمْ إِنَّ في ذلِكَ لَرَحْمَةً وَ ذِكْرى لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ عنکبوت:۵۱ صرف قرآن دیا ہے ﴿أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقى فِي السَّماءِ وَ لَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّى تُنَزِّلَ عَلَيْنا كِتاباً نَقْرَؤُهُ قُلْ سُبْحانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلاَّ بَشَراً رَسُولاً﴾ اسراء :۹۳، ﴿وَ ما مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جاءَهُمُ الْهُدى إِلاَّ أَنْ قالُوا أَ بَعَثَ اللَّهُ بَشَراً رَسُولاً﴾ ۹۴، ﴿قُلْ لَوْ كانَ فِي الْأَرْضِ مَلائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّماءِ مَلَكاً رَسُولاً﴾ ۹۵، ﴿قُلْ كَفى بِاللَّهِ شَهِيداً بَيْني وَ بَيْنَكُمْ إِنَّهُ كانَ بِعِبادِهِ خَبِيراً بَصِيراً﴾ ۹۶ مشرکین کے طلب کردہ معجزات مردود ہے

۴۔آپ نے دلائل و براہین کثیرہ سے مشرکین کی منطق ثابت کرنے کی کوشش کیں محمد خاندانی اقتدار کے لئے اٹھے ہیں ابتداء دعوت سے لیکرتا دم رحلت جانشین از خاندان سے بیرون نہ جائے جو نامہ پیغمبر چاہتے تھے لکھیں ،نہیں لکھ سکے نوشتہ نہ شد۔

۵۔قرآن کریم میں باطل کردہ افتخار خاندانی جو حجرات:۱۳ میں آیا ہے زندہ کیا ہے

۵۔علم غیب غیر انبیاء ائمۃ اولیاء بھی جانتے ہیں

۶۔نبی کریم امی نہیں تھے لکھ پڑھ لیتے تھے

۷۔آیۃ مسروقہ از اھل بیت نبی مدال اھل بیت گردانا ہے ابھی تک کسی نے اس اھل بیت کا تشخص نہیں کیا ہے حدیث مجعول کساء میں مذکور اھل بیت، اھل بیتِ علی ہیں آقای سبحانی نے جاھلانہ استدلال کیا ہے اس کو علم نہیں عناد کہا جائے۔

۸۔رضایت اللہ رضاء زھراء میں

آپ نے لکھا ہے اللہ راضی ہے جس سے زھرا راضی ہے

ہے یہ اللہ کی شان کو گھٹایا چنانچہ جواد آملی نے حضرت زھراء کو حجت اللہ کہا ہے جو کہ ﴿الرِّجالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّساء ﴾نساء:۳۴ کے خلاف ہے

۹۔محبت اھلبیت جزء ایمان ہے قرآن کریم میں اللہ سے محبت کرو محمد سے محبت کرو نہیں آیا اس کے متعلق امر و نہی نہیں آئی ہے سبحانی کے نزدیک واجب ہے آپ کے پاس علم غیب کا فارمولہ ہے آپ کے پاس شرک مأذونی کا فارمولہ ہے آپ کے

پاس طفل نابالغ کی سرپرستی کا فارمولہ ہے قرآن کے خلاف ہے آپ کے پاس امام
مھدی غیب میں رہ کر تصرف در جامعہ کا فارمولہ ہے آپ کے پاس نسخہ تجربہ کردہ
وہابی ہر ناممکن کو جائز کہتے ہیں آپ لکھتے ہیں حضرت محمد ابتداء دعوت برسالت سے
قرآن کے ساتھ دیگر معجزات سے دعوت پھیلائی ہے یہ ابتداء دعوت میں قرآن نے
نص قاطع کی ہے محمد کو قرآن کے علاوہ کوئی اور نشانی نہیں دی ہے ﴿أَ وَ لَمۡ یَکۡفِہِمۡ
أَنَّآ أَنۡزَلۡنا عَلَیۡکَ الۡکِتابَ یُتۡلی عَلَیۡہِمۡ إِنَّ فی ذٰلِکَ لَرَحۡمَةً وَ ذِکۡری
لِقَوۡمٍ یُؤۡمِنُونَ ﴾عنکبوت:۵۱ تاریخ ادیان میں امامت نامی کوئی منصب نہیں گذرا
سرور باطنیہ کے نزدیک امامت تداوم بنبوت ہے لیکن امامت خیالی تصوراتی بلکہ
اقنومی صلیبی ہے معرفت امام واجب معرفت امام ناممکن ہے علی امام نہیں بنے علی وہی
نظام خلافت سے بنے امام نے استعفاء باقیوں نے تصدی ہی نہیں کی خلق اللہ گمراہ
کرنے والی ہے لیکن بطور چھتری استعمال کرنے والے چونکہ علی بحثییت امام
منصوص من اللہ قیادت نہیں کی بلکہ بحثییت اولی الامر مسلمین منتخب مسلمین سے آئے
ہیں آپ انبیاء کے لئے ایک منصب پر قانع نہیں ہیں بہت سے مناصب کے قائل
ہیں گویا اللہ کی الوھیت کو محدود کرنے یا اپنے آئمہ کو اللہ ثابت کرنے
پر مصر ہیں چنانچہ اثبات اولیاء مقامات وکرامات اولیاء کے قائل ہیں
بلتستان میں باطنیوں کی قیادت کفالت آقای شیخ محمد حسن جعفری قائد باطنیہ
بلتستان آپ حوزہ علمیہ نجف میں دین ودنیا دونوں کے لئے غیر مفید علوم پر عبور تسلط

حاصل کرنے والوں میں سے تھے میں ان کا بہت احترام کرتا تھا میں نے ہی ان کا
نجف قیام کا پاسپورٹ اور اجازت نامہ بنایا تھا چونکہ باطنیہ کو ضد اسلام سمجھ کر ان
سے نفرت کرتا تھا جس طرح کمیونیزم سوشلیزم سے کرتے تھے جو آپ کو نا گوار لگتا تھا
جہاں عمر بھر ضد اسلام والوں کی حمایت تائید کرتے رہے ملحدین کو ترجیح دیتے رہیں
آپ نے آغا خان سے دوستی میں ان کو سادات اصلی جاننے کی کسوٹی بنایا تھا جو شخص
ان کے اسلام دشمنی کا مظاہرہ کریں ان کی سیادت مشکوک بیت المال مسلمین سے
لطف اندوزی اپنے اولادوں کے لئے سرمایہ مادام الحیات نہیں بنایا جس طرح علماء
اعلام مراجع بناتے ہیں اصل سید کون ہوتا ہے ان کی شناخت کیا ہے میں اسلام کے
مقابل میں صحابہ اور اھل بیت والوں کو نہیں مانتا ہوں لیکن چاروں راشدین
کو شیدایان فدایان اسلام سمجھتا ہوں چاروں کا گرویدہ ہوں کیونکہ چاروں نے
اقتدار سے اپنے خاندان کو نہیں اٹھایا چاروں حضرت محمد کے غلام زرخرید جیسے رہے
میں نے حضرت علی سے متعلق بہت کتب جمع کیں ہیں حضرت علی کے سجایا امتیازات
توجہات وعنایات رسول اور قرآن عظیم کے آیات کی روشنی میں بنائے گے فضائل
سے صرف کر کے مغرب اور باطنیہ کے مصطلحات میں ساختہ فضیلت ہے فضیلت
علوم مطلق ان کی شان میں گھڑی لیکن ان علماء جیسا جو اندر سے علی سے بغض رکھتا
ہے فضائل علی رذائل بیہودہ چیزیں نسبت دیتے ہیں جو شخص اسلام و مسلمین سے
عداوت رکھتے ہیں حضرت کے شان میں جو فضائل لکھا ہے سلونی علمنی رسول اللہ

الف باب علی با بہا علم علی علوم اولین و آخرین جانتے تھے علی امام ہیں نص پیغمبر ہے علی جانشین رسول اللہ ہے یہ سب قرآن محمد امت اسلام کے ضد میں لکھا ہے۔

یکے از اقطاب باطنیہ جواد مغنیہ ہے

اس نے علی کے بارے میں دو کتابیں لکھی ہیں ایک کتاب فضائل امیر المؤمنین اسکی ابتداء میں لکھا ہے جو کچھ انسانوں کے لئے ممکن ہو، ایسے فضائل جو منہ پے آئے علی کے لئے بولیں۔علی حق کے ساتھ اس میں کسی کو اعتراض نہیں لیکن حق علی کے ساتھ ہے یہ ایک فسطائزم بنتا ہے اسی طرح علی قرآن کے ساتھ اور قرآن علی کے ساتھ جبکہ محمد قرآن کے ساتھ تھے قرآن محمد کے ساتھ نہیں ان کے ہمدردیاں باطنیہ کے لئے مسلمانوں کے لئے بغض کراہت و نفرت ہے بدیل قرآن مردودات قرآن کو رد کریں بقول جواد مغنیہ منہ پے جو آئے بولیں کیونکہ وہ کفر مطلق از مبدء تا منتہی انکار پر تلے ہیں کبھی آئمہ دوبارہ رجوع کریں گے کبھی حساب کتاب قبر میں ہوگا شفاعت آئمہ اولیا ہوگا اما بالنسبۃ بہ نظم قرآن ترتیب سرکاری ہے اصلی قرآن علی کے پاس تھے جو امام زمانہ لائیں گے وہ ایک کتاب مصحف فاطمۃ اس سے دگنا ہوگی کتاب علی علوم اولین و آخرین ہوگا۔

آغای جعفر عاملی صاحب مأساۃ زہرا سلام اللہ علیہ کا دروازہ جلانا، گھر میں ہجوم لانا وغیرہ ہے آیت اللہ فضل اللہ نے عصر معاصر میں ایسے مسائل کو اٹھانا مصالح اسلام کے خلاف گردانا تھا جعفر عاملی نے ان کی رد میں ماساۃ الزھراء کے نام سے

دو کتابیں چھاپیں تنہاء یہ نہیں انھوں نے تاریخ صحیح کے نام سے مجلدات لکھی ہیں خلفاء کو زھرا کے گھر کو جلانا بچے کو بے احترامی ناموس دنیا میں مردان غیور کے لئے ناقابل برداشت ہے کہ خاص کر عربوں میں کہ اس کو غیرت ناموس کے خلاف گردانتے ہیں یہ کسی عرب کو برداشت نہیں تھے چہ جائیکہ خاندان بنی ہاشم بالخصوص شوہر نامور شجاع یکتا میدان کے لئے برداشت ہو جائیں۔ چہ جائیکہ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کا فدک کے بارے میں کوئی جملہ نہ کہنا کوئی موقف نہ اپنانا خلفاء سے بات نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے یہ واقعہ بعد کی جعل ہے باطنیہ کی ساخت ہے چنانچہ اس کا مسودہ جو ایک سو پچاس کے بعد سلیم بن قیس نامی کی کتاب ہے جس کے بارے میں

علماء رجال بلکہ سب نے مخدوش مشکوک غیر معتبر کتاب کہا ہے امیر المؤمنین حضرات حسنین عباس بنی ہاشم کے جوانان صحابہ کرام نبی کریم ہوتے ہوئے کہیں سے کسی قسم کے نفی وثبات میں کوئی بات نہ آنا اس بات کی دلیل ہے قصہ دروازہ سوزی غصب فدک باطنیہ کی ہرزہ سرائی ہے بغض باطنی جعفر عاملی کو اندر سے تنگ کر رہے ہیں جس طرح معاویہ نے قمیص عثمان انگلی نائلہ کو علی کے خلاف اٹھایا تھا آپ نے حضرت زھرا کو اسلام کے خلاف اٹھایا ہے اس سے زہرا اولاد زہرا اور ان کے بعد کسی کو کچھ نہیں ملا سوائے باطنیہ سے وابستہ ایام فاطمیہ بنانے والوں کو نذرات ملیں گے اسی لیے یہ فتنہ فساد کرتے ہیں۔ کچھ حاصل نہیں سواء نفوذ اسلام میں رکاوٹ کے علاوہ

کچھ نہیں اگر کوئی نقصان ہے تو وہ صرف اسلام اور امت اسلام کو ہے۔

۲۔کاظم زادہ کی کہانی سازی سے معلوم ہوتا ہے آپ باطنی الاصل ہیں کمال بے دردی مثل جعفر عاملی فضائل کے نام سے خرافات ناممکنات نامعقول جمع کیں ہیں افترائات کی بوچھاڑ کی ہے ان کی افترئات میں سے امیر المؤمنین کے فضائل کے نام سے پیغمبر اسلام کو مقام ومنزلت سے تنزل دینا ہے کہ علی جب پیدا ہوئے تو زمین پر گرتے ہیں سورہ قد افلح المؤمنین کی تلاوت کی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی تھی بلکہ پانچ سال بعد پیغمبر پر نازل ہوئی اسی طرح کعبہ سے بتوں کو توڑنے کے لئے علی پیغمبر کے بازوں پر پاؤں رکھ کر بتوں کو توڑا یہاں بھی مقصود بتوں کو توڑنا نہیں کیونکہ بت آپ کے بھی معبود ہے بلکہ علی کے لئے پیغمبر کے بازو پر سوار کرنا پیغمبر کے درجے کو گرا کر علی کے درجے کو اٹھانا ہے کاظم زادہ نے اسلامی اصول کو تہہ و بالا کرنے کیلئے بہت سے فضائل علی کے نام سے نبی کریم کی اہانت کی ہے یعنی یہ کتاب باطنیہ علیہ اسلام لکھی ہے اس نے کہا کہ پیغمبر نے علی کو اللہ کے لئے وسیلہ بنایا ہے اس نے علی کے لئے ردشمس کو کیا ہے باطنیہ کو علی کی فضیلت ثابت نہ ہو، پیغمبر کی فضیلت ثابت نہ ہو، کوئی پرواہ نہیں ان کو ہر طرف سے اسلام کو قصہ الف لیلی ثابت کرنا ہے۔

اقطاب باطنیہ میں سے واضح خالص علاقہ بلتستان عام طور پر عوام الناس دانشوران علماء پیش پیش ہیں اب باطنیہ الحاد سازی بجٹ سے مسلمانوں میں گھسے ہوئے ہیں

شیعہ سنی تصادم کی شعار میں باطنیہ پہلا رہا ہے علاقہ
بلتستان کے علماء دانشور سب باطنیہ کے اراکین ہے حجتہ اسلام القاب مسروقہ ہے۔
ان کے اصول وفروع طرز تفکر رھن سہن سب باطنیہ کے لئے وقف ہے غیر باطنیہ
کے لئے جینا دشوار ہے۔

قرآن کریم میں جامعہ انسانیہ میں طبقہ بندی کو ملغاء کیا ہے اسلام واحد دین
ہے اس دین میں اجتماع میں کسی قسم کی طبقہ بندی گروہ بندی دیگران سے برتری
لائق احترام اکرام پر مہر بطلان رکھا ہے مذموم ہے لیکن علماء بلتستان نے دو گروہوں
کو دوسروں پر برتری دی ہے گروہ سادات ہے سادات کا معنی کیا ہے کس کو
کہتے ہیں ان کی نسل پیغمبر سے ملتی ہے کلمہ سادات میں اس کی بو بھی نہیں ملتی ہے
نہ خود سیدوں کو پتہ ہے نہ علماء کو۔ دوسرا گروہ علماء ہے علماء وارث انبیاء ہیں
علماء آخرزمان مثل انبیا بنی اسرائیل ہیں علماء کو انبیاء کی کیا وراثت ملی ہے انبیاء صرف
ونحو اصول فقہ منطق فلسفہ نہیں پڑھے تھے۔ دین آپ کے نصاب میں نہیں ہے علماء کا
جعلی ھبہ قلم کی سیاہی بہتر ہے یہ سب جعلیات میں سے ہیں دین اسلام میں اس کی
کوئی سند نہیں ہے چنانچہ پیغمبر اسلام کی حیات طیبہ میں آیا ہے کہ لوگ حلقہ کر کے
بیٹھتے تھے باہر سے آنے والے پوچھتے تھے تم میں سے کون محمد ہیں یعنی پیغمبر کے
لئے خاص جگہ یا خاص لباس نہیں ہوتے تھے یہاں ہم فی زمانہ بلند مقام پر فائز اور
باطنیہ کے خدمت گزار علماء کا نام لیتے ہیں۔

قائد بلتستان آقای جعفری حوزہ علمیہ نجف میں علوم مالیس فیہ دین میں نبوغت حاصل کرنے والوں میں سے ہیں لیکن ریاست وسیاست میں محور ہنے کی وجہ سے اسلام کو چھو یا نہیں ہے ضد اسلام قائم خرافات مساجد ضرار کی پرچم کشائی حضرت عباس سے منسوب پرچم کے استقبال آغا خان سے محبت میں ان کو سیادت شناسی کا کسوٹی قرار دیا ایک سید نے آغا خان کی مذمت کرنے پر آپ نے کہا آپ کی سیادت مشکوک ہے آغای جعفری علوم حوزہ میں تبحر ہوتے ہوئے کلمہ سید میں ذریۃ رسول ہونا کہاں سے نکالا ہے لمحہ بھر کیلئے کلمے کو لغت میں دیکھنے کی زحمت نہیں کی سید یعنی ذریۃ رسول اس کلمہ سے نہیں نکلتے ہیں سابق زمانے میں علوی حسنی حسینی صادقی باقری موسوی کہتے تھے سید استعمال نہیں ہوتے تھے کلمہ سید کا اختراع کرنے والے باطنیہ ہیں مساجد ضرار درسگاہیں ضرار بنانے میں پذیرائی دینے والے آغائے جعفری خدمتِ دین کی بجائے الحادیات کو اپنے دوش پر اٹھایا کبھی اسلام کو نہیں اٹھایا قرآن اٹھانے والوں کو دبانے میں آپ کا کردار رہا ہے دنیا میں ذریۃ رسول ہے نہیں، جو ہے ذریۃ علی ہیں

انہیں میں سے ایک فرد شاخص صاحب درسگاہ آغائے صلاح الدین ہیں آپ ایک زمانے میں جامعہ اھل البیت میں شیعہ سے دفاع کے مقالے لکھتے تھے تو میں نے کہا کہ آپ لوگ اسلام سے دفاع کیوں نہیں کرتے ہیں تو کہا اسلام سب کیلئے مشترکہ ہے ہم صرف شیعہ سے دفاع کریں گے آپ کو اتحاد بین مسلمین بُرا لگتے تھے

کہتے تھے پہلے اتحاد بین المؤمنین ۔آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں تو میں نے کہا سندھ میں ایک گاؤں پورے کا پورا مسیحی ہو گئے ہیں تو کہا فرق نہیں پڑتا ہے مسیحی ہو جائے یا وہابی ہو جائے ایسی فکر رکھنے والے قرآن اور محمد دونوں کے خلاف ہیں جس کی دلیل ابتداء بعثت میں روم اور فارس میں جنگ ہوئی جنگ میں اھل فارس جیت گئے تو مشرکین خوش ہو گئے اھل دین والے پر مشرکین غالب آئے اللہ سبحانہ نے سورہ روم نازل کی آگے چند سال بعد روم غالب آئیں گے اس دن مؤمنین خوش ہونگے اللہ کے نزدیک مشرکین سے نصاری بہتر ہے اللہ کو مانتے ہیں اور اس کے رسول عیسی کو مانتے ہیں قرآن کریم میں آیا ہے ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُم﴾ فاضل نجف وقم والوں کو اشھد ان محمد الرسول اللہ کہنے والے اور محمد سے دشمنی رکھنے میں فرق نہیں حوزات کے تمام افاضل بلتستان کے تمام علماء ایسے ہیں ان کا دین نکاح متعہ پڑھنا ہبہ لکھنا قضاوت ایسے ہے انھوں نے سیوطی اصول فقہ بلا پدر و مادر پڑھا ہے لہذا عزاداری میں آتش پرستی کی حمایت کی ان کی نظر میں ہم وہابی عمری ہیں محسوس ہوتا ہے آپ بھی قرآن پر حدیث مقدم کے داعی ہیں آپ نے میرے ساتھ شرط قبول کی کہ نصاب قرآن رکھیں گے لیکن مدرسہ بننے کے بعد صرحت سے کہہ دیا کہ سر دست نہیں رکھ سکتے ہیں قرآن کو نصاب میں نہ رکھنے کا اصرار کرنے والے تاجر دین کی خواہش پر تفسیر لکھتے ہیں ایک تفسیر نور الاذھان تاجران والوں کی خواہش پر لکھی ہوگی تاجر باطنی غالی ہیں آپ نے کہا اللہ

نے آئمہ کو تفویض کیا ہے یہاں سے سر بریدہ آیات یا روایات ہیں یا دنیا کے سر براہان سے ہیں جو کثیر تعداد میں بھیجتے ہیں۔اللہ نے انبیاء کو صرف نبوت کے لئے چنا ہے اور کوئی چیز تفویض نہیں کی ہے آئمہ کے پاس خزانہ علوم ہیں علوم بت باطنیہ و مغرب ہے علوم کو آئمہ نے کس سے، کہاں سے اور کتنا حاصل کیا اور کہاں صرف کیا ہے کتنا لکھ کر چھوڑا ہے کوئی حلقہ درس قائم کئے تھے بلتستان سے وابستہ علوم حوزہ میں ہم ان کے مقابل میں احساس کمتری میں مبتلاء تھے ان کے علم نحو اصول فقہ اسلام کا الف، باء والی کتاب نہیں تھی لہٰذا خرافات خزعبلات شرکیات الحادی ہے۔

آغای جعفر سبحانی جواد مغنیہ فرماتے ہیں علی امیر المومنین نے چوبیس گھنٹے نہیں گزرے پیغمبر پر ایمان لائے جب علی پہلے ایمان لانے والے ہونگے تو آپ سے سوال ہے پہلے والے کے بعد کس نے اسلام لایا ذرا نام تو لیں دوسری جگہ لکھا ہے سب سے پہلے علی نے ایمان لایا یہاں حقِ خدیجہ کا بھی حق چھینا ہے۔

جعفر سبحانی لکھتے ہیں علی غار حرا میں پیغمبر کے ساتھ تھے

آقای سبحانی سخن گوئی باطنیہ اپنی کتاب فروغ ولایت میں لکھتے ہیں خلافت از نظر دانشمندان شیعہ یکے از منصب الٰہی ہے کلمۃ خلافت آج پہلی بار سن رہا ہوں آپ خلافت کو مسترد کرتے رہے امامت، یہ بات قرآن کے خلاف ہے۔﴿رُسُلاً مُبَشِّرِينَ وَ مُنْذِرِينَ لِئَلاَّ يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ﴾

نساء: ۱۶۵ میں حجت بعد از نبی کریم ختم ہے مراد آغائے سخن گوئی باطنیہ از دانشمندان
شیعہ دانشمندان باطنیہ ہوگی چونکہ وہ ضد اسلام شرائط لگاتے ہیں قبل از ساٹھ سال
مرجع عالم تشیع آقای حسین بروجردی نے امامت کے بارے میں نص نہ ہونے کا
اعتراف کیا تھا جیسا کہ آپ کی سوانح حیات میں آیا ہے آپ نے علماء سے خطاب
میں فرمایا ہمارے پاس نص نہیں ہم علی کی اعلمیت افضلیت کے پیش نظر کہتے ہیں یہی
بات امام خمینی نے اپنے درس ولایت فقیہ میں فرمائی تھی آقای ابراہیم امینی نے بھی
لکھا تھا فضل اللہ حسن صفار نے سعودی میں اپنی مصاحبہ میں کہا تھا

۲۔ آقای سبحانی کی اختراعات میں سے خلافت یا امامت کی ذمہ داری ہے جو احکام
فرصت نہ ملنے یا حالت مساعد نہ ہونے کی وجہ سے رہ گئے تھے یعنی نبی کریم اپنی شخصی
مصالح کی خاطر ابلاغ احکام تقصیر بھی کرتے تھے باطنیہ عالمی الحادی کا حصہ ہے
باطنیہ دوست علی نہیں دشمن اسلام دوست علی نہیں ہوسکتا ہے دشمن محمد وقرآن ہے لہٰذا
سبحانی اور ری شہری ابو طالب کے موحد ہونے دین ابراہیمی پر ہونے کا اصرار
کرتے ہیں جبکہ آپ کا نام عبد مناف تھے عبد اللہ والد حضرت محمد بھی موحد نہیں تھے
اگر دیندار تھے تو دین حضرت عیسیٰ پر ہونا چاہئے کیونکہ وہ آخری نبی ہیں

یکے از افراد شاخص بارز معروف ومشہور ایران اسلامی میں اقطاب باطنیہ میں سے
محمد رے شہری ہیں آپ علوم حوزہ موسوم بدینی لیس فیہ من الدین شئی اور علوم مروجہ
سیاست میں اعلیٰ منصب پر فائز شخصیت تھے آپ صاحب تألیفات کثیرہ تھے لیکن

باطنیہ سے وابستہ تھے آپ نے موسوعہ امام علی کے نام سے بارہ جلد کتاب لکھی ہے اس بارہ جلد میں ناممکنات محالات خرافات خزعبلات سب جمع کیں ہیں اس طرح سے ایسی شخصیت نہ ملک بن سکتا ہے نہ نبی مرسل بن سکتا ہے نہ عابد وزاہد بن سکتا ہے نہ داوود وسلیمان بن سکتا ہے ایک شخصیت وہمی بن سکتا ہے اس کی تفسیر یا مرادو مقصود باطنیہ پورا کرنا ہے انہیں صرف علی سے نہیں بلکہ ان کا مقصود پورے راشدین کو مطعون کرنا مقصود ومطلوب ہے ایسا کیوں لکھا ہے ان عبارات کا کیا مقصود ہے آپ نے لکھا ہے آپ علوم اولین وآخرین جانتے تھے علوم اولین و آخرین سوائے ذات باری تعالیٰ کوئی نہیں جانتا ہے اگر کوئی جانتا ہے تو کوئی فائدہ نہیں ایک انسان شش جہت کے حدود میں محدود ہو اس کے پاس علوم غیر محدود ہو۔ کیسے ممکن ہے علوم اولین وآخرین چھوڑیں ایک انسان کے پاس پانچ مختلف موضوعات پر ڈگریاں ہوں اگر چوبیس گھنٹے میں صرف دو میں مصروف ہو تو باقی ڈگریاں بے سود ہو نگیں علوم کے بھی مصادر ہوتے ہیں مصادر کتب میں وقت کوئی کتاب نہیں تھی اسناد سے حاصل کرتا ہے علی کسی سے پڑھے نہیں وحی من اللہ علی پر نہیں ہوتی تھی نبی کریم سے سیکھا ہے خود نبی کریم کے پاس علوم غیر محدود نہیں تھے لہذا تسلیم کریں باطینہ کی بد نیتی ہے۔

آپ تمام لغات جانتے تھے معلوم ہے لغات میں سے بہت سی لغات دنیا میں متروک ہوگی ہیں انسان کو پتہ نہیں کہ یہ ہے یا نہیں علی نے مکہ مدینہ چھوڑ کے کسی اور

ملک میں سفر نہیں کیا ہے لکھتے ہیں تاریخ بھی مسخ کی ہے علی کے آباؤ واجداد موحد تھے علی کے جداعلیٰ قصی بن کلاب کے چار بیٹے تھے چاروں بیٹوں کو کعبہ سے منسوب کیا عبدالدار عبدالبیت عبدالکعبہ عبدالمناف حتیٰ ہاشم کے باپ کا نام عبدمناف تھے خود علی کے باپ کا نام عبدمناف تھے آیۃ ﴿وَ كُلَّ شَیْءٍ أَحْصَیْنَاهُ فِی إِمَامٍ مُبِینٍ﴾ جو قیامت کے دن انسان کو دیا جانے والا نامہ اعمال کو کہا ہے ری شہری نے اس کو امیر المؤمنین کہا ہے سورج کا پلٹنا علم قدیم وجدید پڑھنے والے سورج کے توابعین اپنے مسیر سے واپس آجائے تو دنیا میں کیا تغیرات آئیں گے تاریخ فلکیات نجوم شمس وقمر میں علی کیلئے ردِ شمس کا واقعہ ثبت ہونگے پھر بھی نماز ادا نہیں ہوگی قضا شدہ زمان واپس نہیں آسکتا ہے غرض روئے رفتہ انھوں نے جو لکھا ہے وہ بدنیتی پر مبنی ہے علی سے دور کا بھی واسطہ نہیں علی کی شخصیت کو موہوم بنایا ہے تنہا ریشہری نہیں بلکہ تمام لکھنے والوں نے اسلام محمدؐ اور خود علی سے انتقام لیا ہے یا علی کو اللہ بنایا۔ یہ جو یا علی مدد کہنے والوں کے علی، حضرات حسنین کے والد اور شوہر زھراء والے علی قطعاً نہیں ہیں۔حملہ گراں باطنیہ دین عزیز اسلام کی اساسوں کو متزلزل یا بیخ کنی پر تلی ہوئی ہے اسم محمد اندر فائل ہو جائیں نبوت محمد کو مشترک بین محمد و علی گردانیں۔ذیل میں چند شخصیات کا ذکر کرتے ہیں جنھوں نے واشگاف الفاظ میں اصول کفر و شرک جاھلیت کو قرآن اور محمد نے مٹایا تھا اس کو دوبارہ اصل بنایا ہے انہوں نے قرآن و محمد و علی اور راشدین میں سے کسی کو نہیں چھوڑا ہے یہاں مناسب ہوگا اسلام کو تہہ و

بالا مشرق و مغرب میں اڑانے اپنی بدعات کو رواج دینے، قرآن کی جگہ فقہ و حدیث کو جاگزین کرنے، قرآن کی جگہ اشعار مردود رواج دینے جاہلیت اولی کے خاندانی افتخار برتری کو دوبارہ زندہ کرنے حجرات: ۱۳﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ کے بارے میں نبی کریم نے بھی عرفات کے میدان میں فرمایا افتخار خاندان کو ہم آج یہاں عرفات کے میدان میں دفنا کر جا رہے ہیں پھر یہ دوبارہ زندہ نہیں ہوگا اللہ اور رسول نے جس افتخار پر مہر بطلان لگائی ہے خاندان انبیاء اس میں شریف و غیر شریف دیندار و بے دین دونوں نکلے ہیں لیکن باطنیہ نے دوبارہ از سر نو ھاشم عبد المطلب کو انتخاب کیا ہے عبد المطلب کی اولاد میں سارے مشرک تھے عبد المطلب کے بیٹے حارث کا بیٹا ابو سفیان دوست محمد ہم عمر محمد نبی کریم کی دعوت نبوت پر آپ کے ہجو میں اشعار سرود کیئے ہر طریقے سے حضرت محمدؐ کا استہزاء کرتے تھے عبد المطلب کی اولادوں میں سے ایک ابالھب ہے جس کا جہنمی ہونا قرآن کریم میں ثبت آیا ہے عقیل پیغمبر پر ایمان نہیں لائے بدر میں اسیر ہوئے عباس بھی اسیر ہوئے اسی طرح اس تسلسل میں جب ریاست زعامت مسلمین معاویہ اور یزید کو ملے تو ان کے دربار میں بنی ہاشم عبد مطلب کی اولادیں ہوتے تھے فضائل علی کے نام سے نثر و شعر کی جو موسوعات پیش کیں ہیں علی پرستی کی دعوت دی ہے اس علی سے مراد وہ علی نہیں امت مسلمہ کے چوتھے راشدین تھے بلکہ باطنیہ کی کوئی اسم مرموز ہوگی جنھوں نے شریعت محمد کو منسوخ کرنے والوں کا علی ہے بنی ہاشم سے مادہ پرست مال

پرست عزت پرست کو امیر کے نام سے اٹھایا۔

۲۔ باطنیہ و بنا تہا نے مسلمانوں میں کفر والحاد دھریت لانے والے اسماعیلی آل بویہ جو دوبارہ شرک کو واپس لائے ہیں اور نئے انداز کے بت بنائیں ہیں نئ بت پرستی شروع کی ہے اور مرنے کے بعد سزا جزاء کے بارے میں آٹھ سو سے زائد آیات سے آنکھ چرا کر قبر میں روح داخل کر کے سوال سے خوف قیامت کو دل سے مٹایا ہے انسان دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے ایسی استبعاد تشکیک پھیلائی ہے چنانچہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے ﴿وَ لَقَدۡ ذَرَأۡنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيراً مِنَ الۡجِنِّ وَ الۡإِنۡسِ﴾ اعراف: ۱۷۹ ہم جھنم کے لئے جن وانس سے بڑی تعداد جھنم بھیجیں گے جنات خالص مؤمنین کے لئے ہونگے اسماعیلی سلمیہ آل بویہ آل صفوی نے دین اسلام سے مثل مشرکین مبارزہ و مقابلہ بالمثل کیا ہے اس طرح سے بہت سے مسلمانوں کو گمراہ کیا ہے مسلمانوں کے اجتماعات خوف قیامت عذاب جہنم کا ذکر نہیں ہوتا مساجد میں خطب سیاست معاشرتی فرقی مسائل اٹھاتے ہیں۔ پاس حیات مابعد الموت حساب کتاب کیسے ہوگا نہ اس پر کوئی کتب آتی ہیں نہ ممبر پر کوئی بیان ہوتا ہے امام حسین کے نام پر منعقدہ اجتماع میں ذکر ایمانیات احکام پر پابندیاں ہیں عزاداری کے نام پر جھوٹ قصہ کہانیاں گانوں سے منابر پر قبضہ عامتہ ہے

۲۔ یکے از مبدعات مسلمہ کو نزاعات ناقابل حل پھنسانے کے لئے سر توڑ کوشش کی ہے وہ عصمت انبیاء ہے اندر سے انہیں انبیاء سے قرآن سے دفاع نہیں کرتے بلکہ

نبوت نا کام بنانے نبی کریم کو کوتاہی کرنے یا نبی کریم کو بے بس بے چارہ دست نگر ثابت کرنے پر مصر رہتے ہیں غرض عصمت انبیاء ثابت کرنا مقصود نہیں کیونکہ انبیاء کے لئے باطنیہ کوئی احترام نہیں کرتے

کیونکہ ان کی نظر میں ائمہ افضل از اولوالعزم انبیاء ہیں خطاء ونسیان سرشت انسان میں ہے نا قابل محو ہے قرآن میں آدم صفی اللہ نوح نبی اللہ ابراہیم خلیل اللہ حضرت محمد تک اخطائات کا ذکر ہے سورہ عبس وتحریم کی تلاوت کریں مصطلح باطنیہ میں حاکم کی گناہوں کے بارے میں سوال نہیں کر سکتے ہیں تا کہ وقت کے حاکم کی مخالفت کا جواز بنے اس کلمہ کا اختراع باطنیہ نے اپنے آئمہ کفریات الحادیات کے خلاف بولنے والوں کو روکنے کیلئے تخلیق کیا نیز دوسری حکومتوں میں رہنے والے حکومت کی مزاحمت کرنے کیلئے جعل کئے ہیں نیز مسلمانوں کے مرکز سے بغاوت کیلئے جواز بنانا ہے آئمہ کے نام وہ لیتے ہیں آئمہ معصوم نہ ہونے کے واضح ثبوت منصب پر قیام نہ کرنا خانہ نشین رہنا ہے حضرت علی کو ان کے فرزند نے بصرہ کے لئے جانے کو غلط خطاء بتایا بلکہ خود حضرت نے مصر سے سہل بن سعد کو عزل کر کے محمد بن ابی بکر کو بنانے کو اپنی غلطی کا اعتراف کیا آقای سبحانی کے داد وتحسین والے معتزلہ واصل بن عطا محمد بن عبید حضرت علی کو مؤمن و کافر کے درمیان قرار دیتے تھے معتزلہ یعنی اعتزال از علی از امام حسن تا حسن عسکری تک وقت کے حکمران کی بیعت میں جانا تھا۔

۲۔اس دور میں کوئی اصحاب آئمہ کو معصوم نہیں گردانتے تھے چنانچہ امام حسن کو ان کے اصحاب مذل المومنین خطاب کرتے تھے۔